e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھنامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 162 Friday , March 13 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۱۶۲) لکھنؤ، بروز جمعہ ۱۳-مارچ ۲۰۲۶ء،مطابق ۲۳-رمضان المبارک-۱۴۴۷ھ صفحات-۸

یورینیم معاہدے اور افغانستان کے معاملے میں پاکستان کے الزامات کو ہندوستان نے مسترد کیا

نئی دہلی، 12 مارچ (یو این آئی) ہندوستان نے کینیڈا کے ساتھ یورینیم سپلائی معاہدے کے حوالے سے پاکستان کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ جوہری عدم پھیلاؤ کے معاملے میں ہندوستان کی ساکھ بے داغ ہے اور پاکستان اپنے غرّاب ریکارڈ سے توجہ ہٹانے کے لیے مضحکہ خیز بیانات دے رہا ہے۔ ہندوستان نے ان الزامات کو محض تشہیر سے مسترد کر دیا ہے جن میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان افغانستان کو پاکستان کے خلاف بھڑکا رہا ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے جمعرات کو ہفتہ وار میڈیا بریفنگ میں کہا کہ جس ملک کا جوہری عدم پھیلاؤ کے معاملے میں ریکارڈ پھیلے ہی خراب ہے، اس کا ایسے بیانات دینا مضحکہ خیز ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''پاکستان کے اس بیان کو ہندوستان مسترد کرتا ہے۔

بجٹ اجلاس کے دوران مہاراشٹر اسمبلی کو بم سے اُڑانے کی دھمکی!

مہاراشٹر اسمبلی میں اس وقت بجٹ اجلاس جاری ہے۔ اس دوران اسمبلی کی عمارت کو بم سے اُڑانے کی دھمکی دی گئی ہے۔ اسمبلی دفتر کے سرکاری ای میل اکاؤنٹ پر بم ہونے کی دھمکی ملنے کے بعد اسمبلی احاطے میں افراتفری پھیل گئی اور سیکورٹی ایجنسیوں نے فوری طور پر تلاشی مہم شروع کر دی۔ دھمکی آمیز ای میل بھیجنے والے کی ابھی تک شناخت نہیں ہو سکی ہے۔ ملزم معلوم ہے۔ واضح رہے کہ ممبئی کی عدالتوں اور دیگر عمارتوں میں اس سے قبل بھی بم ہونے کی دھمکیاں موصول ہوتی تھیں۔ بم کی دھمکی کا معاملہ نوئس میں آتے ہی سیکورٹی اہلکاروں نے اسمبلی احاطے کو خالی کرا لیا۔ ڈاگ اسکواڈ اور بم ڈسپوزل اسکواڈ کو فوری طور پر بلایا گیا اور احاطے کے چپے چپے کی تلاشی شروع کر دی گئی۔ معلوم ہو کہ اس وقت مہاراشٹر اسمبلی کا بجٹ اجلاس چل رہا ہے جس کی وجہ سے احاطے میں کئی ممبران اسمبلی، وزراء اور وی آئی پی عہدیدار موجود ہیں۔

ایران نے جنگ کے خاتمے کیلئے 3 اہم شرائط رکھیں

ایران کے جائز حقوق کو تسلیم کرنا معاوضے کی ادائیگی اور مستقبل کی جارحیت کے خلاف مضبوط بین الاقوامی ضمانتیں ہیں ☆جنگ ختم کرنے کا واحد راستہ ایران کے حقوق تسلیم کرنا ہے: پزشکیان☆

ایران کا حکومتی ڈھانچہ تاحال مضبوط ہے: امریکی خفیہ رپورٹ☆ایران کا ہائپرسونک میزائلوں سے اسرائیل پر تازہ حملہ☆ایران میں اسکول پر حملہ ناقابلِ معافی جنگی جرم : ایران

تہران، 12 مارچ (یو این آئی) ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے عالمی امن اور جنگ بندی کے لیے شرائط پیش کر دیں، جس میں ایران کے جائز حقوق کو تسلیم کرنا معاوضے کی ادائیگی اور مستقبل کی جارحیت کے خلاف مضبوط بین الاقوامی ضمانتیں ہیں۔ تصیلات کے مطابق ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے فے پاکستان اور روس کے سربراہان مملکت سے ٹیلیفونک رابطے کیے ہیں، جن میں خطے کی صورتحال اور امن و استحکام کے لیے ایران کے پختہ عزم کا اعادہ کیا گیا ہے۔ سفارتی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر جاری اپنے پیغام میں ایرانی صدر نے خطے میں جاری تشیدگی کے خاتمے کے لیے اپنی شرائط بھی واضح کی ہیں۔ ایرانی صدر کا کہنا ہے کہ خطے میں جنگ کی آگ صیہونی حکومت (اسرائیل) اور امریکہ کی طرف سے بھڑکائی گئی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اس جنگ کو ختم کرنے کا واحد راستہ ایران کے جائز حقوق تسلیم کرنا ہے جبکہ ایران پر ہونے والے نقصانات کے معاوضے کی ادائیگی اور مستقبل کی جارحیت کے خلاف مضبوط بین الاقوامی ضمانتیں ہیں۔ دوسری جانب ایرانی صدر نے عمان کے سلطان سے بھی رابطہ کیا اور صلالہ بندرگاہ پر ہونے والے حملے کی تحقیقات میں مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ تجزیہ کاروں کے مطابق پاکستان اور روس جیسے اہم ثالث ممالک کے ساتھ ایرانی صدر کے رابطے اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ تہران ایک وسیع تر علاقائی اتحاد کے ذریعے سکیورٹی کی ضمانتیں حاصل کرنا چاہتا ہے۔

☆ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے کہا ہے کہ صیہونی رجیم اور امریکہ کی جانب سے شروع کی جانے والی جنگ کو ختم کرنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ ایران کے آئینی حقوق تسلیم کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ایران کو ہرجانہ ادا کیا جائے اور مضبوط بین الاقوامی ضمانتیں دی جائیں کہ آئندہ ایران پر جارحیت نہیں کی جائے گی۔ مسعود پزشکیان نے کہا کہ انہوں نے روسی صدر اور پاکستانی وزیر اعظم سے بات چیت کے دوران خطے میں امن کے لیے ایران کے عزم کو ایک مرتبہ دہرایا۔

☆امریکی خفیہ اداروں نے اندازہ لگایا ہے کہ ایران کی قیادت بڑی حد تک برقرار ہے اور تقریباً دو ہفتے کی مسلسل امریکی اور اسرائیلی بمباری کے باوجود رجیم انہدام کے خطرے میں نہیں ہے۔ متعدد خفیہ رپورٹس میں ایک یکساں تجزیہ پیش کیا گیا ہے کہ رجیم انہدام کے خطرے میں نہیں ہے اور یہ گوام پر اپنا کنٹرول برقرار رکھے ہوئے ہے۔ یہ نتائج ایسے وقت سامنے آئے ہیں جب تل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے باعث سیاسی دباؤ بڑھ رہا ہے اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اشارہ دیا ہے کہ جنگ جلد ختم ہو سکتی ہے۔ تاہم، خفیہ اداروں کے اندازے بتاتے ہیں کہ ایران کی مذہبی قیادت متحد رہی ہے، حالانکہ امریکی-اسرائیلی جنگ کے ابتدائی حملوں کے دوران 28 فروری کو اعلیٰ رہنما علی خامنہ ای ہلاک ہو گئے۔ اسرائیلی عہدیداروں نے نجی طور پر اسی قسم کے خدشات کا اعتراف کیا ہے کہ جنگ کی حدود کے بارے میں تحفظات موجود ہیں۔ ایک اعلیٰ اسرائیلی عہدیدار نے کہا کہ اس بات کی کوئی یقین دہانی نہیں کی جا سکتی کہ ایران کا میزائل پروگرام ختم کر دیا گیا ہے۔ ایرانی حملوں میں ایئر ہومز کے دن دو، ڈیفنس اور کنٹرول ٹاور کو نشانہ بنایا گیا۔ ایران کی جانب سے کے پلمانیم اور اوورایئر بیس کو نشانہ بنایا۔ ڈرونز نے اسرائیلی اٹیلی جنس ادارے شن بیت کے ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کر دیا۔ ایرانی حملوں میں ایئر ہومز کے دن دو، ڈیفنس اور کنٹرول ٹاور کو نشانہ بنایا گیا۔ ایران کی جانب سے بیان میں کہا ہے کہ 28 فروری کو جنوب میں لڑکیوں کے ایک اسکول پر حملہ ناقابلِ معافی جنگی جرم ہے۔ انہوں نے اپوزیشن لیڈر ہوں یا دیگر اراکین، سب کو قواعد کے مطابق ہی بولنے کا حق حاصل ہے۔ یہ قوانین خود ایوان نے بنائے ہیں اور مجھے وراثت میں ملے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''میں نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ لوگ سبھا میں ہر رکن ضابطے کے مطابق اپنے خیالات کا اظہار کر سکے، اس کے لیے سب کو وقت دینے کی کوشش کی ہے تاکہ ایوان کی کارروائی غیر جانبداری، نظم و ضبط توازن اور قوانین کے ساتھ چلائی جا سکے۔'' اسپیکر نے کہا کہ ''ہر رکن پارلیمنٹ لاکھوں شہریوں کا نمائندہ ہوتا ہے۔ یہ ایوان خیالات اور بحث و مباحثے کا فورم رہا ہے۔ ہماری پارلیمانی روایات میں اتفاق اور اختلاف رائے کی عظیم روایت رہی ہے۔'' انہوں نے اپوزیشن اراکین کے بولتے وقت مائیک بند کیے جانے کے الزامات پر کہا کہ اسپیکر کے پاس مائیک آن یا آف کرنے کا اختیار نہیں ہوتا۔ اپوزیشن کے خود جناب علیش آف چیئرمین میں شامل ہوتے ہیں، انہیں اس بات کا تجربہ علم ہے۔ مسٹر برلا نے کہا کہ میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ ایوان کے قواعد اور ساکھ میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے۔ مسٹر برلا نے کہا کہ انہوں نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ لوگ سبھا میں ہر رکن قواعد کے مطابق اپنے خیالات کا اظہار کر سکے، اور اس کے لیے سب کو وقت دینے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ہمیشہ یہ کوشش کی کہ ایوان کی کارروائی غیر جانبداری، نظم و ضبط توازن اور قوانین کے ساتھ چلائی جائے۔'' انہوں نے بتایا کہ ایوان میں گزشتہ دونوں میں 12 گھنٹے سے زیادہ بحث ہوئی، تاکہ تمام اراکین کے خیالات اور خدشات سامنے آ سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایوان 140 کروڑ لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہاں ہر رکن پارلیمنٹ اپنی عوام کے مسائل اور توقعات لے کر آتا ہے۔ میں نے ہمیشہ کوشش کی کہ ہر رکن پارلیمنٹ قواعد کے تحت اپنی بات رکھے۔ میں ہر اراکین کو بولنے کے لیے ترغیب دینے کی کوشش کرتا ہوں کہ بولتے جیئے، کیونکہ بولنے سے جمہوریت کا عزم مضبوط ہوتا ہے۔

مشرق وسطیٰ میں امریکی اڈے بند کیے جائیں ورنہ حملے جاری رہیں گے: آیت اللہ مجتبیٰ خامنہ ای

تہران، 12 مارچ (یو این آئی) نومنتخب ایرانی رہبر اعلیٰ آیت اللہ مجتبیٰ خامنہ ای نے اپنے آڈیو پیغام میں شہداء کے خون کا بدلہ لینے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ آج ہمارے ہر مزمند ہے گی ایرانی سپریم لیڈر نے اپنا منصب سنبھالنے کے بعد پہلی بار خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم اپنے شہدا خصوصا مناب اسکول کے شہدا کا بدلہ لیے بغیر نہیں رہیں گے، عوامی یکجہتی سے دشمن کو شکست دیں گے انہوں نے کہا کہ میرا عہدہ مجھ سے کئی چیزوں کا تقاضہ کر رہا ہے، عوام نے دنیا کو دکھایا کہ ایرانی قیادت عوام میں عوام کی حمایت کے بغیر میری کوئی اہمیت نہیں۔ اپنے ریکارڈ شدہ خطاب میں انہوں نے کہا کہ خطے میں امریکی فوجی موجودگی کشیدگی اور جنگ کو جڑھا رہی ہے اور اگر یہ اڈے برقرار رہے تو ان پر حملوں کا خطرہ موجود رہے گا۔ مشرق وسطیٰ میں موجود تمام امریکی فوجی اڈوں کو فوری طور پر بند کر دینا چاہیے، بصورت دیگر ہمارے حملے جاری رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ''ہم ایرانی عوام کو نشانہ بنا رہے ہیں، ہمیں اپنے دشمن کو شکست دینی ہے۔ شہداء کے خون کے بدلے کے حق سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ ایرانی عوام کا اتحاد ہمیشہ قائم رہے گا، اللہ تعالیٰ قوم کی رہنمائی کرنے میں میرے مددگار ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مشرق وسطیٰ میں امریکی اڈے بند کیے جائیں، امریکی اڈے بند ہوتے تو حملے جاری رہیں گے، ہم پڑوسیوں سے دوستانہ روابط برقرار رکھنے کے خواہاں ہیں، ہم صرف فوجی اڈوں کو نشانہ بنا رہے ہیں اور یہ نارمل برقرار رکھیں گے۔ تجلیل خامنہ ای کا کہنا تھا کہ عوام یکجہتی سے دشمن کو شکست دیں گے، ہم اپنے شہدا خصوصا مناب اسکول کے شہدا کا بدلہ لیے بغیر نہیں رہیں گے، انہوں نے کہا کہ آج ہمارے ہر مزمند ہے گی ایرانی سپریم لیڈر نے اپنا منصب سنبھالنے کے بعد پہلی بار خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم اپنے شہدا خصوصا مناب اسکول کے شہدا کا بدلہ لیے بغیر نہیں رہیں گے، عوامی یکجہتی سے دشمن کو شکست دیں گے انہوں نے کہا کہ میرا عہدہ مجھ سے کئی چیزوں کا تقاضہ کر رہا ہے، عوام نے دنیا کو دکھایا کہ ایرانی قیادت عوام میں عوام کی حمایت کے بغیر میری کوئی اہمیت نہیں۔ اپنے ریکارڈ شدہ خطاب میں انہوں نے کہا کہ خطے میں امریکی فوجی موجودگی کشیدگی اور جنگ کو جڑھا رہی ہے اور اگر یہ اڈے برقرار رہے تو ان پر حملوں کا خطرہ موجود رہے گا۔ مشرق وسطیٰ میں موجود تمام امریکی فوجی اڈوں کو فوری طور پر بند کر دینا چاہیے، بصورت دیگر ہمارے حملے جاری رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ''ہم ایرانی عوام کو نشانہ بنا رہے ہیں، ہمیں اپنے دشمن کو شکست دینی ہے۔ شہداء کے خون کے بدلے کے حق سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ ایرانی عوام کا اتحاد ہمیشہ قائم رہے گا، اللہ تعالیٰ قوم کی رہنمائی کرنے میں میرے مددگار ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مشرق وسطیٰ میں امریکی اڈے بند کیے جائیں ورنہ حملے جاری رہیں گے، ہم پڑوسیوں سے دوستانہ روابط برقرار رکھنے کے خواہاں ہیں، ہم صرف فوجی اڈوں کو نشانہ بنا رہے ہیں اور یہ نارمل برقرار رکھیں گے۔ تجلیل خامنہ ای کا کہنا تھا کہ عوام یکجہتی سے دشمن کو شکست دیں گے، ہم اپنے شہدا خصوصا مناب اسکول کے شہدا کا بدلہ لیے بغیر نہیں رہیں گے، انہوں نے کہا کہ آج ہمارے ہر مزمند ہے گی ایرانی سپریم لیڈر نے اپنا منصب سنبھالنے کے بعد پہلی بار خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم اپنے شہدا خصوصا مناب اسکول کے شہدا کا بدلہ لیے بغیر نہیں رہیں گے، عوامی یکجہتی سے دشمن کو شکست دیں گے انہوں نے کہا کہ میرا عہدہ مجھ سے کئی چیزوں کا تقاضہ کر رہا ہے، عوام نے دنیا کو دکھایا کہ ایرانی قیادت عوام میں عوام کی حمایت کے بغیر میری کوئی اہمیت نہیں۔ اپنے ریکارڈ شدہ خطاب میں انہوں نے کہا کہ خطے میں امریکی فوجی موجودگی کشیدگی اور جنگ کو جڑھا رہی ہے اور اگر یہ اڈے برقرار رہے تو ان پر حملوں کا خطرہ موجود رہے گا۔ مشرق وسطیٰ میں موجود تمام امریکی فوجی اڈوں کو فوری طور پر بند کر دینا چاہیے، بصورت دیگر

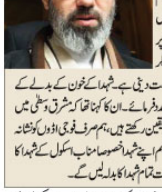

ٹرمپ نے بھارت اور چین سمیت سولہ ممالک کے خلاف تجارتی تحقیقات کا کیا آغاز

مزید ٹیرف کی تیاری

واشنگٹن: ڈونلڈ ٹرمپ انتظامیہ نے بھارت، چین اور بنگلہ دیش سمیت 16 بڑے تجارتی شراکت داروں کے وسیع پیمانے پر غیر منصفانہ تجارتی طریقوں کی نئی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ اس اقدام کا مقصد گزشتہ ماہ امریکی سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد ٹیرف کے دباؤ کو بحال کرنا ہے جس میں ٹرمپ کو ٹیرف قانونی قرار دیا گیا تھا۔ یہ تحقیقات 1974 کے تجارتی ایکٹ کے سیکشن 301 کے تحت کی جا رہی ہے۔ یہ قانون امریکی تجارتی نمائندے کو غیر منصفانہ تجارتی طریقوں میں ملوث پائے جانے والے ممالک کے خلاف مصنوعات یا دیگر تعزیری کارروائی کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ امریکی تجارتی نمائندے جیمیسن گریر نے کہا کہ تحقیقات کے نتیجے میں اس موسم گرما تک چین، یورپی یونین، بھارت، جاپان، جنوبی کوریا اور میکسیکو پر نئے محصولات عائد کیے جا سکتے ہیں۔ ''اضافی صلاحیت'' کی تحقیقات کا دائرہ کئی دوسرے شراکت داروں تک بھی پھیلا ہوا ہے، جن میں تائیوان، ویتنام، تھائی لینڈ، ملائیشیا، کمبوڈیا، سنگاپور، انڈونیشیا، بنگلہ دیش، سوئٹزرلینڈ اور ناروے شامل ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ کینیڈا، جو کہ امریکہ کا دوسرا سب سے بڑا تجارتی پارٹنر ہے، کو اس فہرست سے خارج کر دیا گیا ہے۔ گریر نے ایک کانفرنس کال کے دوران نامہ نگاروں کو بتایا کہ تحقیقات ان معیشتوں پر مرکوز ہوں گی کہ ہمارے پاس مختلف مینوفیکچرنگ سیکٹرز میں ساختی اضافی صلاحیت اور پیداوار کی نمائش کے شواہد موجود ہیں، جیسے کہ بڑے مستقل تجارتی سرپلس یا کم استعمال شدہ یا غیر استعمال شدہ صلاحیت کے ذریعے۔ صلاحیت کی تحقیقات کے علاوہ گریر نے اعلان کیا کہ وہ جمعرات کو دفعہ 301 کے تحت ایک الگ تحقیقات شروع کریں گے۔ اس دوسری تحقیقات کا مقصد جبری مشقت سے تیار کی جانے والی مصنوعات کی امریکی درآمدات پر پابندی لگانا ہے اور توقع ہے کہ 60 سے زائد ممالک کا احاطہ کیا جائے گا۔ جبکہ امریکہ اس سے قبل چین کے ساتھ تنگ کے علاقے سے سلور خنڈر اور دیگر مصنوعات کو اویغور جبری مزدوروں کے تحفظ کے ایکٹ کے تحت نشانہ بنا چکا ہے، یہ نئی تحقیقات اس طرح کی پابندیوں کو دوسرے ممالک تک بڑھا سکتی ہے۔

اوقاتِ سحر و افطار

۱۴۴۷

22 رمضان-13/03/2026

سنی حضرات

آج کا افطار☆کل کی سحری

04:54 | 06:16

شیعہ حضرات

آج کا افطار☆کل کی سحری

04:48 | 06:26

مغربی ایشیا سے 12 دن میں ڈیڑھ لاکھ سے زائد مسافر ہندوستان پہنچے

نئی دہلی، 12 مارچ (یو این آئی) امریکہ، اسرائیل اور ایران کے درمیان جنگ شروع ہونے کے بعد سے گزشتہ 12 دنوں میں ڈیڑھ لاکھ سے زائد مسافر فضائی راستے سے مغربی ایشیا سے ہندوستان آئے ہیں۔ شہری ہوا بازی کی وزارت نے جمعرات کو ایک پریس ریلیز میں بتایا کہ گزشتہ 28 فروری سے 11 مارچ کے درمیان 457,50,1 مسافر مغربی ایشیا سے ہندوستان پہنچ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ، ہندوستانی ایئر لائنز نے جمعرات 12 مارچ کو خلیجی ممالک سے 57 پروازوں کے آپریشن کی اطلاع دی تھی۔

ایندھن مینیکروں اور ملک کی توانائی سلامتی کے بارے میں وزیر خارجہ ایران کے ساتھ مسلسل رابطے میں: وزارت خارجہ

نئی دہلی، 12 مارچ (یو این آئی) مغربی ایشیا کے بحران سے ایندھن کی سپلائی چین پر پڑنے والے اثرات کے درمیان ہندوستان نے واضح کیا ہے کہ وہ اس محاذ سے آنے والے ہندوستانی ایندھن مینیکروں اور ملک کی توانائی سلامتی کے حوالے سے ایران کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے اور وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر نے اس بارے میں اپنے ایرانی ہم منصب عباس عراقچی سے حالیہ دنوں میں تین بار بات کی ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے جمعرات کو یہاں ہفتہ وار بریفنگ میں ایران کے ساتھ بات چیت کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں کہا کہ ''گزشتہ چند دنوں میں وزیر خارجہ اور ایران کے وزیر خارجہ کے درمیان تین بار بات چیت ہوئی ہے۔ آخری گفتگو میں شپنگ کی سلامتی اور ہندوستان کی توانائی سلامتی سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔'' انہوں نے کہا کہ اس سلسلے پر فی الحال مزید کچھ کہنا مہر کے لیے قبل از وقت ہوگا۔ جبکہ ذکر یہ ہے کہ ایران پر امریکہ اور اسرائیل کی مشترکہ فوجی کارروائی کے بعد سے مغربی ایشیا اور خلیجی ممالک سے تیل کی سپلائی متاثر ہوئی ہے اور ایران کے انقلابی گارڈز نے آبنائے ہرمز کو بند کرنے کی دھمکی دی ہے۔ اس راستے سے عالمی ایندھن کی سپلائی کا تقریباً 25 سے 30 فیصد حصہ گزرتا ہے۔ جہاز رانی کی وزارت میں خصوصی سکریٹری راجیش کمار سنہا نے بدھ کو کہا تھا کہ جہاں تک سمندری شعبے کا تعلق ہے۔ فی الحال ہندوستانی پرچم والے 28 جہاز خلیج فارس میں چل رہے ہیں۔ ان میں سے 24 جہاز آبنائے ہرمز کے مغربی حصے میں ہیں جن پر 677 ہندوستانی ملاح کام کر رہے ہیں اور 4 جہاز آبنائے ہرمز کے مشرقی حصے میں ہیں جن پر 101 ہندوستانی ملاح کام کر رہے ہیں۔ ان تمام جہازوں اور ملاحوں کی سلامتی کے لیے حکومت فعال نگرانی کر رہی ہے۔

ایوان میں وقار برقرار رکھنے کے لیے اجتماعی عزم کی ضرورت: برلا

نئی دہلی، 12 مارچ (یو این آئی) لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے جمعرات کو کہا کہ ایوان قواعد وضوابط اور روایات کے مطابق چلتا ہے، لہٰذا اس میں اعلیٰ روایات اور وقار کو برقرار رکھنے کے لیے اجتماعی عزم کیا جائے اور اجتماعی مشاورت ہونی چاہیے مسٹر برلا نے اپنے خلاف لائی گئی تحریک عدم اعتماد کے لوک سبھا میں مسترد ہونے کے بعد جمعرات کو ایوان میں آئے۔ انہوں نے کہا کہ ''میں نے اپنے اخلاقی فرض کی تعمیل کرتے ہوئے، اپنے خلاف تحریک عدم اعتماد کا نوٹس دیے جانے کے ساتھ ہی لوک سبھا کی کارروائی کی صدارت سے خود کو الگ کر لیا تھا۔ ایوان کی جانب سے مجھ پر خاطر یہ کیے گئے اعتماد کے لیے سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اس اعتماد کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے پوری دیانتداری، غیر جانبداری اور آئینی وقار کے ساتھ نبھاؤں گا۔'' انہوں نے مزید کہا کہ کچھ اراکین کا خیال تھا کہ حزب اختلاف کے لیڈر ایوان سے بالاتر ہیں اور کسی بھی موضوع پر بول سکتے ہیں، لیکن ایسا کوئی خصوصی اختیار کسی کے پاس نہیں ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ چاہے وزیر اعظم ہوں، وزراء ہوں، اپوزیشن لیڈر ہوں یا دیگر اراکین، سب کو قواعد کے مطابق ہی بولنے کا حق حاصل ہے۔ یہ قوانین خود ایوان نے بنائے ہیں اور مجھے وراثت میں ملے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''میں نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ لوگ سبھا میں ہر رکن ضابطے کے مطابق اپنے خیالات کا اظہار کر سکے، اس کے لیے سب کو وقت دینے کی کوشش کی ہے تاکہ ایوان کی کارروائی غیر جانبداری، نظم و ضبط توازن اور قوانین کے ساتھ چلائی جا سکے۔'' اسپیکر نے کہا کہ ''ہر رکن پارلیمنٹ لاکھوں شہریوں کا نمائندہ ہوتا ہے۔ میں نے ہمیشہ یہ کوشش کی کہ ایوان کی صدارت ہر رکن قواعد اور ضوابط کے تحت اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ میں نے تمام اراکین پارلیمنٹ کو وقت دینے کی کوشش کی۔ میں نے ان اراکین پارلیمنٹ کو کارروائی میں حصہ لینے کی ترغیب دی جو خاموش چھپ محسوس کرتے ہیں یا نہیں بولتے ہیں۔ میں نے ایسے اراکین کو اپنے چیمبر میں بلا کر ان سے بات رکھنے کی اپیل کی۔ ایوان میں بولنے سے ایوان مضبوط ہوتا ہے۔ یہ ایوان خیالات اور بحث و مباحثے کا فورم رہا ہے۔ ہماری پارلیمانی روایات میں اتفاق اور اختلاف رائے کی عظیم روایت رہی ہے۔'' انہوں نے اپوزیشن اراکین کے بولتے وقت مائیک بند کیے جانے کے الزامات پر کہا کہ اسپیکر کے پاس مائیک آن یا آف کرنے کا اختیار نہیں ہوتا۔ اپوزیشن کے خود جناب علیش آف چیئرمین میں شامل ہوتے ہیں، انہیں اس بات کا تجربہ علم ہے۔ مسٹر برلا نے کہا کہ میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ ایوان کے قواعد اور ساکھ میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے۔ مسٹر برلا نے کہا کہ انہوں نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ لوگ سبھا میں ہر رکن قواعد کے مطابق اپنے خیالات کا اظہار کر سکے، اور اس کے لیے سب کو وقت دینے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ہمیشہ یہ کوشش کی کہ ایوان کی کارروائی غیر جانبداری، نظم و ضبط توازن اور قوانین کے ساتھ چلائی جائے۔'' انہوں نے بتایا کہ ایوان میں گزشتہ دونوں میں 12 گھنٹے سے زیادہ بحث ہوئی، تاکہ تمام اراکین کے خیالات اور خدشات سامنے آ سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایوان 140 کروڑ لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہاں ہر رکن پارلیمنٹ اپنی عوام کے مسائل اور توقعات لے کر آتا ہے۔ میں نے ہمیشہ کوشش کی کہ ہر رکن پارلیمنٹ قواعد کے تحت اپنی بات رکھے۔ میں ہر اراکین کو بولنے کے لیے ترغیب دینے کی کوشش کرتا ہوں کہ بولتے جیئے، کیونکہ بولنے سے جمہوریت کا عزم مضبوط ہوتا ہے۔''

فاروق عبداللہ پر جان لیوا حملہ

متعدد قائدین کا سخت ردعمل، سکیورٹی چوک کی جانچ کا مطالبہ

جموں و کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ پر شادی کی ایک تقریب کے دوران جان لیوا حملے کی کوشش کے بعد ملک کے مختلف سیاسی قائدین نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے اور اس واقعہ کو انتہائی سنگین کہا۔ فاروق عبداللہ پر شادی کی ایک تقریب میں جان سے مارنے کی کوشش کی گئی، تاہم خوش قسمتی سے وہ محفوظ رہے۔ جگن پائلٹ نے کہا کہ یہ معاملہ انتہائی سنجیدہ ہے اور اس کی مکمل اور گہرائی سے جانچ ہونی چاہیے تاکہ اس بات کا پتہ چل سکے کہ سکیورٹی میں چوک کیسے ہوئی۔ جموں و کشمیر حکومت میں وزیر سکینہ اِتو نے بھی اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایک ایسے سابق وزیر اعلیٰ پر جنہیں زیڈ پلس سکیورٹی حاصل ہے، اس طرح کا حملہ کئی اہم سوالات کو جنم دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی تشویشناک ہے۔ اس واقعہ پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ایک عوامی تقریب میں اس طرح کی جان لیوا کوشش سکیورٹی انتظامات پر سنگین سوالات کھڑے کرتی ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے بیان میں کہا کہ فاروق عبداللہ پر شادی کی ایک تقریب میں جان سے مارنے کی کوشش کی گئی، تاہم خوش قسمتی سے وہ محفوظ رہے۔ جگن پائلٹ نے کہا کہ ''یہ معاملہ انتہائی سنجیدہ ہے اور اس کی مکمل اور گہرائی سے جانچ ہونی چاہیے تاکہ اس بات کا پتہ چل سکے کہ سکیورٹی میں چوک کیسے ہوئی۔ جموں و کشمیر حکومت میں وزیر سکینہ اِتو نے بھی اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایک ایسے سابق وزیر اعلیٰ پر جنہیں زیڈ پلس سکیورٹی حاصل ہے، اس طرح کا حملہ کئی اہم سوالات کو جنم دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی تشویشناک ہے۔ فاروق عبداللہ محفوظ ہیں، تاہم اس واقعہ کی مکمل جانچ ہونی چاہیے اور یہی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ سکیورٹی میں کوتاہی کہاں ہوئی۔ ادھر جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کا کہنا ہے کہ واقعہ پر دکھ دیتے ہوئے کہا کہ ان کی والد اس حملے میں بال بال بچ گئے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ ابتدائی اطلاعات کے مطابق ایک شخص بھری ہوئی بندوق کے ساتھ احاطے کی تقریب تک پہنچنے میں کامیاب ہوا، جبکہ اس نے فائرنگ کی کوشش کی۔ عمر عبداللہ کے مطابق وزیر موجود سکیورٹی ٹیم نے فوری کارروائی کرتے ہوئے اس حملے کو ناکام بنا دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعہ نے بعد کئی سوالات کھڑے ہو گئے ہیں۔ خاص طور پر یہ کہ زیڈ پلس سکیورٹی کے باوجود کوئی شخص اتنا قریب کیسے پہنچ گیا۔ پارلیمنٹ کے رکن آغا سید روح اللہ مہدی نے بھی فاروق عبداللہ پر حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی تشدد آمیز کارروائیاں انتہائی تشویشناک ہیں۔

امت شاہ نے فون کر کے خیریت دریافت کی، جانچ کا یقین دلایا: فاروق عبداللہ

جموں، 12 مارچ (یو این آئی) جموں و کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ نے جمعرات کے روز بتایا کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے انہیں فون کر کے ان پر ہوئے حملے کے بعد ان کی خیریت دریافت کی اور معاملے کی جانچ کا یقین دلایا ہے۔ ڈاکٹر عبداللہ نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں صحافیوں سے کہا کہ وزیر داخلہ امت شاہ نے فون کیا اور میری صحت کے بارے میں پوچھا۔ ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور انہوں نے معاملے کی مناسب جانچ کا یقین دلایا ہے۔ سنگر عبداللہ نے واضح کیا کہ حملہ آور سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ اسے جانتے تک نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے اور اپنی زندگی میں اس سے کبھی نہیں ملا۔ حملے کے بعد سوشل میڈیا پر پھیلی بار میں نے اس کی تصویر دیکھی۔

دہلی کے اتم نگر میں بھیانک آتشزدگی، 400 جھگیاں جل کر راکھ، جانچ شروع

مغربی دہلی میں اتم نگر کے نمبالا علاقے میں بدھ کو رات بھیانک آگ لگ گئی جس سے علاقے کی تقریباً 400 جھونپڑیاں جل کر راکھ ہو گئیں۔ آگ کے شعلے دور دور تک دکھائی دے رہے تھے جس سے پورے علاقے میں گھنٹوں تک افراتفری کا عالم رہا۔ بتایا جاتا ہے کہ بدھ کی رات تقریباً 11 بجے نمبالا کی مچھلی منڈی کے قریب جھونپڑیوں میں اچانک آگ بھڑک اٹھی اور دیکھتے ہی آگ نے خوفناک شکل اختیار کر لی۔ آگ اس قدر شدید تھی کہ شعلے دور دور تک دکھائی دے رہا تھا جس سے آسمان سرخ ہو گیا تھا۔ اس کے لوگ خوفزدہ ہو کر گھروں سے

ایران کا امریکہ اور اسرائیل کو مکمل سزا دینے تک جنگ جاری رکھنے کا اعلان

تہران نے جنگ بندی اور مذاکرات کے دعوؤں کو بے معنی قرار دے دیا، آبنائے ہرمز سے جس نے گزرنے کی کوشش کی نشانہ بنے گا: ایرانی فوج

تہران، (یو این آئی) ایران نے امریکہ اور اسرائیل کو مکمل سزا دینے تک جنگ جاری رکھنے کا اعلان کر دیا۔ ایرانی مشترکہ فوجی کمانڈ خاتم الانبیا ہیڈکوارٹر کے ترجمان ابراہیم ذوالفقاری کا کہنا ہے کہ ایران اب جوابی حملوں کی پالیسی ختم کر کے امریکہ اور اسرائیل کو سزا دینے کے لیے مسلسل حملوں کی پالیسی اختیار کرنے جا رہا ہے۔ ابراہیم ذوالفقاری نے کہا کہ تیل کی قیمتوں کو مصنوعی طریقوں سے کم نہیں کیا جائے گا، آبنائے ہرمز سے ایک بوند تیل باہر نہیں جا سکے گا، 200 ڈالر فی بیرل کی توقع رکھی جائے، اسرائیل، امریکہ اور اتحادیوں کے جہاز ہدف بنائیں گے۔ ایرانی نیول چیف نے کہا کہ آبنائے ہرمز سے گزرنے والے جہاز ایران سے اجازت نامہ لیں، جہازوں کو محفوظ راستہ دینے کے کھوکھلے بیانات کو بھول جائیے، 20 جہازوں نے دعوے کیے لیکن صرف دو لے گئے۔

ایران نے جنگ بندی اور مذاکرات کے دعوؤں کو بے معنی قرار دے دیا ہے۔ ترجمان ایرانی وزارت خارجہ اسماعیل بقائی کا کہنا ہے کہ جب تک ایران کے خلاف جارحیت جاری ہے سیز فائر اور مذاکرات قبول نہیں، دشمن جب چاہے جنگ چھیڑ کر اور جب چاہے جنگ بندی کا اعلان نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت سب سے اہم بات دشمن کو واضح پیغام دینا ہے، ایرانی افواج دشمن کو ایسا سبق سکھانے کے لیے پرعزم ہیں جسے وہ کبھی نہیں بھولے گا۔ ترجمان ایرانی وزارت خارجہ نے کہا کہ امریکا اور اسرائیل نے ایک سال سے کم عرصے میں دوسری مرتبہ یہ ایران پر جارحیت کی ہے۔ اسماعیل بقائی کا کہنا ہے کہ ایران پر حملہ ایسے وقت کیا گیا جب واشنگٹن بالواسطہ جوہری مذاکرات جاری تھے، حملہ امریکا اور اسرائیل کے جارحانہ عزائم کو ظاہر کرتا ہے۔ واضح رہے کہ ایران کے خلاف جنگ میں اربوں ڈالر خرچ کیے جا رہے ہیں، پینٹاگون نے بتایا تھا کہ جنگ کے پہلے 6 دن میں 11.3 بلین ڈالر خرچ کیے گئے۔ امریکی میڈیا رپورٹس کے مطابق فوجی حکام نے منگل کو بند کمرے میں دی گئی بریفنگ میں سینیٹرز کو جنگ میں خرچے کا تخمینہ فراہم کیا، اس تخمینے میں تنازعے سے منسلک کچھ دیگر اخراجات شامل نہیں ہیں، اور جنگ میں خرچے کا تخمینہ کہیں زیادہ ہو سکتا ہے۔

سینیٹر کرس کونز (ڈیموکریٹ، ڈیلاویئر) نے بدھ کو صحافیوں کو بتایا تھا کہ ان کے خیال میں یہ رقم اس سے بھی زیادہ ہے، کیوں کہ موجودہ اندازے میں جنگ کے تمام پہلو شامل نہیں ہیں۔ کونز نے کہا تھا کہ ''مجھے توقع ہے کہ موجودہ مجموعی آپریشنل لاگت اس سے کہیں زیادہ ہوگی۔ اگر آپ صرف دوبارہ خریداری کی لاگت دیکھیں تو وہ پہلے ہی 10 ارب ڈالر سے کہیں زیادہ ہے۔''

ایران کی مسلح افواج نے دوبارہ کہا ہے کہ وہ اسٹریٹجک آبنائے ہرمز کا کنٹرول برقرار رکھتی ہیں امریکہ یا دیگر ممالک کو جوابی پرحملے حملوں میں ملوث ہیں اس امر سمندری گزرگاہ سے گزرنے کی اجازت نہیں دیں گی۔ ایران نے کہا کہ اس نے مارچ 2026 کے اوائل میں حقیقتاً آبنائے ہرمز بند کر دی تھی، جو کہ اس کے علاقے پر امریکی اور اسرائیلی مشترکہ فوجی حملوں کے جواب میں تھا اور خبردار کیا کہ کوئی بھی جہاز جو گزرنے کی کوشش کرے گا اسے نشانہ بنایا جائے گا۔ اس بنڈل نے اس اہم گزرگاہ کے ذریعے تجارتی آمدورفت کو شدید متاثر کیا ہے جو عام طور پر دنیا کی توانائی کی ترسیلات کا تقریباً 20 فیصد سنبھالتی ہے، جس کے باعث تیل کی قیمتیں 120 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئیں۔ بنڈل کو روکنے کی کوشش میں، امریکہ نے اپنا کہ اس نے اس اسٹریٹجک گزرگاہ کے نزدیک متعدد ایرانی بحری جہاز نشانہ بنائے اور تباہ کیے جن میں کم از کم 16 سرنگ بچھانے والے جہاز بھی شامل ہیں۔ الگ طور پر، برطانیہ کی میری ٹائم ٹریڈ آپریشنز (UKMTO) نے رپورٹ کیا کہ متحدہ عرب امارات کی جبل علی بندرگاہ کے تقریباً 65 کلومیٹر شمال میں ایک کنٹینر شپ کو نامعلوم شے نے نشانہ بنایا، جس سے جہاز پر معمولی سی آگ لگی۔ ایک بیان میں، UKMTO نے کہا کہ جہاز کے کپتان نے اطلاع دی کہ کنٹینر شپ پر ایک غیر شناخت شدہ چیز گری اور جہاز پر آگ بھڑک اٹھی۔ عظیم نے مزید کہا کہ تمام عملے کے ارکان محفوظ ہیں اور اب تک کسی ماحولیاتی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ بیان کے مطابق، حکام نے واقعے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں اور علاقے میں موجود جہازوں کو احتیاط سے چلنے اور کسی بھی مشکوک سرگرمی کی اطلاع UKMTO کو دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ایران نے آبنائے ہرمز میں ایک تھائی رجسٹرڈ تجارتی جہاز کو بھی نشانہ بنایا، جس میں عملے کے کئی ارکان جہاز میں پھنس گئے جس پر بنکاک نے احتجاج کیا۔

آبنائے ہُرمز میں حملے فوری طور پر بند کئے جائیں: چین

بیجنگ، (یو این آئی) چین نے آبنائے ہرمز میں سکون کی اپیل کی اور کہا ہے کہ خطے کی سلامتی و استحکام کی یقین دہانی میں الاقوامی برادری کے مفاد میں ہے۔ چین وزارت خارجہ کے ترجمان گو جیاکن نے آج بروز جمعرات بیجنگ میں معمول کی پریس بریفنگ میں کہا ہے کہ خطے کی توانائی کی تجارت کو اور اس کے اطراف کے علاقوں کو محفوظ اور مستحکم رکھنا چین الاقوامی برادری کے مشترکہ مفاد میں ہے۔ انہوں نے تمام فریقین سے فوجی کارروائیاں فوری طور پر بند کرنے، مزید کشیدگی سے گریز کرنے اور علاقائی کشیدگی کو عالمی اقتصادی ترقی کو متاثر کرنے سے روکنے کی اپیل کی ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ آیا بیجنگ ایران کو خفیہ معلوماتی حمایت فراہم کر رہا ہے؟ گو نے ایک بار پھر فوجی کارروائیوں کے خاتمے کی اپیل دہرائی اور کہا ہے کہ چین کی پوزیشن بدستور شکل میں واضح ہے۔ بیجنگ اور تہران نے 2021 سے اپنی 25 سالہ جامع اسٹریٹجک شراکت داری برقرار رکھی ہے، جس کے تحت چین نے توانائی، انفراسٹرکچر اور دیگر شعبوں میں ایرانی تیل کی مکمل، رعایتی فراہمی کے بدلے میں 400 ارب ڈالر تک سرمایہ کاری کا وعدہ کیا تھا۔ جنگ سے پہلے چین ایران کی تیل برآمدات کا تقریباً 80 فیصد خریدتا تھا، جو 2025 میں روزانہ تقریباً 1.38 ملین بیرل بنتی تھیں۔ یہ مقدار چین کے سمندری راستے سے حاصل کردہ خام تیل کا 13 فیصد سے زائد ہے۔ اسرائیل اور امریکہ کے ایران پر 28 فروری کے مشترکہ حملوں کے بعد مشرق وسطیٰ میں کشیدگی تیزی سے بڑھ گئی ہے۔ حملوں میں ایران کے دینی لیڈر علی خامنہ ای اور ایک اسکول کی 150 سے زائد طالبات سمیت کم از کم 200,1 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ایران نے اسرائیل اور اردن، عراقسمیت امریکی فوجی اثاثے رکھنے والے دیگر خلیجی ممالک پر ڈرون اور میزائل حملوں کے ذریعے جوابی کارروائی کی۔ ایران نے تقریباً یکم مارچ سے آبنائے ہرمز کو عملاً بند کر رکھا ہے۔ یہ آبنائے تقریباً 20 ملین بیرل تیل اور عالمی مائع قدرتی گیس کی تجارت کا تقریباً 20 فیصد اس اہم سمندری راستے سے کیا جاتا ہے۔ آبنائے ہرمز کی گھیرا بندی کی کوشش میں، امریکہ نے اس اسٹریٹجک گزرگاہ کے نزدیک متعدد ایرانی بحری جہازوں کو نشانہ بنا کر اسے کام کرنے کا اعلان کیا ہے۔ تہران نے اسرائیل اور امریکہ کے متعدد جہازوں میں کم از کم 16 عدد مائن بچھانے والے جہاز بھی شامل تھے۔

ایران کی جانب سے آئل ٹینکرز پر حملے، تیل کی قیمتوں میں بڑا اضافہ

بغداد (ایجنسی) ایران خلیج کے مختلف علاقوں میں توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو مسلسل نشانہ بنا رہا ہے۔ عراق نے دو آئل ٹینکروں پر حملے کے بعد اپنے تیل کے تمام بندرگاہی آپریشنز عارضی طور پر روک دیے ہیں۔ عمان نے اپنے مرکزی برآمدی ٹرمینل سے تمام جہاز نکال لیے ہیں۔ اس صورتحال کے باعث تیل کی قیمتوں میں دوبارہ اضافہ ہوا اور خام تیل کی قیمت 100 ڈالر فی بیرل سے تجاوز کر گئی۔ اسی دوران ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی فضائی کارروائیاں جاری ہیں اور جنگ کے خاتمے کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے۔ بین الاقوامی توانائی ایجنسی (آئی ای اے) کے مطابق مشرق وسطیٰ کی جنگ 'عالمی تیل مارکیٹ کی تاریخ میں سپلائی میں سب سے بڑی رکاوٹ' بن سکتی ہے۔ ایران نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی اس قرارداد کو بھی نظر انداز کر دیا ہے جس میں ایک دن پہلے ایران سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ اپنے پڑوسی ممالک پر حملے بند کرے۔ اس کے باوجود کویت اور متحدہ عرب امارات میں بھی نئے حملوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ عراق نے جمعرات کو اعلان کیا کہ اس نے عارضی طور پر اپنے تمام آئل ٹرمینلز پر آپریشنز بند کر دیے ہیں۔ یہ فیصلہ اس وقت کیا گیا جب دو غیر ملکی آئل ٹینکروں پر حملہ ہوا اور وہ عراق کی سمندری حدود میں آگ کی لپیٹ میں آ گئے۔ یہ دونوں بحری جہاز خلیج فارس کے شمال میں عراق کی الفاؤ بندرگاہ کے قریب جنوبی برآمدی ٹرمینلز کے پاس کام کر رہے تھے جب ان پر حملہ کیا گیا۔ ایران نے دبئی کے ساحل کے قریب ایک کنٹینر شپ کو بھی نشانہ بنایا، بحرین کے بین الاقوامی ہوائی اڈے کے قریب آگ بھڑک اٹھی، سعودی عرب کے ایک بڑے آئل فیلڈ کو بھی ڈرون کے ذریعے نشانہ بنایا گیا۔ جب سے امریکہ اور اسرائیل نے 28 فروری سے ایران پر حملہ کر کے جنگ کا آغاز کیا ہے تو ایران نے خلیج کے عملی صورتحال پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے

شیعہ وسنی ہیلپ لائن

اگر کوئی شخص خمس کا پیسہ نہیں ادا کرتا ہے تو اسکا مال پاک نہیں ہوتا ہے اور وہ حق سادات اور حق امام کا غاصب کہلائے گا

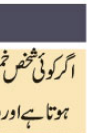

دفتر آیۃ اللہ العظمیٰ سید صادق حسینی شیرازی سے جاری ہیلپ لائن پر مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مولانا سید سیف عباس نقوی نے دیئے

سوال: اگر کوئی شخص اپنی سالانہ بچت سے خمس نہیں ادا کرتا ہے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص خمس کا پیسہ نہیں ادا کرتا ہے تو اسکا مال پاک نہیں ہوتا ہے اور وہ حق سادات اور حق امام کا غاصب کہلائے گا۔

سوال: سوال۔ روزہ کی حالت میں کیا روزہ دار تجامہ کروا سکتا ہے؟؟

جواب: روزہ دار روزے کی حالت میں تجامہ کر وا سکتا ہے لیکن مکروہ ہے یعنی نہ کروائے تو بہتر ہے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: اگر کوئی شخص فطرہ کی رقم رمضان میں ادا کرے تو صحیح ہے؟

جواب: فطرہ چاند نکلنے کے بعد واجب ہوتا ہے لہذا 29 رمضان کو نیا چاہئے۔

سوال: اگر کوئی شخص نماز عید الفطر پڑھ کر پڑھا جاتا ہے تو اور نمازیوں کو نہ دے تو کیا حکم ہے

جواب۔ اس کی نماز صحیح ہے لیکن عید کی نماز کا خطبہ سننا ضروری نہیں ہے ہاں اگر سنا جائے تو بہتر ہے

سوال: روزہ دار کے لیے روزہ کی حالت میں کیا بھی خوشبو لگانا جائز ہے؟

جواب: روزہ کی حالت میں خوشبو لگانی جا سکتی ہے جیسے سینٹ ،عطر وغیرہ روزہ باطل نہیں ہوگا روزہ صحیح ہوگا۔

ذاتی استعمال کے لئے پلاٹ پر زکوٰۃ نہیں بنتی

ادارہ شریعہ حنفیہ نظامیہ فرنگی محل میں پوچھے گئے سوالات جن کا جواب قاضی شہر لکھنؤ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی کی صدارت میں ڈاکٹر حکیم اور علماء نے دیئے ہیں

ادارہ شریعہ حنفیہ نظامیہ فرنگی محل میں پوچھے گئے سوالات جن کا جواب قاضی شہر لکھنؤ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محل کی صدارت میں ڈاکٹر حکیم اور علماء نے دیئے ہیں

سوال 1۔ میں کئی سال سے بیمار رہتی ہوں اس کی وجہ سے ڈاکٹر نے مجھے روزہ رکھنے سے منع کیا ہے لیکن اس بار میں نے 15 روزے رکھے اور اب مجھے دقت ہو رہی ہے تو کیا کریں؟ علیشہ بسوال پور

جواب۔ اس صورت میں روزے کا فدیہ ادا کریں اور صحت ہو جانے پر روزے پورے کرلیں۔

سوال 2۔ ایک مولانا صاحب ہیں جنہوں نے اپنی تمام زندگی مدرسے میں صرف کردی اب وہ عمرہ کرنے کے لیے جانا چاہتے ہیں تو کیا انہیں مدرسے کے پیسے سے عمرہ کرایا جا سکتا ہے؟ حامی اقبال بلرامپور

جواب۔ مدرسے کے پیسے میں زکوٰۃ، خیرات ،صدقات وغیرہ ہوتے ہیں جس کی وجہ سے عمرہ جائز نہیں ہوگا، وہ اپنی حلال کمائی سے جا سکتے ہیں۔

سوال 3۔ میرے پاس ایک پلاٹ ہے جس کی قیمت تقریباً چار لاکھ روپے ہے تو کیا اس پر زکوٰۃ بنتی ہے ؟ ریحان کانپور

جواب۔ آگر ذاتی استعمال کے لیے پلاٹ ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں بنتی ہے۔

سوال 4۔ میرے پاس سچے موتی کے سیٹ ہے اس پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟ ارم بارہ بنکی

جواب۔ ہیرے موتی وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

وتر کی نماز غیر رمضان میں جماعت کے ساتھ پڑھنا درست نہیں

رمضان ہیلپ لائن ملک میں اپنی نوعیت کی منفرد ہیلپ لائن ہے۔ واضح رہے کہ اسلامک سنٹر آف انڈیا کے تحت دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل میں روزہ داروں کی دینی اور شرعی رہنمائی کے لیے ۲۰۰۱ء میں قبل رمضان ہیلپ لائن قائم کی گئی تھی۔

سوال: بازکوٰۃ کی رقم اپنی پھوپھی اور خالہ کو دے سکتے ہیں؟

جواب: اگر وہ مستحق ہوں تو دے سکتے ہیں۔

سوال: دلہن کا دوہر جو شوہر سے اوانہیں کیا ہے تو کیا اس صورت میں دلہن کے ذمہ اس مہر پر بھی زکوٰۃ ہے؟

جواب: وصول ہونے سے قبل اس مہر پر زکوٰۃ نہیں۔

سوال: وتر کی نماز میں واجب البیل کیا کیا ہے؟

جواب: وتر کی نیت میں یہ کہنا چاہئے کہ نیت کرتا ہوں نماز وتر واجب کی اگر واجب البیل بھی کہہ دیا تو کوئی بات نہیں۔

سوال: غیر رمضان میں وتر کی نماز باجماعت پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: وتر کی نماز غیر رمضان میں جماعت کے ساتھ پڑھنا درست نہیں ہے۔

سوال: کیا بیوہ عورت پر فطرہ واجب ہے؟

جواب: آگر بیوہ صاحب نصاب ہے تو اس کو فطرہ دینا لازم ہے۔

مجلس علمائے ہند کی ہیلپ لائن پر دینی سوالات کے جوابات

لکھنؤ 12 مارچ: مجلس علمائے ہند کی ہیلپ لائن پر پوچھے گئے چند سوالات۔

س ا۔ سینٹ اور اینٹوں پر سجدہ اور تیمم کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج۔ سینٹ اور اینٹوں پر سجدے کرنے میں کوئی حرج نہیں ، اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ ان پر تیمم نہ کیا جائے۔

س ۲۔ نماز جمعہ میں واجب تخییری کے کیا معنی ہیں؟

ج۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جمعہ کے دن مکلف کو اختیار ہے کہ وہ جمعہ پڑھے یا نماز ظہر۔ (رہبر معظم)

س ۳۔ میں سگریٹ نوشی کا بہت عادی ہوں ، سگریٹ چھوڑنا میرے لئے اذیت اور تحمل خوئی کا باعث ہے، میرے روزے کا کیا حکم ہے؟

ج۔ روزہ واجب ہے ، اس کو نہیں چھوڑا جا سکتا۔

س ۴۔ مجھے شک ہے کہ آیا میں نے اپنے تمام قضا روزے ادا کرلئے ہیں یا نہیں ، میری شرعی ذمہ داری کیا ہے؟

ج۔ آپ صرف ان روزوں کی قضا کریں جن کے ادا نہ ہونے کا یقین ہے ۔ یا اتنے روزوں کی قضا کریں جس سے بری الذمہ ہو جانے کا یقین ہو جائے۔

مردوں کے لئے : 7355488037 ,9833028596 اور خواتین کے لئے : 7390026883

جاری کردہ: دفتر مجلس علمائے ہند

حضرت علیؑ کے دور حکومت سے آج دنیا کے حکمرانوں کو سیکھ لینا چاہئے: مولانا یعسوب عباس

مرکز تعلیم وتربیت ٹرسٹ کے زیر اہتمام لکھنؤ میں مجالس عزا کا انعقاد □ مولانا یعسوب عباس، شہید آیت اللہ سید علی خامنہ ای صاحب کے ایصال ثواب کی مجالس کو خطاب کریں گے۔

لکھنؤ ۱۲/ مارچ ، ۱/ رمضان شیعوں کے پہلے امام اور محمد صاحب کے بھائی دیعالشین حضرت علیؑ کی شہادت کے موقع پر پرانے لکھنؤ واقع نیو ٹینک، رستم نگر، لکھنؤ میں مجلس کو خطاب کرتے ہوئے شیعہ پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری شیعہ مذہبی رہنما مولانا یعسوب عباس نے کہا کہ حضرت علیؑ کی حکومت دور حکومت دنیا کے تمام حکمرانوں کو بہترین نصیحت ہے۔ حضرت علیؑ نے اپنے دور حکومت میں عدل و انصاف کی حکومت قائم کر کے اعلان کیا کہ میرے دور حکومت میں کوئی ایک شخص ایسا نہ آئے جس کے تن پر لباس (کپڑے) نہ ہوں ، پیٹ میں روٹی نہ ہو اور سر پر چھت نہ ہو۔ حضرت علیؑ کے اعلان کے بعد کوئی کوئی حکومت سے ایسے شخص کو نہیں لا سکا جو غریبی اور بے روزگاری کا شکار ہو۔ مولانا یعسوب عباس نے کہا کہ آج روٹی ، کپڑا، مکان کے نام پر حکومتیں بنتی ہیں اور بگڑتی ہیں پر عدل انصاف کی حکومت قائم نہیں ہو تی جس میں سب کو برابر کا حق مل سکے۔ حضرت علیؑ کی دور حکومت سے آج کے حکمرانوں کو سیکھ حاصل کرنا چاہئے۔ مولانا یعسوب عباس نے مصائب پڑھتے ہوئے کہا کہ آج ہر شخص غم میں ڈوبا ہے ہر آنکھ اشک بار ہے اور ہر شخص اپنے مولا کو پرسا دینے آیا ہے۔ یتیموں کا سہارا، غریبوں مسکینوں کا آسرا اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ ۱۹ اویں رمضان کی صبح نماز ادا کرتے وقت عبدالرحمن ابن ملجم نے زہر میں ڈوبی ہوئی تلوار سے مسجد کوفا میں حضرت علیؑ کے سر پر حملہ کر کے انکو شہید فرنگی کر دیا جس کی سزا آج تک ہم بھگتی ہیں۔ مولانا نے کہا کہ یہ اسلام کی تاریخ میں سب سے بڑی دہشت گردانہ حملہ تھا جو دہشت گرد عبدالرحمن ابن ملجم کا ماننے والے آج بھی اس ظلم سے سیکھ کے لوگ مسجدوں میں بم

دھماکے کر کے معصوم بے گناہوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ مولانا یعسوب عباس کے ذریعے جلوس کی ادوای مجلس کو خطاب کرنے کے بعد ہزاروں عقیدت مندوں عورتوں، بچوں، نوجوانوں نے اپنے امام حضرت علیؑ سے عقیدت کو ام آنکھوں سے اپنے کاندھوں پر اٹھا کر نیو ٹینک، رستم نگر، چھوٹے صاحب عادی صاحب اور امام باڑہ نور میرؑ پہنچے، ہوتے ہوئے کربلائے جال کنوہ، لکھنؤ میں یا علی مولا حیدر مولا کی صداؤں کے ساتھ پرد خاک کیا۔ یہ اطلاع رہبر علی نے دی۔

ہڈسر مرکز تعلیم وتربیت ٹرسٹ کی جانب سے ہر سمر میں جاری مہدوی سماج تعلیمی وتربیتی کلاسز کے سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے شہادت امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی مناسبت سے دو اہم مقامات پر مجالس عزا کا اہتمام کیا گیا۔ ان مجالس میں ٹرسٹ کے زیر تعلیم طلبہ کے ساتھ ساتھ مومنین ومومنات کی بڑی تعداد نے شرکت کر کے مولائے کائنات کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ پہلی مجلس کا انعقاد کربلا دیانت الدولہ میں کیا گیا، جہاں جنۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید محمد میاں عادی صاحب نے خطاب فرمایا۔ انہوں نے اہل بیت علیہم السلام کی عظمت اور رضا الٰہی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اہل بیت کا مقصد وہ ہے جو اہل مرضی کو خدا کی مرضی میں ضم کر دیتا ہے۔ ان کی ہاں خدا کی ہاں اور ان کی ناخدا کی ناہوتی ہے۔ یعنی وہ اپنی ذات کے لیے کچھ نہیں چاہتے بلکہ ہر حال میں اللہ کی رضا پر راضی رہتے ہیں۔" دوسری مجلس چھوٹا امام باڑہ، حسین آباد میں منعقد ہوئی، جس سے جنۃ الاسلام والمسلمین مولانا شیخ علی امام صاحب نے خطاب کیا۔ انہوں نے قرآن کریم کی آیت فَلْ تَعَالَوْا يَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ "خدا نے اپنے حبیبؐ سے فرمایا کہ کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے اللہ اور وہ ہستی کافی ہے جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے۔ مفسرین کے مطابق وہ عظیم ہستی جس کی گواہی کو اللہ نے اپنی گواہی کے ساتھ ذکر کیا، وہ ذات گرامی امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ہے۔" مجالس کے اختتام پر سوگواران نے نوحہ خوانی اور سینہ زنی کر کے امام وقتؑ کی بارگاہ میں پرسہ پیش کیا۔ مرکز تعلیم وتربیت ٹرسٹ کے ذمہ داران نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس عزم کا اعادہ کیا کہ تعلیمی بیداری کے ساتھ ساتھ مذہبی ومعنوی اقدار کی ترویج کا سلسلہ جاری رہے گا۔ کیا آپ اس ڈرائف میں کسی مخصوص عہدیدار کا نام یا مزید کوئی تفصیل شامل کرنا چاہیں گے؟

☆ بتاریخ ۱۳/ مارچ، ۲۰۲۶ء، رودلی، ضلع ایودھیا، ۱۴/ مارچ، مقبرہ گوال ٹولی، کانپور، ۱۵/ مارچ، مولانا داؤد صاحب کے والد کی مجلس برائے ایصال ثواب، جھانسی، ۱۶/ مارچ متھرا، مہاوان، ۱۷/ مارچ، سری ضلع سنبھل، ۱۸/ مارچ علی گڈھ مسلم یونیورسٹی، علی گڈھ، ۱۹/ مارچ، دہلی، ۲۰/ مارچ، بستی، ۲۳/ مارچ، اسلوضلع اعظم گڈھ، ۲۴/ مارچ، مبارک پور، اعظم گڈھ، ۲۵/ مارچ، پکھری، ضلع امبیڈکر نگر، ۲۶/ مارچ، بیڑا سادات، ضلع مظفر نگر، ۲۷/ مارچ، اوارہ وتحنیۂ عزا ء کی جانب سے تعزیتی جلسہ ومجلس چھوٹا امام باڑہ حسین آباد، لکھنؤ، ۲۸/ مارچ، ۸/ مارچ، ہر شوال احتجاج انہدام جنت البقیع، شہید اسارک لکھنؤ، شب میں ۸ بجے ، مجلس چہلم والدہ جناب یوسف رضا صاحب، شرفہ پارک لکھنؤ، ۲۹/ مارچ، سالانہ مجلس چلم جو بیر سادات، ضلع بجنور، بعد ظہرین شب میں مولانا خوبر صاحب کے دیسی کی مجلس سری سادات، ضلع سنبھل ، ۳۰/ مارچ ، رانچی جھارکھنڈ، ارا ریاست، پالیسوال شہید وارہ حق آیت اللہ سید علی خامنہ ای ، چھوٹا امام باڑہ حسین آباد، لکھنؤ، ۲/ اپریل، جلال پور، ۳/ اپریل، وارانا سی، جناب سیف زنگی پوری صاحب ، ۴/ اپریل، مظفر پور، بہار، ۵/ اپریل، مظفر پور، بہار و ۱۱/ اپریل، کو سلطان پور میں منعقد مجلس کو خطاب کریں گے۔ یہ اطلاع رہبر علی نے دی۔

جو غریبوں کی آنکھوں میں اُجالا لاتا ہے، آج اُس کی اپنی آنکھیں نم تھیں

امبر فاؤنڈیشن کے چیئرمین وفا عباس نے نئی دہلی کے ایران کلچر ہاؤس پہنچ کر آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی شہادت پر تعزیت پیش کی

نئی دہلی/ لکھنؤ۔ کبھی کبھی انسانیت کی خدمت کرنے والوں کی اپنی آنکھیں بھی غم سے بھر آتی ہیں۔ غریبوں کی آنکھوں میں روشنی لوٹانے ، بے سہارا لوگوں کو سہارا دینے اور معاشرے میں امید کی کرن جگانے والے امبر فاؤنڈیشن کے چیئرمین وفا عباس آج نم آنکھوں کے ساتھ نئی دہلی کے ایران کلچر ہاؤس پہنچے، جہاں انہوں نے آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی شہادت پر گہری تعزیت اور خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر وفا عباس نے وہاں موجود ایران میں رہبر کے ہندوستانی نمائندے عالم دین Maulana Taqi Naqvi اور ممتاز عالم دین Abdul Majid Hakim Elahi سے ملاقات کی اور ایران کی قوم کے ساتھ دلی ہمدردی اور دکھ کا اظہار کیا۔ ایران کلچر ہاؤس میں رکھی گئی تعزیتی کتاب (Condolence Book) میں بھی انہوں نے اپنے جذبات قلمبند کرتے ہوئے شہید رہبر کو خراج عقیدت پیش کیا اور دعا کی کہ پروردگار انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اس موقع پر وفا عباس نے کہا کہ آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی شخصیت صرف ایک ملک تک محدود نہیں تھی بلکہ پوری دنیا کے مظلوموں کے لیے حوصلہ اور انصاف کی آواز تھی۔ انہوں نے ہمیشہ یہ پیغام دیا کہ ظلم کے سامنے خاموش رہنا نہیں بلکہ حق اور انصاف کے لیے ڈٹ کر کھڑا ہونا ہی انسانیت کا اصل تقاضا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج جب دنیا کے کئی حصوں میں جنگ، بمباری اور بے گناہ انسانوں کا خون بہہ رہا ہے تو ایسے وقت میں انصاف پسند لوگوں کا فرض ہے کہ وہ مظلوموں کے ساتھ کھڑے ہوں اور امن و انسانیت کی آواز بلند کریں۔ قابل ذکر ہے کہ لکھنؤ کی تہذیب اور انسانیت کی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے امبر فاؤنڈیشن مسلسل سماجی خدمت کے کاموں میں مصروف ہے۔ وفا عباس کی قیادت میں غریبوں کے لیے مفت چشمہ تقسیم، آنکھوں کے آپریشن، سویٹر تقسیم، میڈیکل کیمپ، کلیکٹر بیٹیا' مہم اور 'حسینی ابو ملک کے لیے بلڈ ڈونیشن کیمپ' جیسے کئی پروگرام منعقد کیے جا چکے ہیں، جن سے بڑی تعداد میں ضرورت مند افراد مستفید ہوئے ہیں۔ وفا عباس نے کہا کہ انسانیت کی خدمت ہی اصل عبادت ہے اور مظلوموں کے ساتھ کھڑا ہونا ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے دعا کی کہ دنیا سے ظلم اور نفرت کا خاتمہ ہو اور انسانیت کو امن اور انصاف کا راستہ نصیب ہو۔

میرٹھ: شرابی جھگڑے کے الزام میں فرضی آئی اے ایس افسر گرفتار

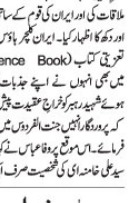

میرٹھ 12 مارچ (پی این ایس) میرٹھ کے ونچنی علاقے میں پولیس نے ایک شخص کو گرفتار کیا ہے جو کہ خود کو آئی اے ایس افسر ہے۔ ملزم جس کی شناخت راہول کوشک کے طور پر کی گئی تھی، نشے میں تھا اور ہنگامہ برپا کر رہا تھا۔ پولیس کی جانچ سے پتہ چلا کہ وہ 2008 بیچ کا آئی اے ایس افسر ہونے کا جھوٹا دعویٰ کر رہا تھا۔ پولیس کے مطابق راہول کوشک کے گھر کے باہر ہنگامہ کی تحقیق تھی جس پر" آئی اے ایس" لکھا ہوا تھا۔ اس نے اپنا تعارف لوگوں کے سامنے ایک انتظامی افسر کے طور پر کرایا۔ اس نے علاقے کے کئی لوگوں سے اپنا تعارف کیا۔ شرابی کے جھگڑے کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور اسے حراست میں لے لیا۔ اطلاعات کے مطابق ایک دعوم ترکی نے 2013 میں راہول کوشک پر مصمت دری کا الزام لگایا تھا، پولیس اب اس کے ماضی کے ریکارڈ اور دیگر معاملات کی چھان بین کر رہی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے اور کیس میں مزید کارروائی کی جائے گی۔

سلطان پور: مولا علیؑ کی شہادت کی یاد میں تابوت کا جلوس نکالا گیا

فتح پور: تھانہ سلطان پور کھوکھی کے تحت واقع گاؤں بھیرہ سادات میں ماہ رمضان المبارک کی اکیسویں تاریخ کے موقع پر مولا علیؑ کی شہادت کی یاد میں تابوت کا جلوس نہایت عقیدت اور احترام کے ساتھ نکالا گیا۔ اس موقع پر علاقے کے سیکڑوں عقیدت مندوں نے شرکت کرتے ہوئے غم کا اظہار کیا اور مولا علیؑ کو خراج عقیدت پیش کیا۔ پروگرام کا آغاز کلمہ سے ہوا جس میں علمائے کرام نے مولا علیؑ کی زندگی، ان کے کردار، انصاف، بہادری اور اسلام کے لیے دی گئی قربانیوں پر تفصیلی سے روشنی ڈالی۔ مجلس کے بعد تابوت کا جلوس مسجد جوادیہ سے نکالا گیا

جو گاؤں کے مختلف راستوں سے ہوتا ہوا گزرتا جلوس میں شامل عزاداروں نے نوحہ خوانی اور ماتم کرتے ہوئے مولا علیؑ کی شہادت کو یاد کیا۔ علمائے کرام نے بتایا کہ حضرت علیؑ کی ولادت مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر ہوئی تھی۔ آپ اسلام کے پیغمبر حضرت محمدؐ کے چچازاد بھائی اور داماد تھے۔ بچپن ہی سے آپ نے اسلام کی تعلیم حاصل کی اور اسلام قبول کرنے والوں میں آپ کا شمار اولین افراد میں ہوتا ہے۔ حضرت علیؑ اپنی بہادری، انصاف اور علم کی وجہ سے پوری دنیا میں جانے جاتے ہیں۔ اسلام کے ابتدائی دور میں آپ نے کئی اہم جنگوں میں حصہ لیا اور ہمیشہ حق اور انصاف کا ساتھ دیا۔ آپ کی سادگی، انصاف پسندی اور غریبوں کے لیے ہمدردی کے باعث مسلمانوں کے درمیان آپ کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ علمائے کرام نے مزید بتایا کہ حضرت علیؑ نے تقریباً پانچ سال تک خلافت کی ذمہ داری سنبھالی۔ ان کے دور میں انصاف اور برابری پر مبنی نظام قائم کرنے کی کوشش کی گئی اور معاشرے میں امن و انصاف کو فروغ دیا گیا۔

اتر پردیش میں حکومت اور تنظیم کے درمیان تال میل کا نیا فارمولہ

بی جے پی کے ضلع صدور اب عہدیداروں کے ساتھ کریں گے میٹنگ

لکھنؤ 12 مارچ (پی این ایس) اتر پردیش حکومت نے ، انتظامیہ اور بی جے پی تنظیم کے درمیان بہتر تال میل قائم کرنے کے لیے ایک انتظامی انتظامی تجربہ شروع کیا ہے۔ "خفیہ رہنما خطوط 2026" کے تحت اب ہر ضلع میں ایک "ضلع انتظامیہ کوآرڈینیشن کمیٹی" بنائی جائے گی، جس کا مقصد مقامی مسائل کو تیزی سے حل کرنا اور ترقیاتی کاموں میں تیزی لانا ہے۔ ضلع کے انچارج وزیر میٹنگ کی صدارت کریں گے۔ پہلی بار اس سرکاری میٹنگ میں بی جے پی کے ضلعی اور سیٹور پولیس صدور کے ساتھ انتظامی عہدیدار بھی شامل ہوں گے۔ اس کے علاوہ، اتحادی جماعتوں کے عوامی نمائندے، ضلع پنچایت صدور، سیٹر ضلع مجسٹریٹ، ایس ایس پی اور پولیس کمشنر (یا ان کے نمائندے) بھی شرکت کریں گے۔ یہ میٹنگ ہر ماہ منعقد ہوگی، اور اس کے فیصلوں کی ایک مختصر رپورٹ براہ راست چیف منسٹر آفس (سی ایم او) کو بھیجی جائے گی۔ ضلع وار ایک تجربہ کار افسر کو نوڈل آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔ صحت، سڑکوں، بجلی، مقامی تنازعات، تھانوں اور تحصیلوں سے متعلق شکایات کو سات دن کے اندر حل کیا جائے گا۔ ضلع مجسٹریٹ (ڈی ایم) اور ایس ایس پی (ایس ایس پی) اس کے لیے براہ راست ذمہ دار ہوں گے۔ پالیسی معاملات جیسے بجٹ مختص کرنے اور ٹھیکیدار منظوریوں کو چیف سیکرٹری اور متعلقہ محکمے 15 دنوں کے اندر حل کرنا ہوگا۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا ایک خاص اور مسنون عمل اعتکاف بھی ہے

پہلے دو عشروں کے مقابلے میں آخری عشرہ کی زیادہ فضیلت ہے: مولانا رفیق عالم ریاضی

بلند شہر 12 مارچ (پریس ریلیز) رمضان المبارک کے مجتبیٰ ایام اور پاکیزگی لحات اپنے اختتام کی جانب رواں دواں ہیں ،اس کے دو عشرے پورے ہو چکے ہیں۔ اب آخری عشرہ چل رہا ہے۔ رمضان المبارک کا یہ آخری عشرہ گذر چکے، دو عشروں کے مقابلے میں زیادہ فضیلت واہمیت کا حامل ہے ۔اس عشرہ کے کچھ خاص اعمال واعتیازات بھی ہیں، ان ہی اعمال میں سے ایک عمل لیلۃ القدر کی تلاش بھی ہے ۔ جس کی عظمت قرآن مجید کے آخری پارے کی معروف سورت" القدر" میں بہت ہی جامعیت اور اہتمام سے بیان ہوئی ہے ۔سکندر آباد کے محلہ چوک واقع بڑی مسجد اہل حدیث کے امام

وخطیب مولانا رفیق عالم ریاضی نے رمضان کے آخری عشرہ کی اہمیت وعظمت بیان کرتے ہوئے کہا کہ آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کی عبادت کو ایک ہزار ماہ کی عبادت سے بھی افضل قرار دیا گیا ہے۔ جس میں بے شمار فرشتوں کا نزول ہوتا ہے ۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی نازل ہوتے ہیں۔ جس میں بندوں کے سلامتہ فیصلے کیے جاتے ہیں، اسی رات میں قرآن مجید بھی اتارا گیا ہے، اسی لئے آپ نے اس رات کی عظمتوں کی حصولیابی کے لئے شب بیداری کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو، اس عشرے کا ایک خاص اور مسنون عمل اعتکاف بھی ہے ، اعتکاف اللہ تعالیٰ کو منانے کا بہترین ذریعہ ہے ،اس کی مشروعیت پر کتاب وسنت میں کئی سارے دلائل موجود ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس عشرے کے شروع ہوتے ہی اعمال وعبادات میں سرگرم وکمل ہو جایا کرتے تھے۔ ساتھ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ میں دنیاوی الجھنوں سے اپنے آپ کو منقطع کر لیتے اور یکسو ہو کر قرب الٰہی کے حصول میں مشغول ہو جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس عشرہ میں حرم مدنی میں خیمہ زن ہو کر اعتکاف میں گذارتے تھے۔ آپ کا یہ ہر سال کا معمول مبارک تھا۔اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم قرآن وحدیث کے فرمودات پر عمل پیرا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا پاس وطاظ رکھیں اور آپ کے معمولات حسنہ کو اسوہ بنا کر اس عشرے کی قدر کریں۔ طاق راتوں میں جاگیں، اپنے اور گھر کو عبادت، شرافت وبدعات میں رات گذاریں اور کھانے پینے میں وقت ضائع نہ کریں۔

گیس ایجنسی مالکان کے فون بند ہونے سے صارفین کو پریشانی کا سامنا

بلند شہر 12 مارچ (پریس ریلیز) ضلع میں ایل پی جی اور کمرشل گیس سلنڈروں کی قلت پر شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کانگریس کے ضلع صدر ضیاء الرحمن ایڈوکیٹ نے ضلع انتظامیہ سے فوری طور پر گھریلو ایل پی جی گیس کی ہموار سپلائی کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔ کانگریس کے ضلع صدر ضیاء الرحمن نے کہا کہ بی جے پی حکومت اور ضلع انتظامیہ گیس کا وافر ذخیرہ ہونے کا دعویٰ کر رہی ہے، لیکن زمینی حقیقت بالکل مختلف ہے۔ ضلع بھر کے عوام گیس سلنڈر کے حصول کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں، کئی علاقوں پر گیس صارفین کی لمبی قطاریں لگی ہوئی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بہت سے گیس ایجنسی آپریٹر اپنے فون بند کر چکے ہیں یا کالز کا جواب نہیں دے رہے ہیں جس سے صارفین کی مشکلات میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔

ریلوے مسافر برائے کرم دھیان دیں!
خصوصی ریل گاڑی-2026
ریلوے مسافروں کی سہولت کے لئے اتر ریلوے کے ذریعے خصوصی ریل گاڑی نمبر۔ 04432 آنند وہار (ٹرمنل)- تاتا نگر جنکشن ایکسپریس جلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس ریل سروا کا تائم - ٹیبل مندرجہ ذیل کے مطابق ہے:-

ریل گاڑی نمبر۔04432 آنند وہار (ٹرمنل) - تاتا نگر جنکشن 01 پھیرا
خصوصی ایکسپریس ریل گاڑی

اسٹیشن	آمد	روانگی
گاڑی نمبر۔ 04432		
آنندوہار (ٹرمنل)	----	05:00
مرادآباد	08:15	08:25
بریلی	10:10	10:15
لکھنؤ جنکشن	14:20	14:30
سلطان پور	17:10	17:20
وارانسی	21:50	21:40
پنڈت دین دیال اپادھیائے جنکشن	22:40	22:45
بیوہاروڈ	23:53	23:26
ساسارام	23:53	23:55
ڈیہری آن سون	00:08	00:10
جپلا	00:55	00:57
گزواروڈ جنکشن	02:30	02:35
ٹال ٹاون گنج	03:13	03:15
بروانیہ جنکشن	03:43	03:45
لاتیہار	04:20	04:22
توری	05:15	05:17
بر کاکانا جنکشن	07:48	07:50
سوری جنکشن	08:55	09:00
چاندیل جنکشن	11:50	11:55
تاتانگر جنکشن	13:00	----

جلنے کے دن: 04432 آنندوہار (ٹ۔) سے مورخہ 16.03.2026 (سوموار) کو
جگہ: 2 ٹیئر لے جیے سی، 3 ٹیئر لے جیے سی، اکونامی، سلیپر اور جنرل کلیئرنگ۔
ریلوے مسافروں سے گزارش ہے کہ کسی بھی معلومات کے لئے اتر ریلوے کو ہیلپ لائن نمبر-139 پر رابطہ کریں یا ریلوے کی ویب سائٹ NTES/https://enquiry.indianrail.gov.in اپ ڈیٹ کریں
اتر ریلوے
آپ کی سہولت - ہمارا مشن
ممبئی لائن نمبر-139 پر رابطہ کریں یا ریلوے کی ویب سائٹ www.ar.indianrailways.gov.in پر ممبئی
صدر فون کی خدمت میں ممکن کے ساتھ
03720328

پوروتر ریلوے
کھلائی - ٹینڈر نوٹس:
No.:ETender-GSU-TRD-L09-25-26
Dated : 10-03-2026
واسطے وصول کرنے مجموعہ بندی جات جانب سینئر ڈویژنل الیکٹریکل انجینئر/ اسٹیشن ورکشاپ، جمال شرقی ریلوے، وارانسی کے ذریعہ درج ذیل کام کیلئے "کھلائی" ٹینڈر طلب کرتے ہیں۔
نمبر ٹی: 01 کام کا نام: جمال شرقی ریلوے کے وارانسی ڈویژن میں بیلنگ۔ لوڈ اور ڈیمن میں LC 7C پر آرام دہ کی تعمیر کی سہولت کے لئے ٹھیکہ بنانے کے تحت میں 25 کے لئے الیکٹری کلیشن ورکس ٹینڈر ریفرنس نمبر: ETender-GSU-TRD-L09-25-26.
کام کی مجموعی لاگت: 17,99,651.77/- ضمانت رقم (روپیہ): 36,000/- ٹینڈر فارم کی قیمت: معلز ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ وقت: 02.04.2026 upto 14:45 Hrs. کام پر آرکنے کی مدت: 06 ماہ۔
کھلا ٹینڈر بتاریخ 02.04.2026 کو 14:45 بجے تک شن کئے گئے۔
پوری تفصیلات جاننے کیلئے ٹینڈر کو پڑھنے کیلئے براہ کرم انڈین ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر دیکھیں۔
سینئر ڈویژنل الیکٹریکل انجینئر/ اسٹیشن ورکشاپ
CPRO/Electric-298 وارانسی
ترنوں میں اشتہار مادہ کے کر صفر نہ کر

اودھ نامہ

مہذب سماج کے سامنے ایک مشکل سوال

گزشتہ چند برسوں سے ہمارا سماج اور اسکی ہم آہنگی ایک بحرانی دور سے گذر رہے ہیں، جہاں ایک طبقہ کے اندر مسلسل یہ احساس گھر کرتا جارہا رہا ہے کہ اس کے ساتھ انصاف کے راستے بند کئے جارہے ہیں۔ کچھ ریاستوں میں تو کھلم کھلا ایک طبقہ کے خلاف نعرے بازیاں کی جاتی ہیں کبھی پوسٹر لگائے جاتے ہیں کبھی دیوار پر لکھ دیا جاتا ہے، کبھی کوئی آنے والی عید کے موقع پر خون کی ہولی کھیلنے کی دھمکی دے کر بھی محفوظ رہتا ہے، اور اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی۔ گئو رکشک گائے کی رکشا کے نام پر جسے چاہے ذلیل کریں، ماریں پیٹیں یا جان ہی سے ماردیں، انھیں کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ کوئی نو کنے والا نہیں ہے۔ اسی چلن میں ایک ضافہ اور ہوا کہ اگر کسی طرح کا جرم ایک خاص فرقہ کے کسی فرد نے کیا ہے تو فوراً سے پیشتر اس کے گھر کو بلڈوزر کر دیا جاتا ہے، یہ سوچے بغیر کہ جس گھر کو بلڈوزر کیا جا رہا ہے وہ گھر اس کا ہے بھی یا نہیں۔ (یہ الگ بات ہے کہ اگر وہ گھر کا مالک بھی ہو تو بھی کسی کا گھر نہیں گرایا جا سکتا) بار بار عدالت کی سختی کے باوجود یہ کارروائیاں جاری ہیں اور کورٹ بھی صرف تبصرے پر ہی اکتفا کر لیتا ہے کبھی ان لوگوں کو کٹگھرے میں کھڑا نہیں کرتا، کبھی ان پر تو بین عدالت کا مقدمہ نہیں چلایا جاتا جو عدالت کی اجازت کے بغیر سزا دہ جزا کا معاملہ اپنے ہاتھوں میں لئے ہیں۔ حال ہی میں دہلی کے علاقے اتم نگر میں پیش آنے والا واقعہ ایک بار پھر ہمیں اس سوال کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے کہ آخر اس ملک میں انصاف کا راستہ کہاں سے گزرتا ہے۔ ایک طرف ایک انسانی جان کے جانے کا دردناک سانحہ ہے، اور دوسری طرف اس سانحہ کے بعد ہونے والی ایسی کارروائیاں ہیں جنہوں نے انصاف کے مفہوم کو ایک عجیب سوالیہ نشان میں بدل دیا ہے۔

دو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد کے درمیان جھگڑا ہونا ہمارے معاشرے میں عام سی بات ہے لیکن اسے فرقہ وارانہ رنگ دے دینا دوسری بات ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ بعض اوقات یہ معاملات سنگین شکل بھی اختیار کر لیتے ہیں۔ اس واقعے میں بھی معاملہ بڑھتے بڑھتے ایک ایسی حد تک پہنچ گیا جہاں ایک شخص کی جان چلی گئی۔ کسی بھی مہذب معاشرے میں انسانی جان کا ضیاع سب سے بڑا جرم سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے اس سانحے کی مذمت میں کوئی دوسرا پہلو ہو ہی نہیں سکتیں۔ مگر اس واقعے کے بعد جو منظر سامنے آیا وہ شاید اس سانحے سے کم حیران کن نہیں تھا۔ خبر آئی کہ اس جھگڑے میں مبینہ طور پر ملوث ایک فرقے کے شخص کے گھر کو بلڈوزر کے ذریعے مسمار کر دیا گیا۔ اب یہیں پر یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا عدالت نے یہ حکم دیا تھا۔ کیا کسی جج نے یہ فیصلہ سنایا تھا کہ اس گھر کو گرا دیا جائے یا پھر یہ فیصلہ کہیں اور سے صادر ہوا تھا۔ جہاں سے یہ فیصلہ صادر ہوا تھا کیا اس ہستی کو یا اس ادارے کو کسی بھی مجرم یا ملزم کو سزا دینے کا اختیار ہے۔ یہ سوال اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ ہندوستان ایک آئینی جمہوریت ہے۔ یہاں جرم ثابت کرنے کا اختیار عدالت کے پاس ہے۔ یہاں ملزم اور مجرم کے درمیان ایک واضح فرق رکھا جاتا ہے۔ جب تک عدالت کسی شخص کو قصوروار قرار نہ دے، وہ قانون کی نظر میں بے گناہ سمجھا جاتا ہے۔ یعنی ایک ملزم کے ساتھ مجرم کا سلوک نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وہ اصول ہے جسے قانون کی زبان میں انصاف کا بنیادی قاعدہ کہا جاتا ہے۔ لیکن گزشتہ کچھ برسوں میں ایک نیا منظر نامہ ابھرتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ اب عدالتوں کے فیصلوں سے پہلے ہی بعض جگہوں پر بلڈوزر حرکت میں آجاتے ہیں۔ ایسا محسوس ہونے لگا ہے جیسے انصاف کی نئی علامت ترازو نہیں بلکہ بلڈوزر بن گئی ہو۔ کبھی کبھی یوں لگتا ہے کہ عدالتیں ابھی مقدمے کی فائل کھول ہی رہی ہوتی ہیں اور ادھر بلڈوزر اپنا فیصلہ سنا چکا ہوتا ہے۔ ایک طرف آئین کی کتاب ہے جس میں انصاف کے اصول درج ہیں، اور دوسری طرف بلڈوزر کی گرج ہے جو شاید یہ سمجھتا ہے کہ انصاف کی رفتار کو تیز کرنے کا یہی بہترین طریقہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قتل ایک سنگین جرم ہے اور اس کی سزا بھی سنگین ہونی چاہیے۔ مگر سوال یہ ہے کہ سزا دینے کا اختیار کس کے پاس ہے کیا یہ اختیار عدالت کے پاس ہے یا پھر بلڈوزر کے پاس۔ یہ صورت حال صرف ایک قانونی مسئلہ نہیں بلکہ ایک اخلاقی مسئلہ بھی ہے۔ کیونکہ جب قانون کی عملداری سے توازن باقی نہ رہے تو معاشرے میں بے چینی پیدا ہونے لگتی ہے۔ لوگ یہ سوچنے لگتے ہیں کہ شاید قانون سب کے لیے برابر نہیں رہا۔

ہندوستان جیسے متنوع معاشرے میں صدیوں سے مختلف مذاہب کے لوگ ایک ساتھ رہتے آئے ہیں۔ اختلافات بھی ہوئے ہیں، تنازعات بھی ہوئے ہیں، مگر ایک چیز ہمیشہ اس معاشرے کو جوڑے رکھتی تھی اور وہ تھی قانون کی بالادستی پر یقین۔ جب لوگ یہ محسوس کرنے لگیں کہ قانون کی رفتار اور اس کا رخ حالات کے مطابق بدل جاتا ہے تو یہ یقین کمزور ہونے لگتا ہے۔ اور جب یقین کمزور ہو جائے تو معاشرتی ہم آہنگی بھی متاثر ہونے لگتی ہے۔

اتم نگر کا واقعہ ہمیں یہی سبق دیتا ہے کہ انصاف کے راستے کو مختصر کرنے کی کوششیں کبھی کبھی انصاف کے مفہوم کو ہی کمزور کر دیتی ہیں۔ عدالت کا راستہ شاید طویل ہو، اس میں وقت بھی لگتا ہو مگر یہی راستہ ایک جمہوری معاشرے کو انصاف کی منزل تک پہنچاتا ہے۔ ہم دنیا کو جمہوریت کا درس دیتے ہیں، آئین کی عظمت کا ذکر کرتے ہیں اور قانون کی بالادستی پر فخر کرتے ہیں۔ مگر کبھی کبھی اپنے ہی ملک میں ایسے مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں جو ان دعووں کو ایک مشکل سوال میں بدل دیتے ہیں۔☆☆☆

یوگا انسدادی صحت کی نگہداشت کے شعبے کا مشعل راہ

پرتاپ راؤ جادھو

گزشتہ ایک دہائی کے دوران یوگا کو محض تندرستی کے روایتی طریقے کے طور پر تسلیم کیا گیا تھا اور سال 2025 تا 2029 کے لیے اسے دوبارہ میڈ مداری سونپی گئی ہے جس سے یوگا سے متعلق تحقیق میں ہندوستان کی عالمی قیادت مزید مضبوط ہوئی ہے۔ یہ شناخت اس ادارے کے بڑھتے ہوئے کردار کی عکاسی کرتی ہے جو قیمت متعدی امراض کے لیے شواہد پر مبنی یوگا کے طریقہ علاج کو فروغ دینے میں نمایاں خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس کوشش میں اہم شراکت دار اداروں میں وزارت آیوش، آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، دہلی، لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج، مرکزی کونسل برائے تحقیق طب یونانی، اور انسٹی ٹیوٹ آف نیوکلیئر میڈیسن اینڈ الائیڈ سائنسز، دہلی شامل ہیں۔ یہ تمام ادارے ایک ساتھ مل کر یوگا کو صحت عامہ کے فروغ اور غیر متعدی امراض کے تدارک کے مؤثر حل کے طور پر آگے بڑھانے کے لیے کام کر رہے ہیں۔

ان باہمی عمل میل کی کوششوں کے ذریعے یہ مرکز یوگا پر مبنی معالجاتی طریقوں کے لیے تکنیکی رہنما اصول تیار کر رہا ہے اور غیر متعدی امراض جیسے ذیابیطس، موٹاپا اور ذہنی دباؤ سے متعلق عوارض کے علاج میں یوگا کے کردار پر تحقیق کو آگے بڑھا رہا ہے۔ عالمی ادارے ان کاوشوں میں بھی شراکت کر رہے ہیں، جن سے یوگا کی سائنسی بنیادیں مزید مضبوط ہو رہی ہیں اور یہ ثابت ہو رہا ہے کہ یوگا انسدادی صحت کی نگہداشت کے لیے وسیع پیمانے پر قابل عمل، کفایتی اور سائنسی شواہد سے تقویت یافتہ مؤثر حل بن سکتا ہے۔

یوگا کی سائنسی بنیادوں کو مزید مضبوط بنانے کے لیے، ادارہ حاتی سطح پر مرار جی دیسائی انسٹیٹیوٹ آف یوگا مسلسل کام کر رہا ہے۔ فزیولوجی، بایوکیمسٹری، بایوبیکینکس اور نفسیات کی تحقیقاتی تجربہ گاہوں کے توسط سے یہ ادارہ یوگا کے نفسیاتی و جسمانی اور حیاتی کیمیائی اثرات، بڑھتی عمر میں اس کے کردار اور طرز زندگی سے متعلقہ بیماریوں پر اس کے اثرات کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ تمام کوششیں اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ ہندوستان روایتی علم کو جدید سائنسی تحقیق اور توثیق سے ہم آہنگ کرنے کے لیے پابند عہد ہے۔

ڈیجیٹل پلیٹ فارموں سے یوگا کی رسائی کو مزید وسیع ہوگئی ہے اور سائنسی شواہد پر مبنی طریقوں کو براہ راست لوگوں کی روزمرہ زندگی کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ ایم۔ یوگا موبائل ایپلی کیشن اور وائی۔ بریک پروگرام جیسے اقدامات اس بات کی مثال ہیں کہ یوگا کو اس کی اصل روح اور معالجاتی اہمیت برقرار رکھتے ہوئے بڑے پیمانے پر لوگوں تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ عالمی ادارۂ صحت کے اشتراک سے تیار کردہ ایم۔ یوگا پلیٹ فارم کو اب تک ایک لاکھ دس ہزار سے زیادہ مرتبہ ڈاؤن لوڈ کیا جا چکا ہے، جو آسان اور قابل رسائی ڈیجیٹل صحت بخش ذرائع میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کی عکاسی کرتا ہے۔

اسی طرح دفتری اوقات کے یوگا پروگرام وائی۔ بریک یعنی کام کے اوقات کے دوران پانچ سے دس منٹ کا مختصر یوگا کے وقفے میں اب تک 33 لاکھ سے زائد سرکاری ملازمین فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

ان اقدامات سے حاصل ہونے والے تحقیقی نتائج اور شرکت سے متعلق تجربیاتی اعداد و شمار نہایت حوصلہ افزا ہیں۔ روایتا یوگا کو جدید طبی نظام کا حصہ بنانے کے لیے نہایت ضروری ہیں۔ ان اقدامات کے ذریعے نہ صرف یوگا کو صحت کے میدان میں مؤثر انداز میں شامل کیا جا سکتا ہے بلکہ واضح اور قابل پیمائش صحت بخش نتائج بھی حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

یہ پیش رفت یوگا کے بارے میں عالمی نقطہ نظر میں نمایاں تبدیلی کی عکاسی کرتی ہیں۔ اب اسے صرف ذاتی صحت و تندرستی کی ورزش کے طور پر نہیں دیکھا جا رہا بلکہ متعدی امراض کے سب سے بڑے معرعہ جات میں شامل ہے۔ اعصابی سائنس ابھی تک اربوں نیورونز اور ان کے کھربوں باہمی روابط کی مکمل تفہیم سے قاصر ہے۔ جب تک یہ رازِ مکمل طور پر منکشف نہیں ہوتا، انسانی شعور، عقیدے اور ایمان کے بارے میں مکمل فہم کے دعوے قبل از وقت ہی رہیں گے۔

اسی غیر یقینی خلاء میں، جہاں تک سائنسی تحقیق ابھی پہنچی ہی نہیں اور انسانی عاجزی کے ساتھ اپنی حدود تسلیم کرتی ہے۔ یہیں نہ صرف باقی رہتا ہے بلکہ انسان کی روحانی، شفاء اور حوصلے کا ذریعہ بنتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے گویا خود پیرو کی انسان کو کمزور نہیں کرتی بلکہ سہارا دیتی ہے۔ صدیوں میں نظام قدرت (nature) نیمر پلٹ جاتا ہے لیکن تجربے سے عالم انسان ابھی گزری نہیں یا تھی طور پر سمجھیں کی ہے۔

مزار جی دیسائی انسٹی ٹیوٹ آف یوگا (ایم ڈی این آئی وائی) کو روایتی طب (یوگا) کے لیے عالمی ادارۂ صحت کا رابطہ مرکز کے طور پر نامزد کیا گیا تھا اور سال 2025 تا 2029 کے لیے اسے دوبارہ میڈ مداری سونپی گئی ہے جس سے یوگا سے متعلق تحقیق میں ہندوستان کی عالمی قیادت مزید مضبوط ہوئی ہے۔ یہ شناخت اس ادارے کے بڑھتے ہوئے کردار کی عکاسی کرتی ہے جو قیمت متعدی امراض کے لیے شواہد پر مبنی یوگا کے طریقہ علاج کو فروغ دینے میں نمایاں خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس کوشش میں اہم شراکت دار اداروں میں وزارت آیوش، آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، دہلی، لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج، مرکزی کونسل برائے تحقیق طب یونانی، اور انسٹی ٹیوٹ آف نیوکلیئر میڈیسن اینڈ الائیڈ سائنسز، دہلی شامل ہیں۔ یہ تمام ادارے ایک ساتھ مل کر یوگا کو صحت عامہ کے فروغ اور غیر متعدی امراض کے تدارک کے مؤثر حل کے طور پر آگے بڑھانے کی روزمرہ زندگی کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔

شرکت سے متعلق تجربیاتی اعداد و شمار نہایت حوصلہ افزا ہیں۔ یوگا کو جدید طبی نظام کا حصہ بنانے کے لیے نہایت ضروری ہیں۔ ان اقدامات کے ذریعے نہ صرف یوگا کو صحت کے میدان میں مؤثر انداز میں شامل کیا جا سکتا ہے بلکہ واضح اور قابل پیمائش صحت بخش نتائج بھی حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

ماہرین نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ مضبوط اور معیاری تحقیق مختلف شعبوں کے درمیان تال میل اور موثر ڈیجیٹل روابط یوگا کو جدید طبی نظام کا حصہ بنانے کے لیے نہایت ضروری ہیں۔ ان اقدامات کے ذریعے نہ صرف یوگا کو صحت کے میدان میں مؤثر انداز میں شامل کیا جا سکتا ہے بلکہ واضح اور قابل پیمائش صحت بخش نتائج بھی حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

جسمانی فوائد میں گردن، کندھوں اور کمر کے نچلے حصے کے درد میں کمی، سانس کی مشقوں کے ذریعے نظام تنفس کی کارکردگی میں بہتری اور مجموعی توانائی میں اضافہ کے فائدے شامل ہیں۔ یہ نتائج آج کے ایسے دفتری ماحول میں خاص طور پر اہم ہیں جہاں طویل وقت تک بیٹھ کر کام کرنے اور اسکرین کے مسلسل استعمال کا رجحان بڑھ گیا ہے۔ اسی طرح وائی بریک پروگرام سے غیر حاضری کی شرح میں کمی، ملازمین کے حوصلے میں بہتری اور ملازمت و ذاتی زندگی کے درمیان بہتر توازن قائم کرنے میں بھی مدد ملی ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ یوگا نہ صرف فرد بلکہ اداروں کی مجموعی بہبود کو بھی مضبوط بنانے کی بڑی صلاحیت رکھتا ہے۔

نیچر پیتھی کی قومی کانفرنس 2026 کے دوران بھی سائنسی ڈیجیٹل انسٹی ٹیوٹ آف یوگا اور مرکزی کونسل برائے تحقیق یوگا و نیچر پیتھی کے مشترکہ اہتمام میں منعقد ہوئی تھی۔ ماہرین نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ مضبوط اور معیاری تحقیق مختلف شعبوں کے درمیان تال میل اور موثر ڈیجیٹل روابط یوگا کو جدید طبی نظام کا حصہ بنانے کے لیے نہایت ضروری ہیں۔ ان اقدامات کے ذریعے نہ صرف یوگا کو صحت کے میدان میں مؤثر انداز میں شامل کیا جا سکتا ہے بلکہ واضح اور قابل پیمائش صحت بخش نتائج بھی حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

یوگا کو روزمرہ زندگی کا حصہ بنا کر ہم نہ صرف اپنی انفرادی صحت کو مضبوط بناتے ہیں بلکہ اجتماعی فلاح و بہبود، دوبارہ حاتی کارکردگی اور معاشرتی ہم آہنگی کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ آج تحقیق، ٹیکنالوجی اور بین الاقوامی تعاون کے ذریعے ہندوستان ایک اہم اور فیصلہ کن قدم آگے بڑھا رہا ہے جو پی یعنی یوگا کی صدیوں پرانی حکمت کو سائنسی طور پر ثابت شدہ اور سب کے لیے قابل رسائی طریقے میں تبدیل کر رہا ہے، تاکہ عالمی سطح پر صحت، توازن اور تندرستی کو فروغ دیا جا سکے۔

(مصنف مرکزی وزیر مملکت (آزاد انہ چارج) برائے آیوش اور مرکزی وزیر مملکت برائے صحت و خاندانی بہبود ہیں)

بلڈوزر کا انصاف اور آئین کی خاموشی

مولانا قاری اسحاق گورا

دہلی کے علاقے اتم نگر میں پیش آنے والا حالیہ واقعہ ایک بار پھر ہمیں اس سوال کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے کہ آخر اس ملک میں انصاف کا راستہ کہاں سے گزرتا ہے؟ ایک طرف ایک انسانی جان کے ضیاع کا دردناک سانحہ ہے، اور دوسری طرف اس سانحے کے بعد ہونے والی ایسی کارروائیاں ہیں جنہوں نے انصاف کے مفہوم کو ایک عجیب سوالیہ نشان میں بدل دیا ہے۔

اطلاعات کے مطابق دو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد کے درمیان جھگڑا ہوا۔ ایسے جھگڑے معاشرے میں کبھی کبھی ہو جاتے ہیں، اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض اوقات وہ سنگین شکل بھی اختیار کر لیتے ہیں۔ اس واقعے میں بھی معاملہ بڑھتے بڑھتے ایک ایسی حد تک پہنچ گیا جہاں ایک شخص کی جان چلی گئی۔ کسی بھی مہذب معاشرے میں انسانی جان کا ضیاع سب سے بڑا جرم سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے اس سانحے کی مذمت میں کوئی دوسرا پہلو ہو ہی نہیں سکتیں۔ مگر اس واقعے کے بعد جو منظر سامنے آیا وہ شاید اس سانحے سے کم حیران کن نہیں تھا۔ خبر آئی کہ اس جھگڑے میں مبینہ طور پر ملوث ایک فرقے کے شخص کے گھر کو بلڈوزر کے ذریعے مسمار کر دیا گیا۔ اب یہیں پر یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا عدالت نے یہ حکم دیا تھا۔ کیا کسی جج نے یہ فیصلہ سنایا تھا کہ اس گھر کو گرا دیا جائے یا پھر یہ فیصلہ کہیں اور سے صادر ہوا تھا۔ جہاں سے یہ فیصلہ صادر ہوا تھا کیا اس ہستی کو یا اس ادارے کو کسی بھی مجرم یا ملزم کو سزا دینے کا اختیار ہے۔ یہ سوال اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ ہندوستان ایک آئینی جمہوریت ہے۔ یہاں جرم ثابت کرنے کا اختیار عدالت کے پاس ہے۔ یہاں ملزم اور مجرم کے درمیان ایک واضح فرق رکھا جاتا ہے۔ جب تک عدالت کسی شخص کو قصوروار قرار نہ دے، وہ قانون کی نظر میں بے گناہ سمجھا جاتا ہے۔ یعنی ایک ملزم کے ساتھ مجرم کا سلوک نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وہ اصول ہے جسے قانون کی زبان میں انصاف کا بنیادی قاعدہ کہا جاتا ہے۔ لیکن گزشتہ کچھ برسوں میں ایک نیا منظر نامہ ابھرتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ اب عدالتوں کے فیصلوں سے پہلے ہی بعض جگہوں پر بلڈوزر حرکت میں آجاتے ہیں۔ ایسا محسوس ہونے لگا ہے جیسے انصاف کی نئی علامت ترازو نہیں بلکہ بلڈوزر بن گئی ہو۔ کبھی کبھی یوں لگتا ہے کہ عدالتیں ابھی مقدمے کی فائل کھول ہی رہی ہوتی ہیں اور ادھر بلڈوزر اپنا فیصلہ سنا چکا ہوتا ہے۔ ایک طرف آئین کی کتاب ہے جس میں انصاف کے اصول درج ہیں، اور دوسری طرف بلڈوزر کی گرج ہے جو شاید یہ سمجھتا ہے کہ انصاف کی رفتار کو تیز کرنے کا یہی بہترین طریقہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قتل ایک سنگین جرم ہے اور اس کی سزا بھی سنگین ہونی چاہیے۔ مگر سوال یہ ہے کہ سزا دینے کا اختیار کس کے پاس ہے کیا یہ اختیار عدالت کے پاس ہے یا پھر بلڈوزر کے پاس۔ یہ صورت حال صرف ایک قانونی مسئلہ نہیں بلکہ ایک اخلاقی مسئلہ بھی ہے۔ کیونکہ جب قانون کی عملداری سے توازن باقی نہ رہے تو معاشرے میں بے چینی پیدا ہونے لگتی ہے۔ لوگ یہ سوچنے لگتے ہیں کہ شاید قانون سب کے لیے برابر نہیں رہا۔

ہندوستان جیسے متنوع معاشرے میں صدیوں سے مختلف مذاہب کے لوگ ایک ساتھ رہتے آئے ہیں۔ اختلافات بھی ہوئے ہیں، تنازعات بھی ہوئے ہیں، مگر ایک چیز ہمیشہ اس معاشرے کو جوڑے رکھتی تھی اور وہ تھی قانون کی بالادستی پر یقین۔ جب لوگ یہ محسوس کرنے لگیں کہ قانون کی رفتار اور اس کا رخ حالات کے مطابق بدل جاتا ہے تو یہ یقین کمزور ہونے لگتا ہے۔ اور جب یقین کمزور ہو جائے تو معاشرتی ہم آہنگی بھی متاثر ہونے لگتی ہے۔ اتم نگر کا واقعہ ہمیں یہی سبق دیتا ہے کہ انصاف کے راستے کو مختصر کرنے کی کوششیں کبھی کبھی انصاف کے مفہوم کو ہی کمزور کر دیتی ہیں۔ عدالت کا راستہ شاید طویل ہو، اس میں وقت بھی لگتا ہو، مگر یہی راستہ ایک جمہوری معاشرے کو انصاف کی منزل تک پہنچاتا ہے۔ ہم دنیا کو جمہوریت کا درس دیتے ہیں، آئین کی عظمت کا ذکر کرتے ہیں اور قانون کی بالادستی پر فخر کرتے ہیں۔ مگر کبھی کبھی اپنے ہی ملک میں ایسے مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں جو ان دعووں کو ایک مشکل سوال میں بدل دیتے ہیں۔☆☆☆

سائنسی مباحث اور ایمان کی معنویت

نجم الدین احمد فاروقی

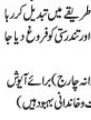

خدا کے وجود پر سائنسی شواہد کے حوالے سے جاری طویل مباحثے خالص عقلی سطح پر دیکھیں تو شاید کسی قطعی نتیجے تک نہیں پہنچتے تاہم ایسے مباحث صرف ان کے منطقی انجام کے بنا پر بنا وجہ نہیں رکھتے جاتے بلکہ یہاں اصل اہمیت ان سماجی، نفسیاتی اور روحانی اثرات میں پوشیدہ ہوتی ہے جو وہ معاشرے میں جنم لیتی ہیں۔

اسی تناظر میں ایک اسلامی عالم اور خود کو منکر خدا کہنے والے مشہور دانشور کے درمیان ہونے والا ایک مباحثہ خاص اہمیت اختیار کر گیا۔ دلچسپ امر یہ تھا کہ آج کے غیر سیکولر ماحول میں یہ بحث اپنی نوعیت کے اعتبار سے سیکولر تھی۔ یہ مباحثہ براہ راست تذکیہ کیا اور حضرت یوسف بن یوسف پر لاکھوں ناظرین نے اسے دیکھا، جتنی کہ یہ سب سے زیادہ دیکھے جانے والے پروگراموں میں شامل ہو گیا۔ اگرچہ بعض ناقدین کے نزدیک یہ دو گھنٹے کی طویل بحث ایک لاحاصل مشق تھی، خاص طور پر ایسے سامعین جن کے نزدیک، پیش کئے گئے دلائل مانوس تھے۔ مگر اس کے باوجود یہ ایک پراثر اور دلچسپ عوامی مظہر بن کر ابھری۔

اس مباحثے میں شریک اسلامی عالم، جو اس سے قبل معروف نہ تھے، تیاری کے ساتھ اور اپنے ایمان و اخلاص کے جذبے سے سرشار نظر آئے۔ ان کا مقصد محض عقیدے کا دفاع کرنا نہیں معلوم ہوتا تھا بلکہ سامعین کے دلوں میں ایمان کی شمع روشن کرنا بھی تھا۔ مباحثے کے بعد کے اثرات قابل توجہ تھے۔ عالم دین ایک معروف عوامی شخصیت بن گئے اور میڈیا کی توجہ کا مرکز بھی اور مسلم عوام میں مقبولیت حاصل کی، جبکہ ان کے مدمقابل، صاحب عقل و دانش شہرت یافتہ اپنے مقام پر رہے جس میں کوئی اضافہ نہ کر سکے۔

تنقیدی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو جو شخص کسی مذہب یا ایمان کا قائل نہ ہو، اسے بے اعتقادی کی تبلیغ کی خاص ضرورت نہیں ہوتی، الا یہ کہ اس کا مقصد نوجوان نسل میں سائنسی مزاج کو فروغ دینا ہو۔ اکثر یہ رجحان مادی ترقی اور جدید دنیا میں کامیابی کی خواہش سے متاثر ہوتا ہے۔ اس خواہش میں کوئی قباحت بھی نہیں۔ مادی کامیابی حاصل کرنے کی آرزو جائز ہی ہے اور رائسان شمول مسلمان کا حق بھی۔

لیکن انسانی زندگی کو محض مادی کامیابی تک محدود نہیں کیا جا سکتا۔ خدا کے وجود پر ایمان اس مقام پر تاگزیر ہو جاتا ہے جہاں منطق، عقل اور سائنسی توضیحات اپنی حدود کو پہنچ جاتی ہیں۔ تقریباً آٹھ ارب انسانوں پر مشتمل اس دنیا میں دو لوگ خود خدا کے وجود کو تسلیم نہیں کرتے قلیل اقلیت ہیں۔ اگر ایمان کی پیاس یا خدا سے محبت کی گہرائی کو ماپنا ممکن نہیں، لیکن یہ حقیقت عیاں ہے کہ اکثریت دنیاوی جدوجہد کے باوجود دل ہی دل میں خدائی مدد کی طلبگار رہتی ہے۔ دو لوگ جو صرف روحانی تسکین اور بہتر آخرت کی امید میں خدا سے محبت کرتے ہیں ایسے لوگ ہر زمانے کی عطا ہوتے ہیں۔ مگر ان کی موجودگی اس حقیقت کو نمایاں کرتی ہے کہ ایمان کا تعلق صرف اور صرف صحیح دنیا نہیں۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ خدا پر ایمان صرف مذہبی طبقوں تک محدود نہیں۔ متعدد سائنس دان، اور بالخصوص طبی شعبے سے وابستہ افراد، جدید اور ظاہر اور ادویات کے علاوہ مریضوں کو صحت یابی کے لیے دعا کی تلقین کرتے ہیں۔ یہ اس بات کا غیر اعلانیہ اعتراف ہے کہ شفا کا عمل محض مشینی نہیں بلکہ انسانی جذبات اور نفسیات بھی اس میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

عمومی طور پر مذہبی افراد جذباتی اور نفسیاتی طور پر زیادہ مضبوط نظر آتے ہیں۔ وہ ذہنی دباؤ کا شکار کم اور زیادہ مستقم زندگی گزارتے ہیں اور نامساعد حالات میں بھی بہتر طور پر خود کو سنبھال لیتے ہیں، چاہے مسائل عمر و دی کیوں نہ ہوں۔ اعتماد و شار کے مطابق ان میں خوشی اور شدید ذہنی انتشار کی شرح نسبتاً کم پائی جاتی ہے، جبکہ عام طور پے کم از کم اپنی ذات کی حد تک قلبی سکون زیادہ محسوس رہتا ہے اور وہ شب بیداری کی شکایات سے بھی نشاں ہوتے ہیں۔

جدید طبی سائنس بھی اپنی حدود کو تسلیم کرتی ہے۔ حیرت انگیز ترقی اور تحقیق کے باوجود انسانی دماغ آج بھی سائنسی تحقیق کے سب سے بڑے معرعہ جات میں شامل ہے۔ اعصابی سائنس ابھی تک اربوں نیورونز اور ان کے کھربوں باہمی روابط کی مکمل تفہیم سے قاصر ہے۔ جب تک یہ راز مکمل طور پر منکشف نہیں ہوتا، انسانی شعور، عقیدے اور ایمان کے بارے میں مکمل فہم کے دعوے قبل از وقت ہی رہیں گے۔

اسی غیر یقینی خلاء میں، جہاں تک سائنسی تحقیق ابھی پہنچی ہی نہیں اور دانائی عاجزی کے ساتھ اپنی حدود تسلیم کرتی ہے۔ یہیں نہ صرف باقی رہتا ہے بلکہ انسان کی روحانی، شفاء اور حوصلے کا ذریعہ بنتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے گویا خود پیرو کی انسان کو کمزور نہیں کرتی بلکہ سہارا دیتی ہے۔ صدیوں میں نظام قدرت (nature) نیمر پلٹ جاتا ہے لیکن تجربے سے عالم انسان ابھی تک یہ تھی طور پر سمجھیں کی ہے۔

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تدریس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

Ishaqgira@gmail.com

یومِ قدس: ظلم کے ایوانوں کے خلاف مزاحمت کی عالمی صدا

مولانا سید علی ہاشم عابدی

تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ جب بھی ظلم نے اپنے پنجے پھیلائے اور باطل نے حق کو دبانے کی کوشش کی، تو مردانِ حق نے قیام کیا، آواز اٹھائی اور ظالم کے سامنے ڈٹ کر کھڑے ہو گئے۔ یہی وہ روح ہے جو ہمیں نفسِ رسولؐ، فاتحِ خیبر امیر المومنین امام علی بن ابی طالب علیہ السلام کی وصیت میں نظر آتی ہے۔

آپؑ نے اپنے فرزند امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام سے فرمایا: قولا بالحق، واعملا لاجر وکونا للظالم خصما وللمظلوم عونا"

یعنی حق بولو خدا کے اجر کی خاطر عمل کرو، ظالم کے دشمن اور مظلوم کے مددگار بنو۔

یہ الفاظ صرف نصیحت نہیں بلکہ ایک انقلابی منشور ہیں؛ ایک ایسا منشور جو ہر دور کے مظلوموں کو حوصلہ دیتا ہے اور ہر ظالم کے ایوانِ اقتدار کو لرزا دیتا ہے۔

قولا بالحق حق کی صدا جو کبھی خاموش نہ ہو

اسلام کی پہلی صدا ہی حق کی صدا ہے۔ حق کہنا، حق پر ڈٹ جانا اور حق کی گواہی دینا مؤمن کی پہچان ہے۔

جب ظلم کے سائے گہرے ہوئے تو تاریخ نے دیکھا کہ مردانِ خدا نے زبانِ حق کو خاموش نہیں ہونے دیا۔

وفادار اصحاب جیسے جناب سلمان فارسی، جناب ابوذر غفاری، جناب مقداد بن اسود، جناب عمار بن یاسر، جناب میثم تمار اور جناب حجر بن عدی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے تخت و تاج کے سامنے بھی حق کا پرچم بلند رکھا۔

ان کی زندگیاں اعلان کرتی ہیں کہ حق کی آواز دبائی جا سکتی ہے مگر ختم نہیں کی جا سکتی۔

واعملا لاجر عمل جو خالصتاً خدا کے لئے ہو

قرآن نے انسان کی زندگی کا مقصد واضح کیا ہے کہ اللہ کی رضا اور اس کے دین کی سربلندی۔

اسی لئے انبیاء اور اولیاء پیغمبر اسلام نے دنیا کے سامنے ثابت کیا کہ جو کام خدا کے لئے ہو وہی تاریخ بدل دیتا ہے۔

اسی راہ کے مجاہدِ اعظم تھے رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے بعد علم و عدالت کا معیار و میزان رام علی بن ابی طالب علیہ السلام۔

بفتویٰ المصطفیٰ حضرت فاطمہ زہرا

سلام اللہ علیہا نے خطبۂ فدک میں فرمایا کہ امیر المومنین امام علی علیہ السلام "مجتہدا فی امر اللہ" ہیں۔ یعنی وہ شخصیت جو ہر لمحہ خدا کے دین کے لئے کوشاں رہی۔

وکونا للظالم خصما ظلم کے ایوانوں کے خلاف قیام

اسلام صرف عبادت کا حکم نہیں دیتا بلکہ مقاومت و مزاحمت کا بھی حکم دیتا ہے۔

ظلم جہاں بھی ہو۔ چاہے تخت پر ہو یا تلوار کے سائے میں۔ اسلام اس کے خلاف کھڑے ہونے کا حکم دیتا ہے۔

آج بھی دنیا میں ظلم کے بڑے بڑے قلعے قائم ہیں۔ سامراجی طاقتیں کمزور قوموں کو روندرہی ہیں، سرزمینیں چھینی جا رہی ہیں اور انسانیت کی آواز دبانے کی کوشش ہو رہی ہے۔

لیکن تاریخ بتاتی ہے کہ ظلم کی ہر سلطنت ایک دن مٹ جاتی ہے۔ ظالم تاریخ کے قبرستان میں گمنام ہو جاتا ہے اور شہیدِ آفاق پر چھا جاتا ہے۔

ولمظلوم عونا مظلوم کا ہاتھ تھامو

اسلام کے نزدیک مظلوم کی حمایت ایک مقدس فریضہ ہے۔ مظلوم چاہے کسی بھی قوم، مذہب یا نسل سے تعلق رکھتا ہو، اس کی مدد کرنا انسانیت کا تقاضہ ہے۔

یہی وہ پیغام ہے جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عملی طور پر ثابت کیا جب انہوں نے مظلوموں کی حمایت کے لئے مکہ میں حلف الفضول میں شرکت کی۔

دور حاضر میں اسی فکر کو زندہ کرنے کے لئے اسلامی جمہوریہ ایران کے بانی، اسلامی انقلاب کے رہبر کبیر حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید روح اللہ موسوی امام خمینی قدس سرہ نے ماہ رمضان کے آخری جمعہ کو یوم قدس قرار دیا۔ یہ دن صرف ایک تاریخی اعلان نہیں بلکہ ظلم کے خلاف ایک عالمی بیداری ہے۔

بیت المقدس انبیاء کی سرزمین اور مسلمانوں کا پہلا قبلہ آج غاصب طاقتوں کے قبضے میں ہے۔ اسی قبضے نے لاکھوں فلسطینیوں کو ان کے گھروں سے بے دخل کر دیا اور ان کی سرزمین کو خون سے رنگین کر دیا۔

اس قبضے کے پیچھے کھڑی طاقتوں میں سرفہرست ہے غاصب ریاست اسرائیل جس نے ظلم اور جارحیت کو اپنی سیاست بنا رکھا ہے۔ آج غزہ کے ملبے، فلسطین کے زخم، لبنان کی مزاحمت اور شام و عراق کے حالات دنیا کو جھنجھوڑ رہے ہیں۔ یہ سب ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ ظلم ابھی زندہ ہے۔ مگر مزاحمت بھی زندہ ہے۔

یومِ قدس درس دیتا ہے کہ حق کی آواز بلند کرو، ظالم کے سامنے جھکنے سے انکار کرو، مظلوم کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔

یہ دن دراصل اسی وصیت کی عملی تصویر ہے جو امیر المؤمنین امام علی بن ابی طالب علیہ السلام نے دی تھی کہ "ظالم کے دشمن اور مظلوم کے مددگار بنو"۔

یومِ قدس محض ایک دن نہیں بلکہ ایک عہد ہے۔ یہ عہد ہے کہ دنیا کے آزاد انسان ظلم کے خلاف متحد ہو جائیں گے۔ یہ عہد ہے کہ مظلوم کی فریاد کو تنہا نہیں چھوڑا جائے گا۔

اور یہ یقین بھی ہے کہ ظلم کی رات چاہے کتنی بھی طویل ہو، صبح آزادی ضرور طلوع ہوتی ہے۔

اسی یقین کے ساتھ پوری دنیا کے حریت پسند انسان اعلان کرتے ہیں کہ یومِ قدس ظالموں کے خلاف نفرت اور مظلوموں کے ساتھ وفاداری کا دن ہے۔

سلام ہو رہبرِ کبیر انقلاب آیۃ اللہ العظمیٰ سید روح اللہ خمینی پر، جنہوں نے امتِ مسلمہ کے دلوں کو انقلاب اور مزاحمت کے نور سے روشن کیا اور یومِ قدس کے اعلان سے فلسطین کی صدا کو پوری دنیا کی صدا بنا دیا۔

سلام ہو اسلامی انقلاب کے شہید قائد آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای پر، جنہوں نے حکمت، شجاعت اور استقامت کے ساتھ استکبار عالم کے مقابلے میں حق کا پرچم بلند رکھا۔

سلام ہو قائدِ مقاومت شہید سعید علامہ سید حسن نصر اللہ پر، جنہوں نے میدانِ مزاحمت میں جرأت، ایمان اور قربانی کی ایسی داستان لکھی جس نے خاکم بلاتوں کے غرور کو خاک میں ملا دیا۔

سلام ہو ان عظیم رہنماؤں پر جنہوں نے مظلوموں کے دلوں میں امید اور ظالموں کے ایوانوں میں خوف پیدا کیا۔

سلام ہو مقاومت پر، سلام ہو آزادی پر، اور سلام ہو یومِ قدس پر!

☆☆☆

رہبرِ شہید علی خامنہ ای کا خاندان

ڈاکٹر سید محمد عسکری

تمہید

ہر عظیم شخصیت کی کامیابی میں اس کے خاندان کا اہم کردار ہوتا ہے۔ رہبرِ شہید علی خامنہ ای کا خاندان بھی علم، تقویٰ اور دینی خدمت کی ایک روشن مثال ہے۔ اس خاندان نے اسلامی اقدار، سادگی اور خدمتِ خلق کو ہمیشہ اپنی زندگی کا حصہ بنایا۔

2۔خاندانی پس منظر

رہبرِ شہید علی خامنہ ای ایک مذہبی اور علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والدِ محترم سید جاوید خامنہ ای ایک معروف عالمِ دین تھے اور اپنی سادگی، عبادت اور علمی وجسے لوگوں میں عزت رکھتے تھے۔ ان کی والدہ محترمہ خدیجہ مرادی بھی ایک بااخلاق اور دیندار خاتون تھیں جنہوں نے اپنے بچوں کی بہترین اسلامی تربیت کی۔

3۔تعلیم و تربیت

اس خاندان میں دینی تعلیم کو بہت اہمیت دی جاتی تھی۔ رہبرِ شہید نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اور بعد میں دینی علوم کے لیے مختلف علمی مراکز کا رخ کیا۔ ان کی تربیت میں صبر، جدوجہد اور دین سے محبت نمایاں تھی۔

4۔ازدواجی زندگی اور اولاد

رہبرِ شہید علی خامنہ ای کی ازدواجی زندگی سادہ اور مثالی ہے۔ ان کی اہلیہ Mansoureh Khojasteh Bagherzadeh ایک باوقار اور باحجاب خاتون ہیں جو ہمیشہ سادگی اور دینی اقدار کی پابند رہی ہیں۔ ان کے چند بیٹے اور بیٹیاں ہیں جو مختلف علمی اور سماجی میدانوں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

5۔خاندان کی خصوصیات

اس خاندان کی نمایاں خصوصیات میں سادگی، تقویٰ، علم سے محبت اور عوام کی خدمت شامل ہیں۔ رہبرِ شہید نے اپنی زندگی میں ہمیشہ سادہ طرزِ زندگی اختیار کیا اور یہی طرزِ زندگی ان کے خاندان میں بھی نظر آتا ہے۔

6۔نتیجہ

خلاصہ یہ کہ رہبرِ شہید علی خامنہ ای خاندان اسلامی اقدار، علم اور سادگی کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ اس خاندان کی تربیت اور کردار نئی نسل کے لیے ایک روشن مثال پیش کرتا ہے۔

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

عارفہ مسعود عنبر

آج یہ آنکھیں اس بات کی گواہ ہیں کہ جب بقیہ عرب کی حکومتیں عیش پرستی میں ڈوبی ہوئی بے شرمی کا لبادہ اوڑھے، لبوں پر خاموشی کے قفل ڈالے، ظالم اور جابر کے سامنے گھٹنے ٹیکے کھڑی فلسطین کی تباہی اور بربادی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھیں۔ غزہ کی گلیوں میں امریکا اور اسرائیل کے حملوں نے تباہی اور بربادی کا ننگا ناچ کیا۔ ان گلیوں میں گونجتی ہوئی معصوم بچوں کی چیخیں، عورتوں کے لٹتے ہوئے سہاگ، ماؤں کے تڑپتے ہوئے لال، ہر طرف خون خرابہ بھوک اور پیاس سے بے حال فلسطین نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ پوری انسانیت کے لئے ایک آزمائش تھی، اس وقت سارے عرب ممالک خاموشی سے تماشائی بنے اس تباہی اور بربادی کو دیکھتے رہے۔ اس وقت سید محمد علی خامنہ ای نام کے 82 سال کے مردِ مجاہد دنیا کے سب سے بڑی طاقت امریکہ اور اس کے پٹھو اسرائیل کے سامنے جھکنے کے بجائے ڈٹ کر کھڑے ہو گئے۔ جنگ کا اعلان کیا اور لڑتے لڑتے شہادت جام پی کر ایک بار پھر یہ ثابت کر دیا کہ حق پرستی کے ساتھ کھڑے ہونے کے لیے لاکھوں کی فوج کی نہیں بلکہ حوصلوں کی اڑان، عزم و استقامت اور فولادی ارادے کی ضرورت ہوتی ہے۔

سید محمد علی خامنہ ای کے مرد مجاہد دنیا کے سب سے بڑی طاقت امریکہ اور اس کے پٹھو اسرائیل کے سامنے جھکنے کے بجائے ڈٹ کر کھڑے ہو گئے۔

تاریخ شاہد ہے جب جب ظلم نا انصافی اور جبر نے سر اٹھایا ہے تب کچھ باہمت اشخاص نہ صرف حق کی خاطر کھڑے ہوئے بلکہ ڈٹ کر ظالم کا مقابلہ بھی کیا ہے۔ اس کی سب سے روشن مثال شہداءِ کربلا کی شہادت ہے جب نبی کے نواسے حسینؑ نے باطل کے سامنے سر جھکانے کے بجائے حق کا راستہ اختیار کیا اور دنیا کے سامنے مثال پیش کی کہ حالات جیسے بھی ہوں حق کا راستہ نہیں چھوڑا جا سکتا۔ کربلا کا یہ پیغام صرف تاریخی واقعہ نہیں کتابوں کے اوراق میں سمٹ کر نہیں رہ گیا بلکہ قیامت امت مسلمہ کے لیے جاودان پیغام بھی دے گیا کہ حق اور سچائی کے لیے دی گئی قربانی انسان کو لافانی بنا دیتی ہے۔

آیت اللہ خامنائی کی شہادت نے تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔ خامنہ ای کی شہادت نے یہ ثابت کر دیا کہ سچائی کے راستے پر چلنے والے کبھی باطل کی تعداد اور طاقت نہیں دیکھتے وہ صرف اصول اور ضمیر کی آواز سنتے ہیں۔

سید علی خامنہ ای کی زندگی مسلسل جدوجہد، استقامت اور نظریاتی وابستگی کی ایک مثال ہے مختصر یہ کہ سید علی خامنہ ای کی شہادت امت مسلمہ کے لیے صرف غم کا موقع نہیں بلکہ بیداری کا پیغام ہے یہ ایمان، عدل، اور حق کی مثال ہے بہت سے اشخاص نے ہم سے کہا آپ توسیدھیں پھر خامنہ ائی صاحب کی شہادت پر اتنی غمگین کیوں؟ اور جب صدام حسین سے جنگ ہوئی تو اس وقت یہ ایران کہاں تھا؟ حقیقت یہ ہے کہ ہم نہ ماہر دین ہیں اور نہ قوم کے قائد ہم صرف معمولی عقل و فہم کی مالک ایک مسلم خاتون ہیں جس کی عقل صرف یہ کہتی ہے کہ دنیا کی قوموں کی عزت اور سربلندی کا رازتین بنیادی اصولوں میں پوشیدہ ہے حق، انصاف، اور اتحاد، جب جب امت مسلمہ نے ان اصولوں کو مضبوطی سے تھاما ہے وہ عروج و کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور جب ان سے خالی ہو گئی تو زوال اس کا مقدر بن گیا۔

آج نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں مسلمانوں کے حالات زار کو کون نہیں جانتا۔ اتحاد امت کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ جبکہ تفرقہ، اور اختلاف قوموں کو کمزور کر دیتے ہیں اور تکبیّتی، انہیں نا قابل تسخیر بنا دیتی ہے۔ آج مسلمانوں کو رنگ، مسلک کے اختلاف سے باہر نکل کر ایک دوسرے کا ہاتھ تھامنے کی ضرورت ہے اور یہ بات سپریم لیڈر اچھی طرح جانتے تھے اسی لیے ان کی تقاریر اور بیانات میں بار بار ظلم کے خلاف قیام اور شیعہ سنی بھائی بھائی کی بات دوہرائی گئی۔ انہوں نے کھلے عام یہ بات کہی کہ اگر کوئی قوم اپنی شناخت اور خودمختاری کی حفاظت چاہتی ہے تو اسے متحد ہو کر دباؤ کے سامنے جھکنا نہیں ہے۔ اس آزمائش اور دکھ کی گھڑی میں خاکسار تمام امت مسلمہ سے التماس کرتی ہے کہ ہم سب شیعہ سنی دیوبندی اہل حدیث بننے کے بجائے صرف اور صرف مسلمان بن کر حق اور سچائی کا ساتھ دیں۔

امریکی اڈے کیوں نشانہ بنے؟

سید کرامت حسین شعور جعفری

مشرقِ وسطیٰ کی فضا اس وقت جنگی خبروں سے بھری ہوئی ہے۔ ایران پر اسرائیل اور امریکہ کی مسلط کردہ جنگ کو دو ہفتے ہو چکے ہیں۔ ٹیلی ویژن اسکرینوں پر ہر طرف ایک ہی منظر دکھائی دیتا ہے: اسرائیل پر گرنے والے میزائل، امریکی اڈوں کی طرف بڑھتے دھوئیں کے بادل، آبنائے ہرمز میں آگ پکڑتے جہاز اور تیل کی تنصیبات کے گرد منڈلاتا خطرہ۔

مگر اس شور و غل، دھماکوں کی خبروں اور میزائلوں کی ویڈیوز کے بیچ ایک پہلو ایسا بھی ہے جس پر عالمی میڈیا نے زیادہ روشنی ڈالنے سے گریز کیا ہے۔ ٹیلی ویژن اسکرینوں اور خبروں میں زیادہ تر بات اس پر ہوتی رہی کہ کہاں میزائل گرے، کس عمارت کو نقصان پہنچا اور کس شہر میں سائرن بجے۔ لیکن اس جنگ کی اصل کہانی صرف اتنی نہیں ہے۔ اصل قصہ اُس حکمتِ عملی کا ہے جو بظاہر نظر نہیں آتی مگر جنگ کا رخ بدل دیتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایران نے اس بار صرف میزائل داغنے پر اکتفا نہیں کیا۔ اس نے جنگ کے اُس پورے نظام کو نشانہ بنایا جس کے بغیر امریکہ اور اسرائیل کی دفاعی طاقت ادھوری ہو جاتی ہے۔ فوجی اصطلاح میں اسے دفاعی نیٹ ورک کی "آنکھیں اور کان" کہا جاتا ہے۔ یعنی وہ ریڈار، سینسر، سیٹلائٹ رابطے اور ارلی وارننگ سسٹرز جو دشمن کی ہر حرکت کو دیکھتے اور سنتے ہیں، اور پھر چند سیکنڈوں میں کمانڈ سنٹر کو خبردار کر دیتے ہیں کہ کہاں سے خطرہ آ رہا ہے اور کس سمت جا رہا ہے۔

جنگ کے میدان میں طاقت صرف میزائلوں یا طیاروں کی تعداد سے نہیں ناپی جاتی۔ اصل طاقت اُس نظام میں ہوتی ہے جو دشمن کی حرکت کو بروقت دیکھ سکے، اس کا اندازہ لگا سکے اور فوراً جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اگر یہی نظام متاثر ہو جائے تو جدید ترین ہتھیار بھی کچھ دیر کے لیے بے بس ہو جاتے ہیں۔

ایران نے اسی کمزور کڑی کو پہچانا اور سیدھا اسی پر ضرب لگائی۔ گویا اس نے دشمن کے ہاتھ سے ہتھیار چھیننے

جنگ کے پسِ پردہ چلنے والی اصل کہانی،

کے بجائے پہلے اُس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی اور کانوں کو خاموش کر دیا۔ جب ریڈار خاموش ہونے لگے اور ارلی وارننگ سسٹرز مفلوج ہونے لگے تو وہ دفاعی نظام، جس پر اربوں ڈالر خرچ ہوئے تھے، اچانک اپنی تاثیر کھونے لگا

سادہ لفظوں میں سمجھیں تو امریکہ اور اسرائیل کی میزائل دفاعی طاقت کا اصل راز اُن کے جدید ریڈار اور ارلی وارننگ سسٹرز تھے۔ یہ وہ آلات تھے جو ایران سے کسی میزائل کے اُڑتے ہی اس کی پہچان کر لیتے تھے۔ چند لمحوں میں یہ معلوم ہو جاتا تھا کہ میزائل کس قسم کا ہے، کس رفتار سے جا رہا ہے، اس کا راستہ کیا ہے اور ممکنہ ہدف کہاں ہے۔

یہ معلومات فوراً کمانڈ سینٹر تک پہنچتی تھیں۔ پھر سائرن بجتے تھے، لوگ بنکروں کی طرف بھاگتے تھے، اور فضائی دفاعی نظام فیصلہ کر لیتا تھا کہ میزائل کو روکنے کے لیے کون سا انٹرسیپٹر استعمال کرنا ہے۔ اس پورے عمل کو مکمل ہونے میں تقریباً پندرہ منٹ کا وقت مل جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اکثر میزائل راستے میں ہی تباہ ہو جاتے تھے اور اگر زمین تک پہنچ بھی جاتے تو نقصان نسبتاً کم ہوتا تھا۔

پچھلے سال ایران اور اسرائیل کے درمیان ہونے والی بارہ روزہ کشیدگی میں یہی نظام پوری طرح فعال نظر آیا تھا۔ مگر اس بار ایران نے جنگ کا انداز بدل دیا۔

ایران نے سیدھا میزائلوں کی بارش کرنے کے بجائے پہلے اُن ریڈاروں اور ارلی وارننگ سسٹرز کو نشانہ بنایا جو پورے دفاعی نظام کی بنیاد تھے۔ خلیج کے مختلف ممالک میں نصب یہ نظام امریکی دفاعی نیٹ ورک کی ریڑھ کی ہڈی تھے۔

جب یہ ریڈار ناکارہ ہونے لگے تو دفاعی نظام کی حالت کچھ ایسی ہو گئی جیسے کسی طاقتور پہلوان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی جائے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ اسرائیل کو میزائل کے آنے کی اطلاع پندرہ منٹ پہلے نہیں بلکہ صرف دو یا تین منٹ پہلے ملتی ہے۔

دو یا تین منٹ میں نہ مناسب دفاعی فیصلہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی شہریوں کو محفوظ پناہ گاہوں تک پہنچنے کا وقت ملتا ہے۔ کئی مرتبہ تو میزائل گرنے کے بعد سائرن بجتے ہیں یہی وجہ ہے کہ انٹرسیپشن کی شرح بھی نمایاں طور پر کم ہو گئی ہے اور جانی نقصان میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔

یوں کہا جا سکتا ہے کہ ایرانی میزائلوں نے اسرائیلی فضا میں ایک طرح کی صدہ دفعانی برتری حاصل کر لی ہے۔ اُن میں سے ان دردن کا موقف اسائتی ایئر بیس بھی شامل ہے۔ یہاں نصب تھاڈ نظام کا جدید ریڈار بحیرۂ روم اور شام و لبنان کی فضاؤں پر نظر رکھتا تھا۔ تقریباً تین سو ملین ڈالر مالیت کا یہ نظام اب ملبے میں تبدیل ہو چکا ہے۔

قطر میں نصب ایک ارب ڈالر سے زیادہ مالیت کا ٹیڑز ایرے ریڈار بھی اس ٹیسٹ ورک کا اہم ستون تھا۔ اس کی نگرانی کا دائرہ پانچ ہزار کلومیٹر تک پھیلا ہوا تھا اور یہ خلیج سے لے کر دور دراز خطوں تک نظر رکھ سکتا تھا۔ جنگ کے ابتدائی دنوں میں ہی یہ نظام بھی ناکارہ ہو گیا۔

متحدہ عرب امارات کے الرویس اور الصدر کے علاقوں میں نصب تھاڈ ریڈار بھی نشانہ بنے۔ سیٹلائٹ تصاویر کے مطابق دونوں مقامات پر تباہی کا انداز تقریباً ایک جیسا ہے، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حملہ نہایت درستگی کے ساتھ کیا گیا۔

سعودی عرب کے پرنس سلطان ایئر بیس کے قریب موجود دفاعی نظام اور اسرائیل کے ایرو میزائل ڈیفنس ریڈار کو بھی نقصان پہنچنے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ دنیا بھر میں ایسے جدید تھاڈ ریڈاروں کی تعداد بہت محدود ہے۔ امریکہ نے اب تک صرف سولہ ایسے نظام تیار کیے ہیں جو مختلف اہم مقامات پر تعینات ہیں۔ دفاعی ماہرین کے مطابق اگر ان میں سے چند بھی تباہ ہو جائیں تو ان کو دوبارہ تیاری میں پانچ سے دس سال لگ سکتے ہیں۔

اور سب سے حیران کن پہلو یہ ہے کہ ایران نے ان مہنگے نظاموں کو تباہ کرنے کے لیے کوئی غیر معمولی یا مہنگی ٹیکنالوجی استعمال نہیں کی۔ کم قیمت ڈرون اور ڈرونز اور کم بلندی پر پرواز کرنے والے میزائلوں کے ذریعے ان اربوں ڈالر کے ریڈاروں کو ناکارہ بنا دیا گیا۔

اس وقت صورتحال یہ ہے کہ دفاعی نیٹ ورک کے کئی حصے مفلوج ہو چکے ہیں۔ آنے والے میزائل کے بارے میں بروقت معلومات حاصل کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ اسی لیے امریکہ نے اپنے بحری بیڑے کو بھی خطے سے کچھ فاصلے پر منتقل کر دیا ہے۔

یہ تمام صورتحال ایک بنیادی سوال کو جنم دیتی ہے۔ کچھ لوگ حیرت اور اعتراض کے لہجے میں پوچھ رہے ہیں کہ ایران نے عرب ممالک میں موجود امریکی تنصیبات کو کیوں نشانہ بنایا؟

لیکن یہ سوال دراصل لاعلمی سے زیادہ فکری کمزوری کی علامت ہے۔ جنگ کے بنیادی اصول سے ناواقفیت کا ثبوت ہے۔ جنگ میں کوئی بھی ملک صرف اُس دشمن کو نہیں دیکھتا جو سامنے کھڑا ہے، بلکہ اُس پورے نظام کو دیکھتا ہے جو دشمن کو طاقت فراہم کر رہا ہوتا ہے۔ اگر دشمن کی تلوار کسی اور کے ہاتھ میں ہو تو سمجھدار سپاہی صرف تلوار کو نہیں بلکہ اُس ہاتھ کو بھی دیکھتا ہے جو اسے تھامے ہوئے ہے۔

خلیج کے مختلف ممالک میں قائم امریکی فوجی اڈے اور دفاعی تنصیبات دراصل ایران کے خلاف جنگی مشین کا حصہ ہیں۔ یہ وہی ریڈار، سینسر اور کمانڈ سسٹرز ہیں جن کے ذریعے اسرائیل اور امریکہ ایران کے میزائلوں کی نگرانی کرتے ہیں، انہیں روکنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی دفاعی حکمتِ عملی بناتے ہیں۔ اگر یہی نظام دشمن کی آنکھیں اور کان ہنے ہوئے ہوں تو کیا کسی بھی ملک سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ انہیں ہاتھ نہ لگائے؟

یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی دشمن آپ کے گھر پر حملہ کرے، لیکن آپ کو کہا جائے کہ آپ صرف دروازے پر کھڑے حملہ آور سے لڑیں، اُس شخص کو نہ چھیڑیں جو اس کے ہاتھ میں اسلحہ دے رہا ہے اور پیچھے بیٹھ کر اسے ہدایات دے رہا ہے۔

اصل میں اعتراض کرنے والوں کی مشکل یہ نہیں کہ وہ حقیقت نہیں سمجھ سکتے، بلکہ یہ ہے کہ وہ حقیقت کو ماننے کے لیے تیار نہیں۔ ان میں سے بہت سے لوگ وہ ہیں جو برسوں سے امریکہ کی عسکری موجودگی کو مشرقِ وسطیٰ کی "حقیقت" قرار دیتے آئے ہیں۔ انہیں کبھی یہ سوال نہیں سوجھا کہ عرب سرزمین پر ہزاروں میل دور سے آئی ہوئی طاقت کے فوجی اڈے کیوں قائم ہیں۔ انہیں کبھی یہ فکر نہیں ہوئی کہ یہ اڈے کس کے خلاف استعمال ہوتے ہیں۔

مگر جیسے ہی ایران نے اسی نظام کو نشانہ بنایا، اچانک انہیں عرب ممالک کی خودمختاری یاد آنے لگی۔

یہ دراصل دوہرا معیار ہے جس نے خطے کو مسلسل کمزور رکھا ہے۔ اگر کسی ملک کی سرزمین پر موجود تنصیبات کسی دوسرے ملک کے خلاف جنگی کردار ادا کر رہی ہوں تو وہ تنصیبات عملی طور پر جنگ کا حصہ بن جاتی ہیں۔ بین الاقوامی عسکری اصولوں میں اسے جائز عسکری ہدف سمجھا جاتا ہے۔

لہٰذا سوال یہ نہیں کہ ایران نے امریکی تنصیبات کو کیوں نشانہ بنایا۔ اصل سوال یہ ہے کہ وہ تنصیبات وہاں تھیں ہی کیوں؟ اور وہ کس کے خلاف استعمال ہو رہی تھیں؟

جنگ کی حقیقت یہی ہے کہ میدان میں کھڑے سپاہی سے زیادہ اہم وہ نظام ہوتا ہے جو دیکھے، سنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت دیتا ہے۔ ایران نے اسی نظام پر ضرب لگائی ہے۔

اور شاید یہی وجہ ہے کہ اس ضرب کی بازگشت صرف میدانِ جنگ تک محدود نہیں رہی بلکہ واشنگٹن اور تل ابیب کے ایوانوں تک سنائی دے رہی ہے۔

مغربی ایشیا کی جنگ کا اثر:

چنئی میں ایل پی جی اور سی این جی کی کمی، آٹو کشہ خدمات متاثر

ایل پی جی قلت کے خلاف پارلیمنٹ احاطے میں اپوزیشن کا احتجاج، راہل گاندھی اور ملکارجن کھڑگے کی قیادت میں مظاہرہ

چنئی: مغربی ایشیا میں جاری جنگ کے باعث ایندھن کی سپلائی متاثر ہونے کا اثر اب چنئی کے ٹرانسپورٹ شعبے پر بھی واضح طور پر نظر آنے لگا ہے۔ شہر میں ہزاروں آٹو کشہ ڈرائیوروں کو ایل پی جی اور سی این جی سے چلنے والی اپنی گاڑیوں میں ایندھن بھرنے میں دشواری کا سامنا ہے جبکہ مسافروں کو بڑھتے ہوئے کرایوں کی صورت میں اضافی بوجھ اٹھانا پڑ رہا ہے۔ آٹو رکشہ ڈرائیوروں کا کہنا ہے کہ پیٹرول پمپوں پر لمبی قطاریں ہونے کی وجہ سے انہیں گیس اسٹیشنوں پر گھنٹوں انتظار کرنا پڑ رہا ہے۔ کئی ڈرائیوروں کے مطابق گزشتہ چند دنوں میں صورتحال مزید خراب ہوئی ہے اور بعض مقامات پر گیس حاصل کرنا انتہائی مشکل ہوگیا ہے۔ آٹو رکشہ ڈرائیوروں کی تنظیم کے نمائندوں کے مطابق مشکل کو دیگیس پر چلنے والے تقریباً ایک چوتھائی آٹو رکشہ ایندھن حاصل کرنے میں ناکام ہے۔ تنظیم نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اگر سپلائی جلد بہتر نہ ہوئی تو صورتحال مزید پیچیدہ ہوسکتی ہے۔ تحمل ناؤ آٹو فیڈریشن کے صدر ایگزیکٹو مدراس بالا مراڈیم نے کہا کہ تقریباً 25 فیصد گیس آٹو یونٹ کے روز ایندھن حاصل نہیں کرسکے۔ ان کے مطابق اگر یہی صورتحال برقرار رہی تو یہ تعداد مزید بڑھ سکتی ہے اور آٹو خدمات شدید متاثر ہوسکتی ہیں۔ ڈرائیوروں نے یہ بھی شکایت کی کہ سپلائی کی کمی کے ساتھ ساتھ کئی نجی آٹو کنٹیکٹس پر زیادہ قیمت وصول کی جارہی ہے۔ سرکاری طور پر ایل پی جی کی قیمت تقریباً 59 روپے فی کلوگرام ہے جبکہ بعض مقامات پر اسے 70 سے 80 روپے فی کلوگرام تک فروخت کیا جارہا ہے۔ تیل کمپنیوں کے بعض آؤٹ لیٹس پر بھی قیمت بڑھ کر 64 روپے سے زیادہ فی کلوگرام تک پہنچ گئی ہے۔ ایندھن کی قیمت میں اضافے اور قلت کے باعث کئی ڈرائیور جنہوں نے کم خرچ کی وجہ سے گیس گاڑیوں کا انتخاب کیا تھا، اب مجبوراً پٹرول استعمال کررہے ہیں۔ اس تبدیلی سے ان کی روزانہ کی آمدنی متاثر ہورہی ہے کیونکہ پٹرول پر خرچ زیادہ آتا ہے۔ چنئی کے ایک آٹو ڈرائیور کے راجیش نے بتایا کہ انہوں نے جب مارچ اور کم خرچ کے باعث سی این جی گاڑی اختیار کی تھی، لیکن اب گیس حاصل کرنا مشکل ہوگیا ہے۔ انہوں نے عارضی طور پر پٹرول استعمال کرنا شروع کردیا ہے جس سے ان کی آمدنی کم ہوگئی ہے۔ اس صورتحال سے سافر کئی متاثر ہورہے ہیں۔ کئی علاقوں میں آٹو رکشہ کے کرایوں میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ مسافروں کے مطابق چنئی سینٹرل سے انکلو رنگ کے کرایہ پہلے کے مقابلے میں تقریباً 40 روپے زیادہ ہوگیا ہے جبکہ بعض دیگر راستوں پر بھی کرایوں میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ گیس اسٹیشنوں پر لمبی قطاریں عام منظر بن چکی ہیں اور بعض مقامات پر ڈرائیوروں کو دو دو گھنٹے انتظار کرنا پڑ رہا ہے۔ اسٹیشن آپریٹروں کا کہنا ہے کہ سپلائی کم ہونے کے باعث انہیں بھی مالی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ اگر ایندھن کی سپلائی جلد بحال نہ ہوئی تو شہر کے ٹرانسپورٹ نظام اور کاروباری سرگرمیوں پر اس کے مزید منفی اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔

ملک میں ایل پی جی کی قلت کے مسئلے کو لے کر اپوزیشن جماعتوں نے پارلیمنٹ احاطے میں احتجاج کیا اور حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ اس احتجاج میں لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی، راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور پریکا گاندھی سمیت کئی اپوزیشن ارکان پارلیمنٹ شریک ہوئے۔ مظاہرے کے دوران ارکان پارلیمنٹ نے علامتی انداز میں سڑک پر گیس سلنڈر رکھ کر احتجاج کیا۔ کچھ خواتین ارکان، جن میں پریکا گاندھی بھی شامل تھیں، نے زمین پر بیٹھ کر گیس اور اسٹوں کے ساتھ عارضی چولہا بنا کر اس بات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی کہ ایل پی جی کی قلت سے عام گھریلو زندگی کس طرح متاثر ہورہی ہے۔ احتجاج کے مقام پر سرخ رنگ کے سلنڈروں کے ہاؤل بھی رکھے گئے تھے، جبکہ کئی مظاہرین کے ہاتھوں میں پلے کارڈ اور بینر موجود تھے جن پر حکومت کے خلاف نعرے درج تھے۔ ایک بڑے بینر پر ہندی میں لکھا تھا کہ "نریندر بھی غائب، سلنڈر بھی غائب"۔ مظاہرین نے اس دوران نعرے بازی بھی کی جن میں نام نریندر، کام سریندر اور 'مودی جی سدن میں آگیں' جیسے نعرے شامل تھے۔ اپوزیشن ارکان کا کہنا تھا کہ ملک کے مختلف حصوں میں گیس سلنڈر کے لیے لوگوں کو لمبی قطاروں میں کھڑا ہونا پڑ رہا ہے اور حکومت اس مسئلے پر سنجیدہ نظر نہیں آ رہی۔ کانگریس نے اپنی ایکس پوسٹ میں الزام لگایا کہ مودی حکومت کی پالیسیوں کے باعث ملک بھر میں ایل پی جی کی قلت پیدا ہوگئی ہے جس سے لاکھوں گھرانے متاثر ہو رہے ہیں۔ پارٹی کے مطابق حکومت نے اس بحران کا اندازہ لگانے میں ناکامی دکھائی اور انتظامی سطح پر کسی مناسب تیاری نہیں کی جس کے نتیجے میں عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کانگریس نے یہ بھی کہا کہ حالات اس قدر خراب ہو چکے ہیں کہ لوگ گیس سلنڈر حاصل کرنے کے لیے طویل قطاروں میں کھڑے ہونے پر مجبور ہیں۔ پارٹی کے مطابق حکومت نے عوام کو ان کے حال پر چھوڑ دیا ہے اور مسئلے کے حل کے لیے کوئی واضح قدم سامنے نہیں آیا۔ اس موقع پر راہل گاندھی نے بھی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم ملک سے کہہ رہے ہیں کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ خود وزیر اعظم گھبراہٹ کا شکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم اڈانی گیس اور انڈین فائلر کی وجہ سے دباؤ میں ہیں اور اسی وجہ سے وہ اداروں کے اندر آ کر اس مسئلے پر بات نہیں کر رہے۔ راہل گاندھی نے مزید کہا کہ جب ملک کے عوام ایل پی جی کی قلت سے پریشان ہیں تو حکومت کو پارلیمنٹ میں آ کر اس مسئلے پر واضح جواب دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو یہ جاننے کا حق ہے کہ اس بحران کی اصل وجہ کیا ہے اور حکومت اس سے نمٹنے کے لیے کیا اقدامات کر رہی ہے۔

راہل کو بولنے سے روکنے پر زبردست ہنگامہ، کارروائی ملتوی

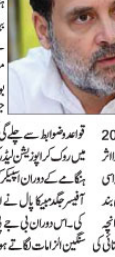

نئی دہلی، 12 مارچ (یو این آئی) لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کو ایوان میں بولنے سے روکنے پر جمعرات کو اپوزیشن نے زبردست ہنگامہ کیا جس کی وجہ سے ایوان کی کارروائی پانچ بجے تک ملتوی کردی گئی۔ ایوان میں "عمومی مطالبات زر کے دوسرے بیچ" پر بحث روک کر اپیکر اوم برلا نے مسٹر راہل گاندھی کا ان کے دیے گئے نوٹس پر بولنے کے لیے نام لیا۔ مسٹر گاندھی نے کہا کہ "مغربی ایشیا میں جنگ چھڑی ہے۔ اس میں امریکہ۔ اسرائیل اور ایران کے درمیان جنگ چل رہی ہے۔ اس جنگ کے بہت بڑے نتائج ہوں گے۔ دنیا کا 20 فیصد تیل آنا بے ہرمز سے آتا ہے لیکن اسے بند کر دیا گیا ہے۔ اس کا بہت برا اثر ہوگا خاص طور پر ہم پر، کیونکہ ہمارے تیل اور قدرتی گیس کا ایک بڑا حصہ اسی علاقے سے ہو کر آتا ہے۔ ابھی تو تکلیف کی شروعات ہوئی ہے۔ راستوں بند ہو رہے ہیں، ایل پی جی کے تعلق سے گھبراہٹ ہے اور سرکار کنارے خوابِ خرگوش متاثر ہو رہی ہے۔" انہوں نے کہا کہ "کسی بھی ملک کی بنیاد اس کی توانائی کی حفاظت ہوتی ہے۔ اگر امریکہ یہ طے کرے کہ ہم روس سے گیس یا تیل خرید سکتے ہیں یا نہیں، تو یہ سمجھ سے بالاتر ہے۔ میں سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ یہ پیٹیل اپیٹین کے دوست ہیں۔" اس کے بعد ایوان میں ہنگامہ شروع ہوگیا۔ اپیکر اوم برلا نے مسٹر گاندھی کو کوئی کہ جس موضوع پر نوٹس دیا ہے اس پر بولیں۔ اس (دوسرے موضوع) پر بولنا ہے تو نوٹس دیں۔ اپیکر نے کہا کہ "میں اپوزیشن کے ارکان پارلیمنٹ ہنگامہ کرنے لگے۔ مسٹر برلا نے مسٹر پوری سے بولنے کے لئے کہا۔ مسٹر پوری نے جیسے ہی بولنا شروع کیا اپیٹین۔ اپیٹین کے نعرے لگے۔ ہنگامے اور نعرے بازی کے درمیان مسٹر پوری نے اپنا بیان مکمل کیا۔ ہنگامہ کرنے والے ارکان سے مسٹر برلا نے کہا کہ جس موضوع پر نوٹس دیا گیا اس پر بولنے کا موقع دیا۔ اپوزیشن لیڈر کا بغیر نوٹس کے کسی موضوع پر بولنا قوانین کے خلاف ہے۔ یہ طریقہ صحیح نہیں ہے کہ جس موضوع پر نوٹس دیا اس پر نہ بولیں۔ پارلیمنٹ قواعد وضوابط سے چلے گی، کسی کو خصوصی اختیار حاصل نہیں ہے۔ جانتس مل بیچ میں روک کر اپوزیشن لیڈر کو موقع دیا لیکن اس طرح کا رویہ مناسب نہیں ہے۔ ہنگامے کے دوران اپیکر کرسی سے اٹھ کر چلے گئے جس کے بعد پرزائیڈنگ آفیسر جگدمبیکا پال نے ارکان سے اپنی اپنی نشستوں پر جانے کی درخواست کی۔ اس دوران بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ لشی کانت دوبے نے کانگریس پر سنگین الزامات لگاتے ہوئے کہا کہ بھارت جوڑو یاترا کے لیے سوروس نے پیسہ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے پارلیمنٹ کو پکنک منانے کی جگہ میں بدل دیا ہے۔ اپیکر نے کہا کہ وہ کیرکٹر پر کوئی احتجاج نہیں ہوگا لیکن کانگریس پارٹی کردار پر کیس کی قلت کے خلاف احتجاج کر رہی ہے اور ان کی پارٹی کے لیڈروں چائے ناشتہ کر رہے ہیں۔ اس کے خلاف مسٹر گاندھی پر کارروائی ہونی چاہیے۔ مسٹر دوبے کے الزام پر ہنگامہ مزید تیز ہوگیا جس کی وجہ سے ایوان کی کارروائی پانچ بجے تک ملتوی کردی گئی۔

بنگلہ دیش، سری لنکا اور مالدیپ ڈیزل سپلائی کی درخواستوں پر ہندوستان غور کر رہا ہے

نئی دہلی، 12 مارچ (یو این آئی) وزارت خارجہ نے کہا کہ مغربی ایشیا کے بحران کے درمیان بنگلہ دیش نے ہندوستان سے ڈیزل کی سپلائی کی درخواست کی ہے اور اس پر ملک میں ڈیزل کی ضرورت اور دستیابی کی بنیاد پر غور کیا جا رہا ہے۔ بنگلہ دیش کے علاوہ سری لنکا اور مالدیپ کی جانب سے بھی ہندوستان کو اسی طرح کی درخواستیں ملی ہیں، جن پر غور کیا جا رہا ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے جمعرات کے روز یہاں ہفتہ وار بریفنگ میں سوالوں کے جواب دیتے ہوئے یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان خاص طور پر پڑوسی ممالک کو ریفائن شدہ پٹرولیم مصنوعات کا ایک بڑا برآمد کنندہ ہے۔ ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان توانائی کے شعبے میں طویل عرصے سے جاری تعاون کا ذکر کرتے ہوئے ترجمان نے کہا کہ ہندوستان 2007 سے ڈیزل گرڈ ریفائنری سے بنگلہ دیش کو ڈیزل کی سپلائی کر رہا ہے۔ یہ سپلائی آئی ایم ٹی ایس اور بل سسٹم مختلف ذرائع سے کی جاتی رہی ہے اور بعد میں ہندوستان۔ بنگلہ دیش میتری پائپ لائن کے ذریعے بھی کی جانے لگی۔ ترجمان نے کہا کہ آئندہ 2017 میں نومائی گڑھ ریفائنری اور بنگلہ دیش پٹرولیم کارپوریشن کے درمیان باہمی اتفاق کی شرائط پر باہمی ایسپیڈیٹ کی سپلائی کے لیے ایک خرید و فروخت کے معاہدے پر دستخط کیے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ 2007 سے بنگلہ دیش کو ڈیزل کی برآمد جاری ہے، لیکن کوئی بھی فیصلہ کرتے وقت بھارت کی ریفائننگ صلاحیت، ہماری گھریلو ضروریات اور ڈیزل کی دستیابی کو مدنظر رکھا جائے گا۔ ترجمان نے کہا کہ ہندوستان کو سری لنکا اور مالدیپ سے بھی اسی طرح کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، جن پر غور کیا جا رہا ہے۔ اس دوران حکومت نے بدھ کے روز کہا کہ ملک میں خام تیل کی سپلائی محفوظ ہے، کیونکہ ملک کا تقریباً 70 فی صد ایندھن آبنائے ہرمز کی بجائے متبادل راستوں سے درآمد کیا جا رہا ہے۔

دانڈی مارچ کی سالگرہ: وزیر اعظم مودی اور ملکارجن کھڑگے نے گاندھی جی اور آزادی کے مجاہدین کو یاد کیا

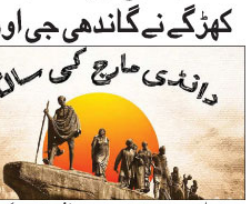

نئی دہلی: 1930 میں شروع ہونے والے تاریخی دانڈی مارچ کی ساگرہ کے موقع پر وزیر اعظم نریندر مودی اور کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے مہاتما گاندھی اور آزادی کی جدوجہد میں شامل مجاہدین کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر دونوں رہنماؤں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس کے ذریعے اپنے پیغامات جاری کیے اور اس تاریخی تحریک کی اہمیت کو یاد کیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ایکس پر اپنی پوسٹ میں لکھا کہ 1930 میں آج ہی کے دن دانڈی مارچ کا آغاز ہوا تھا اور اس میں شامل تمام شخصیات کو وہ احترام کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ انہوں نے اس موقع پر ایک سنسکرت سبھاشت بھی شیئر کیا۔ اس سنسکرت عبارت کا مفہوم ہے کہ ہمیشہ سچائی کی ہی جیت ہوتی ہے اور باطل کا انجام شکست ہے۔ اس لیے انسان کو سچائی کے راستے پر چلنا چاہیے، کیونکہ یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر عظیم انسانوں نے اعلیٰ مقاصد حاصل کیے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے بھی اس موقع پر ایکس پر پیغام جاری کرتے ہوئے کہا کہ 1930 میں مہاتما گاندھی کی قیادت میں شروع ہونے والا تاریخی دانڈی مارچ آزادی کی جدوجہد کا ایک اہم سنگ میل تھا۔ انہوں نے کہا کہ نمک ستیہ گرہ کے ذریعے سول نافرمانی کی ملک گیر تحریک نے ہندوستانی قومی کانگریس کے مکمل سوراج کے عہد کو عملی شکل دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ کھڑگے نے اپنے پیغام میں کہا کہ باپو کے بتائے ہوئے اصول آج بھی اتنے ہی اہم اور حوصلہ افزا ہیں جتنے اس وقت تھے۔ انہوں نے اس موقع پر آزادی کے تمام مجاہدین کے غیر معمولی کردار اور ان کی قربانیوں کو یاد کرتے ہوئے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے پوسٹ کے ساتھ ایک ویڈیو بھی شامل تھی جس میں دانڈی مارچ سے متعلق تاریخی تصاویر اور مناظر دکھائے گئے ہیں۔ ویڈیو میں مہاتما گاندھی کو مردوں، عورتوں اور بچوں کی بڑی تعداد کے ساتھ لاٹھی کے سہارے مارچ کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ دریں اثناء کانگریس پارٹی نے اپنی پوسٹ میں اس تاریخی تحریک کو آزادی کی جدوجہد کا ایک اہم مرحلہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ دانڈی مارچ نے برطانوی حکومت کے نمک قانون کے خلاف عوامی مزاحمت کو مضبوط کیا اور آزادی کی تحریک کو نئی توانائی فراہم کی۔ خیال رہے کہ دانڈی نمک ستیہ گرہ کو ہندوستان کی آزادی کی تحریک کا ایک اہم باب مانا جاتا ہے۔ مہاتما گاندھی نے 1930 میں سابرمتی آشرم سے اس تاریخی مارچ کا آغاز کیا تھا۔

پریم پرسنگ کے باعث نوجوان نے پھانسی لگا کر خودکشی کرلی

اودھ اور 12 مارچ (یو این آئی) راجستھان کے ضلع الور کے راولی ودھانتہ علاقے میں پریم پرسنگ کے باعث ایک نوجوان کے پھانسی لگا کر خودکشی کرنے کا واقعہ سامنے آیا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق نوجوان نے خودکشی کرنے سے پہلے اپنی بھوجیہ کو ویڈیو کال کر کے اپنی پریشانی اور خودکشی کی وجہ بھی بتائی تھی۔ پولیس کے مطابق رام گڑھ کے کیشو نگر کے رہائشی دیویندر سنگھوال (23) موٹی سپلائی کا کام کرتا تھا۔ اس کا ایک لڑکی کے ساتھ کافی عرصے سے تعلق تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ دیویندر دو دن پہلے ہی رام گڑھ سے الور کے نیا باس علاقے میں اپنے بہنوئی کے کرائے کے کمرے میں آ کر ٹھہرا ہوا تھا۔ بدھ کے روز اس کا بہنوئی منوج کمار کسی کام سے باہر گڑھ چلا گیا تھا۔ اسی دوران دیویندر سنگھوال نے کرائے کے مکان کی تیسری منزل پر واقع کمرے میں چھت کے کنڈے سے پھندا لگا کر خودکشی کرلی۔ واقعے کی اطلاع ملنے پر اس پر پولیس موقع پر پہنچی اور لاش کو ضلع اسپتال کے مردہ خانے میں رکھوا دیا۔

روزہ کشائی کی تقریب میں باہمی، ہم آہنگی اور انسانی اقدار پر زور

روزہ رب کے حکم کی تعمیل کے ساتھ جسمانی صحت کے لیے بھی بے حد مفید: مقررین

نئی دہلی، 12 مارچ 2026: محفوظ الرحمن موبریل کمیٹی کے صدر اور بزرگ صحافی جلال الدین اسلم کی رہائش گاہ واقع جوگی کالونی، نئی دہلی میں روزہ کشائی کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر بطور مہمان خصوصی معروف اردو صحافی، سابق وائس چیئرمین این سی پی یو ایل اور ساہتیہ اکادمی کی ایڈوائزری کمیٹی کے رکن جناب چندر بھان خیال نے شرکت فرمائی۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ روزہ کشائی صرف رب کے حکم کی تعمیل ہی نہیں بلکہ بندوں کے درمیان محبت، بھائی چارہ اور میل ملاپ کو فروغ دینے کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔ انہوں نے روزنامہ "قومی آواز" نئی دہلی میں اپنی ملازمت کے دور کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ وہ بڑا سنہرا زمانہ تھا جب ہندو مسلم کی بنیاد پر تفریق کے بجائے انسانیت، فرض شناسی اور ایک دوسرے کی خیر خواہی کی باتیں زیادہ ہوتی تھیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اپنے ماضی سے سبق حاصل کرتے ہوئے ملک اور قوم کی بھلائی کے لیے کام کرنا چاہیے اور ذاتی مفاد سے اوپر اٹھ کر قومی مفاد کو ترجیح دینی چاہیے۔ اس موقع پر معروف صحافی سہیل انجم نے بھی اظہار خیال کیا اور اس تقاریب کو سماجی ہم آہنگی کے فروغ کے لیے نہایت اہم قرار دیا۔ تقریب میں ڈاکٹر سید احمد خاں نے روزے کی اہمیت کو سائنسی اور طبی نقطۂ نظر سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ روزہ صرف ایک مذہبی فریضہ نہیں بلکہ طبی اعتبار سے بھی انسان کے لیے نہایت فائدہ مند ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ جب انسان روزہ رکھتا ہے تو جسم کو ایک طرح کا قدرتی آرام ملتا ہے اور نظام ہاضمہ کو بہتر طریقے سے کام کرنے کا موقع ملتا ہے۔ روزے کے دوران جسم میں موجود بہت سی فاسد اور غیر ضروری چیزیں ختم ہو جاتی ہیں اور معدہ جسم کے اندر جمع ہونے والی کئی مضر اشیاء کو تحلیل کرنے میں مدد دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جدید میڈیکل سائنس بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ وقفہ وقفہ سے کھانے سے پرہیز کرنا انسانی صحت کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے۔ تقریب کے اختتام پر میزبان جلال الدین اسلم نے تمام مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

دنیا بھر کے سربراہان مملکت امیر المومنین سے طرز حکومت سیکھیں: مولانا سید حیدر عباس رضوی

حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کے المناک موقع پر مجالس غم کا اہتمام

بھوپال (مدھیہ پردیش)، ماہ مبارک رمضان ۴۰ ہجری میں دنیا نے امام عدل کی شہادت دیکھی۔ یہی رسول حضرت علی علیہ السلام کی مظلومانہ شہادت کی یاد میں گذشتہ برسوں کی طرح امسال بھی بھوپال کے رکندنہ علاقہ میں واقع عزاخانہ امام حسین علیہ السلام مجالس غم کا اہتمام کیا گیا۔ جس سے خطاب کرنے کے لئے مولانا سید حیدر عباس رضوی لکھنؤ سے تشریف لائے۔ مولانا سید حیدر عباس نے ان مجالس میں اندر آ کر اس مسئلے پر بات نہیں کی۔ بھرپور سول حضرت علی علیہ السلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مولانا موصوف نے فرمایا کہ کسی بھی تہذیب کی آمد پر دوکا تعداد رقت کا لحاظ نہیں رکھتا بلکہ زیادہ سے زیادہ اپنے کردار کو فروغ دینے کی فکر کرتا ہے اسی طرح معنوی اور روحانی ترقی کے لئے ماہ مبارک کے آخری عشرہ میں خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری دن دس میں اپنا اعتیاف ستر سیت لیتے تھے۔ مولانا کا کنات کی شہادت کے موقع پر ہونے والی ان مجالس سے خطاب کے دوران خطیب مجلس نے جوانوں کو خطاب کرتا کیہ فرمائی کہ ایران کے اسلامی انقلاب نے ہمیں ایک راہ دکھائی ہے کہ ہم اپنی قوم اور سماجی زندگی میں تا عدم تمکن کوشش کریں۔ رہبر انقلاب کی شہادت نے دنیا بھر کے باضمیر افراد کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا ہے کہ شیعیان علی نے مسلمان ہونے کا حق ادا کیا ہے۔

آج کے اس پر خطر دور میں مجلس خرگان رہبری نے جدید رہبر انقلاب کا تعین کرامت کو سرگرداں سے بچالیا اور اس انتخاب نے ہمیں ظلمت شب میں امید کی کرن دکھائی ہے۔ موالانے کا کنات کی زاہدانہ و عارفانہ زندگی بیان کرتے ہوئے جوانسال خطیب مولانا سید حیدر عباس رضوی نے اضافہ کیا کہ دنیاوی حکمران اپنی دنیا آباد کرنے کے لئے حکومت کی باگڈور سنبھالتے ہیں اس کے لئے انہیں غرہ کے بے گناہ معصوم بچوں موت کے گھاٹ اتارنا پڑے یا ایران کے شہر کی ڈیڑھ سو زائرین کو شہید کرنا پڑے۔ جبکہ حضرت علی یا ان کی راہ کے راہی ہمیشہ ظلم کے خاتمہ کی خاطر کرسیٔ اقتدار سنبھالتے ہیں۔ مولانا سید حیدر عباس رضوی نے نہج البلاغہ میں موجود عہد نامہ مالک اشتر یعنی خط نمبر ۵۳ پر سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ اقوام متحدہ کا منشور بنانے والے خود اس کی پابندی نہ کر سکے جبکہ ہمارے مولا حضرت علی علیہ السلام نے اپنے پیش کردہ اصول پہلے اپنے گھر اور جہاں قدم رکھا وہاں سے ظلم و استبداد کا پردہ چاک کیا۔ آج جبکہ غریبوں کو نظر انداز کرنا عالمی سطح پر حکمران جماعت کا شیوہ بن چکا ہے ایسے میں شیعوں کے پہلے امام کی تاکید قابل غور ہے جہاں آپ نے مالک اشتر سے فرمایا کہ تم اپنے اوقات کا ایک حصہ حاجتمندوں کے لئے معین کر دینا۔ اپنے پاس سے پولیس اہلکاروں کو ہٹا دو تاکہ غریب طبقہ تم سے دل کی بات بے دھڑک کر سکے۔ رسول اعظم سے امیر المومنین نے نقل کیا کہ آنحضرت کا فرمان ہے کہ اس قوم میں پاکیزگی نہیں آسکتی اور وہ قوم سربلند نہیں ہوسکتی جس میں کمزوروں کو کمل گرما تقوروں سے حق نہ دلایا جائے۔ آج ایران اگر سرفراز و سربلند ہے تو اس کا راز تعلیمات علوی پر عمل پیرا ہونا ہے۔ مولانا سید حیدر عباس رضوی نے ان مجالس کا اختتام مصائب پر کیا جس پر کرینٹگوں کی تعداد مردوزن نے آہ و بکا کر آخری امام کو ان کے جد پر سر پیش کیا۔ قابل ذکر ہے کہ شبہائے قدر میں مولانا سید حیدر عباس رضوی کی اقتدا میں مومنین نے اعمال شب قدر بجالا کر ملک سمیت دنیا بھر میں امن و امان کی بحالی اور حالمین و منکرین کی نابودی کے لئے بارگاہ خداوندی میں دعائیں طلب کیں۔

ضمنی مطالبات زر کے دوسرے بیچ کے بجائے ایل پی جی بحران پر بحث کرے حکومت: اپوزیشن

نئی دہلی، 12 مارچ (یو این آئی) لوک سبھا میں بکھرں جماعت کے ارکان نے "ضمنی مطالبات زر کے دوسرے بیچ" کو مغربی ایشیا میں جاری بحران کے درمیان معاشی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے ماپائی وکاسن قرار دیا ہے، جبکہ اپوزیشن نے کہا ہے کہ اس وقت رسوئی گیس (ایل پی جی) ایک بڑا بحران ہے اور اس سے نمٹنے کے لیے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے جگدمبیکا پال نے گرنش کے ضمنی مطالبات زر۔ دوسرے بیچ پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے، جمعرات کو لوک سبھا میں کہا کہ جب دنیا مغربی ایشیا کے بحران کی وجہ سے چیلنجوں کا سامنا کر رہی ہے، تو مودی حکومت نے ضمنی مطالبات زر کے دوسرے بیچ پر کانوایوں میں پیش کر کے بحران کی صورتحال سے نمٹنے کے لیے مالی التزام فراہم کر دیا ہے۔ انہوں نے پیچیدگی کے وقت کے لیے اسے ماپائی وکاسن قرار دیا اور کہا کہ اس کے ذریعے حکومت نے اقتصادی استحکام فنڈ کی فراہمی جیسے ٹھوس اقدامات اٹھائے ہیں۔ بی جے پی رہنما نے ضمنی مطالبات زر کے دوسرے بیچ کو اقتصادی مسائل کا حل قرار دیا اور کہا کہ ہندوستان میں غریبوں کی فلاح و بہبود کے لیے جو اسکیمیں کووڈ کے دور سے شروع ہوئی تھیں، وہ مودی حکومت کی دوراندیشی کی وجہ سے اس کی یہ مہم اب بھی جاری ہے۔ اس سے ملک کے غریبوں کی فلاح کا کام ہو رہا ہے اور انہیں راحتی فراہم کیا جا رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ کووڈ کے وقت اٹھایا گیا مودی حکومت کا یہ قدم کسی بھی صورتحال سے پیدا ہوئے بحران میں لوگوں کے مسائل کے حل کے لیے ایک دوراندیش اقدام ثابت ہو رہا ہے۔ کانگریس کے شلپ پرسل نے کہا کہ حکومت ایجنڈے میں درج موضوع کے بجائے ضمنی مطالبات زر کے دوسرے بیچ کو لے کر ایوان میں آئی ہے، جبکہ اس وقت ایل پی جی سب سے بڑا بحران بن چکا ہے اور حکومت کو اس بحران سے نمٹنے پر توجہ دے کر اس کے حل کے لیے اقدامات کرنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ عرب ممالک میں بڑی تعداد میں ہندوستانی پھنسے ہوئے ہیں، حکومت کو ان کی واپسی کے لیے کام کرنا چاہیے لیکن وہ دوسرے کاموں میں لگی ہوئی ہے۔ وزیر اعظم اس کے پیش نظر حکومت کو کل جماعتی اجلاس بلا کر حالات پر تبادلہ خیال کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آپریشن سندور کے وقت اپوزیشن نے حکومت کی ہر طرح سے حمایت کی تھی، اس طرح جنگ کی وجہ سے پیدا ہوئی صورتحال میں اپوزیشن حکومت کی حمایت کرنے کو تیار ہے۔ وہ حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ جلد سے جلد کل جماعتی اجلاس بلایا جائے۔ محترمہ سولے نے کہا کہ امریکہ سے ایسی رپورٹس آ رہی ہیں کہ وہ ہندوستان سمیت کچھ دیگر ممالک کے خلاف تجارت کے خطاط طریقوں کی تحقیقات کرے گا۔ اس بارے میں وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کو ایوان کو اطلاع دینی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ رسوئی گیس کی کمی کی وجہ سے نہ صرف ڈھریوں صارف پریشان ہیں، بلکہ ریستوراں بند ہو رہے ہیں، اور ان سے وابستہ لوگوں کے سامنے روزی کا بحران کھڑا ہو گیا ہے۔ گیس پر منحصر صنعتیں بند ہو رہی ہیں۔ ستر فیصد خوردہ دکانیں اور درمیانی صنعتیں بند ہو گئی ہیں۔ محترمہ سولے نے کہا کہ تعلیم کا بجٹ کم ہوتا جا رہا ہے اور غیر ملکی یونیورسٹیوں کو ملک میں اپنے کیمپس کھولنے کے لیے مدعو کیا جا رہا ہے۔ اس سے حکومت کیا پیغام دینا چاہتی ہے۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے رکن پارلیمنٹ ہیمنت پاٹل نے کہا کہ ملک میں کیمیائی کھاد کی موجودہ صورتحال کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل۔ امریکہ اور ایران جنگ کے پیش نظر خام تیل کی قیمتیں 119 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئی ہیں اور اس کی قلت سنگین صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے حکومت کی کیا تیاری ہے، اس کی معلومات فراہم کی جانی چاہئیں۔ راشٹریاوادی کانگریس پارٹی (این سی پی) کی سپریا سولے نے کہا کہ جنگ کی وجہ سے پوری دنیا میں اس وقت بحران ہے۔ انتخابی پرچار کے موقع پر کانگریس کے لیڈر راہل گاندھی حکومت سے ایل پی جی بحران پر بحث کے مطالبے کا نوٹس دیتے ہیں تو انہیں مثبت جواب نہیں دیا جاتا اور معاملے کو ٹالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ترنمول کانگریس کے آزاد کیرتی جھا نے بھی ایل پی جی بحران کو سب سے بڑا چیلنج قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایودھیا میں رام مندر سمیت ملک کے مختلف مندروں میں بھگوان کا بھوگ تیار کرنا مشکل ہوگیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت بنگال کے حصے کا پیسہ نہیں دے رہی ہے۔ مترینگا کا پیسہ بھی نہیں دیا گیا ہے جس کی وجہ سے

یوپی میں ایل پی جی سلنڈر؛ رائے بریلی میں رات بھر لمبی قطاریں، کانپور میں ڈی ایس او کا چھاپہ

رائے بریلی / وارانسی / کانپور: 12 مارچ (پی این ایس) اتر پردیش میں ایل پی جی سلنڈروں کا رش ہے۔ انتظامیہ کی طرف سے بار بار کی یقین دہانیوں اور دھمکیوں کے باوجود عوام ایک سلنڈر کے لیے رات بھر لمبی قطاروں میں کھڑے ہیں۔ اس دوران وارانسی کے ضلع مجسٹریٹ نے افواہیں پھیلانے والوں کے خلاف کارروائی کا حکم دیا ہے۔ کانپور میں ایل پی جی سلنڈر کی بلیک مارکیٹنگ کا پتہ چلا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ کی ہدایت پر مارے گئے چھاپے میں ایک گھر سے 46 ایل پی جی سلنڈر برآمد ہوئے۔ ریاست بھر کے دیگر شہروں میں بھی لوگوں کو ایل پی جی سلنڈر کے ساتھ بڑھتی ہوئی مشکلات کا سامنا ہے۔ رائے بریلی میں لمبی قطاریں دیکھی گئیں۔ رات 30:9 بجے کے بعد بھی ضلع ہیڈکوارٹر سے تقریباً 30 کلومیٹر دور سیلون۔ جگت پور روڈ پر واقع کیوانڈین گیس ایجنسی کے باہر سینکڑوں دیہاتیوں کی لمبی قطاریں دیکھی گئیں۔ ایل پی جی سلنڈر پولیس کی نگرانی میں تقسیم کیے جا رہے ہیں۔ گیس خریدنے کے لیے آنے والے لوگوں نے گھنٹوں لائن میں انتظار کرنے کے باوجود تاخیر کی اطلاع دی۔ کرشن گیس سلنڈر کی سپلائی نہ ہونے کی وجہ سے شہری اور دیہی علاقوں میں کئی ہوٹل اور ریستوران بند ہونے کے دہانے پر ہیں۔ مقامی رہائشی محمد عرفان نے بتایا کہ دو سیلون جگت پور روڈ پر واقع کیوانڈین گیس ایجنسی کا صارف ہے۔ وہ تقریباً دو گھنٹے سے لائن میں ہے، لیکن ایل پی جی سلنڈر حاصل کرنے سے قاصر ہے۔

اس کے ساتھ ہی ایجنسی واقعہ کاروں کو ایل پی جی سلنڈر دے رہی ہے۔ تقریباً 200 سے 250 لوگ لائن میں ہیں۔ اگر ایل پی جی سلنڈر کی کمی نہیں ہے تو اتنی لمبی لائنیں کیوں ہیں؟ رائے بریلی میں، بلاگھریس کے ضلع صدر پنکج تیواری نے ضلع مجسٹریٹ کے دفتر میں مودی حکومت کے خلاف احتجاج کی قیادت کی۔ ضلع صدر پنکج تیواری نے کہا کہ کھانا پکانے والی گیس کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے اور بلیک مارکیٹنگ عروج پر ہے جس سے عوام کو مشکلات کا سامنا ہے۔ لوگ لائنوں میں کھڑے ہیں۔ ہم اس افراتفری کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، ہم نے حکومت کو خبردار کیا ہے کہ اگر صارفین کے مفادات کا تحفظ نہیں کیا گیا تو ہم سڑکوں پر احتجاج کریں گے۔ دنیا بھر میں ملک کی بدنامی ہوئی ہے، اور یہ بی جے پی کی وجہ سے ہے۔ بلاگھریس کے سٹی صدر دھیرج سریواستو نے کہا کہ مرکزی حکومت کی ناکام خارجہ پالیسی گیس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور بلیک مارکیٹنگ کی وجہ ہے۔ اس غلط خارجہ پالیسی نے ہمارے دوست ممالک کے ساتھ تعلقات کو نقصان پہنچایا ہے۔ ایران جو کبھی ہماری 60 فیصد قدرتی گیس اور تیل فراہم کرتا تھا، اب اپنی غلط خارجہ پالیسی کی وجہ سے اپنی سرحدیں بند کر چکا ہے۔

وارانسی میں افواہوں کا ضمنہ: وارانسی کے ضلع مجسٹریٹ ستیندر کمار نے گیس اور پٹرول کے بارے میں افواہیں پھیلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی دھمکی دی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ نے بتایا کہ ضلع میں کافی ڈیزل، پٹرول اور ایل پی جی سلنڈر دستیاب ہیں۔ کوئی کمی نہیں ہے۔ آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کے ساتھ ہم آہنگی بیٹھک، ڈیزل اور ایل پی جی سلنڈروں کی ہموار فراہمی کو یقینی بنا رہی ہے۔ ڈی ایم ستیندر کمار نے کہا کہ ضلع میں پٹرول، ڈیزل یا ایل پی جی سلنڈر کے تعلق سے افواہیں پھیلانے یا بلیک مارکیٹنگ کرنے والوں پر نظر رکھی جا رہی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر پکڑا گیا تو سخت کارروائی کی جائے گی۔ ڈی ایم نے پی این گیس کی ہموار فراہمی کو برقرار رکھنے کی بھی ہدایات جاری کی ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے صارفین سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ کسی بھی افواہ سے نہ گھبرائیں۔ تمام صارفین کو گھریلو گیس، پیٹرول اور ڈیزل معمول کے مطابق ملتے رہیں گے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ اسوٹا گھریلو گیس تقریباً ایک ماہ تک چلتی ہے۔ غلط افواہوں کو روکنے کے لیے، نئے ایل پی جی سلنڈروں کو گیس ملنے کے 25 دن بعد ہی تک کیا جا سکتا ہے۔ ضلع سپلائی آفیسر کے پی سنگھ نے بتایا کہ وارانسی میں 81 گیس ایجنسیاں ہیں اور تقریباً 10.36 لاکھ صارفین ہیں۔ اسوٹا تقریباً 23,600 صارفین روزانہ گیس بھر رہی ہیں۔ یہ پہلے کی طرح آسانی سے چل رہا ہے۔ سب کو ہوم ڈیلیوری فراہم کی جا رہی ہے۔

رمضان کے آخری عشرے میں عبادت کا اہتمام کریں: مولانا نوری

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی فضیلت اور اس کی روحانی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے مرکزی جامع مسجد جلالپور کے خطیب اہل مولانا محمد حبیب الرحمٰن نوری نے کہا کہ رمضان شریف کا آخری عشرہ غفران و فیضان سے لبریز ہوتا ہے اور اسے پورے مہینے کا خلاصہ و لب لباب بھی کہا جاتا ہے۔ اس عشرے میں اعتکاف کی عظمت، شبِ قدر کی طاق راتوں کی بے مثال برکتیں اور حضرت علیؓ (فاتح خیبر) کی شہادت بھی اہم نسبتیں بھی شامل ہیں، جو اس عشرے کو مزید بابرکت بنا دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماہ رمضان کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ لاکھوں بندوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتا ہے اور آخری دن اپنے نیک بندوں پر خصوصی کرم فرماتے ہوئے پورے مہینے کی عبادتوں کے بدلے بے شمار مغفرت اور جہنم سے نجات عطا کرتا ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ اس بابرکت عشرے کی قدر کریں اور زیادہ سے زیادہ عبادت و ریاضت میں مشغول رہیں۔ مولانا نوری نے مسلمانوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اگر ممکن ہو تو آخری عشرے میں اپنے دسترخوان کو سادہ رکھ کر غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کریں اور ان کی عید کی خوشیوں میں رنگ بھرنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ کسی ضرورت مند کو خوشی دینا بہت بڑی نیکی اور سعادت ہے۔ کیونکہ عید کی اصل خوشی اسی وقت مکمل ہوتی ہے جب سماج کے کمزور اور محروم طبقات تک بھی خوشیاں پہنچیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آخری عشرے میں ثواب کے درجات کئی گنا بڑھا دیے جاتے ہیں۔ لہٰذا اس دوران کثرت سے توبہ و استغفار، تلاوتِ قرآن اور ذکر و دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ آخر میں مولانا محمد حبیب الرحمٰن نوری نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ شبِ قدر کی طاق راتوں میں شب بیداری کریں، عبادت، تلاوت، ذکر اور دعا میں وقت گزاریں اور بار بار اپنے رب سے ایمان و عمل کی سلامتی اور مغفرت کی دعائیں مانگیں۔ انہوں نے کہا کہ یہی لمحات انسان کی کامیابی اور آخرت کی فلاح کا سبب بن سکتے ہیں۔

کولھو مالکان پر پلاسٹک کے کچرے کو جلانے سے آلودگی پھیلانے کا الزام

دیوبند 12 / مارچ (فیروز خان) ماہ پور گاؤں کے رہنے والے سماجی کارکن حنیب ہاشمی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈی ایم) کو ایک مکتوب ارسال کیا ہے جس میں کریشر مالکان پر لکڑی کے بجائے پلاسٹک کے کچرے کو جلانے سے آلودگی پھیلانے کا الزام لگایا ہے۔ مکتوب میں کہا گیا ہے کہ گاؤں میں واقع کئی کولھوں میں غیر قانونی طور پر پلاسٹک کا کچرا پولی تھین، ربڑ اور پرانے ٹائر بطور ایندھن جلائے جا رہے ہیں۔ کولھو کے دھنے نکلنے والا زہریلا دھواں لوگوں کی صحت کو بری طرح متاثر کر رہا ہے۔ آلودگی کے سبب بچوں، بوڑھوں اور خواتین کو سانس لینے میں دشواری پیش آ رہی ہے۔ مکتوب میں کہا گیا ہے کہ پلاسٹک کو جلانا قواعد و ضوابط کی سراسر خلاف ورزی ہے اس لئے عوامی مفاد میں اس معاملے کی تحقیقات کرانے کے بعد قصوروار پائے جانے پر قصوروار کولھو مالکان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔

روزہ انسانی وجود میں صبر و استقامت کی روح پھونکتا ہے

کاروانِ خُلوص کے صدر سید محبوب حسین زیدی کا رمضان کی مناسبت سے بیان

امروہہ (نامہ نگار) باری تعالیٰ کی جانب سے اہل ایمان پر فرض کی گئی تمام عبادات جہاں اخروی نجات اور فوز و فلاح کا ذریعہ ہیں، وہیں یہ انسانی روح کی تسکین اور جسمانی پاکیزگی میں بھی گہری کردار ادا کرتی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار کاروانِ خلوص امروہہ کے صدر اور امروہہ کی اہم ترین سماجی شخصیت سید محبوب حسین زیدی نے ماہِ صیام کی فضیلت پر گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے رمضان المبارک کو مومنین کے لیے ایک عظیم رباانی تحفہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ "یہ ماہ مقدس عبادات الٰہی میں غرق ہونے اور اپنے خالق سے لو لگانے کا بہترین موقع ہے۔ روزہ محض ایک شرعی فریضہ ہی نہیں بلکہ انسانی جسم کو لاتعداد امراض سے بچانے کا ایک قدرتی ذریعہ بھی ہے۔" زیدی نے نامہ نگار سے گفتگو میں اس بات پر خصوصی زور دیا کہ روزہ انسان کے اندر موجود قوتِ ارادی پیدا کرتا ہے جو اسے مشکلات کے سامنے سینہ سپر ہونا سکھاتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ زندگی کے تشیب و فراز میں اکثر انسان جذبات کے بہاؤ میں بہہ جاتا ہے، لیکن روزہ اسے صبر پر قابو پانے اور حلم و بردباری اپنانے کا درس دیتا ہے۔ روزہ ہمیں صبر کی تاکید کرتا ہے، صبر اور استقامت ہی وہ راز ہیں جن کے ذریعے بڑی سے بڑی مشکل پر غلبہ پایا جا سکتا ہے۔ گفتگو کے دوران محبوب زیدی نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ اگر ہم رمضان میں حاصل ہونے والی نیکیوں اور پاکیزہ جذبوں کو بقیہ گیارہ مہینوں میں بھی برقرار رکھیں، تو نہ صرف ہماری دنیا سنور جائے گی بلکہ آخرت میں بھی کامیابی ہمارا مقدر ہوگی۔ اختتام بیان سے قبل انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ اس مبارک مہینے میں ڈھیر عزیز کی ترقی، امن عام اور ملک کی خوشحالی کے لیے خصوصی دعائیں کی جائیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اپنی خوشیوں میں معاشرے کے نادار اور ضرورت مند طبقات کو شامل کرنا ہی رمضان کا اصل پیغام ہے۔ ہمیں انہیں نہ صرف اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہیے بلکہ عملی طور پر بھی ان کا دست و بازو بننا چاہیے۔

محمد قاسم انصاری کے والد حاجی عبدُ الولی کا انتقال

ٹانڈہ / امبیڈکر نگر (نامہ نگار) شہر کی معروف سماجی شخصیت اور بنکر لیڈر حاجی محمد قاسم انصاری کے والد حاجی عبدُ الولی گزشتہ 11 مارچ بروز بدھ کو ایک لمبے علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ مرحوم کی عمر تقریباً 90 برس تھی۔ انتقال کی خبر کے بعد ٹانڈہ شہر کے محلہ سکروال (پورب) میں واقع ان کے گھر پر تعزیت پیش کرنے والوں کا سلسلہ دن بھر جاری رہا۔ مرحوم کو ایک مخلص، باصلاحیت اور باحوصلہ شخصیت کے بہ ایک طور پر یاد کیا گیا۔ مرحوم کی تدفین اسی روز بعد 11 بجے محلہ سکروال پورب باغ روضہ کے قریب واقع آبائی قبرستان میں نماز عشاء کے بعد انجام دی گئی۔ نماز جنازہ اور تدفین میں شہر کے معززین، سیاسی و سماجی شخصیات، رشتہ دار اور متاثرین اور مقامی باشندگان نے بھرپور شرکت کی اور اہل خانہ سے دلی تعزیت کی۔

عطیہ میں ملی، وزارت دفاع کی 200 کروڑ روپے کی زمین بیچ گئی

سیتاپور انتظامیہ کی تفتیش میں کھلا راز

سیتاپور 12 مارچ (پی این ایس) یوپی میں وزارت دفاع کی قیمتی اراضی سے متعلق دھوکہ دہی کا شرمناک معاملہ میں رونما ہوا ہے۔ تازہ ترین معاملہ میں سیتاپور ضلع کے سدھولی میں واقع قاضی مدن دیالیہ انٹر کالج کی انتظامی کمیٹی شامل ہے، جس نے 200 کروڑ روپے سے زیادہ مالیت کی وزارت دفاع کی طرف سے عطیہ کردہ قیمتی زمین کو دھوکہ دہی سے بیچ دیا۔ سیتاپور انتظامیہ کی تحقیقات کے بعد ڈی ایم ڈاکٹر راج تلک چودھری آرینے لکھنؤ میں سوسائٹی رجسٹرار اور ڈپٹی اسٹیٹ آفیسر کے دفتر کو ایک تفصیلی رپورٹ بھیج کر سخت کارروائی کی سفارش کی ہے۔ حکومت نے گزشتہ سال 20 اگست اور اس سال 27 جنوری کو تحقیقات کے سلسلے میں ڈی ایم کو خط بھیجے تھے۔ تحقیقاتی رپورٹ کی کاپی محکمہ ثانوی تعلیم کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری کو بھی ارسال کر دی گئی ہے۔

دراصل، گزشتہ سال اگست میں شکایت موصول ہونے کے بعد، سیتاپور کے ڈی ایم نے اس ڈی ایم صدر جوڈیشل اور سب رجسٹرار سدھولی پر مشتمل دو رکنی کمیٹی تشکیل دی تھی اور جانچ کی ہدایت دی تھی۔ تحقیقاتی ٹیم نے تقریباً 125 صفحات پر مشتمل ایک تفصیلی رپورٹ 6 فروری کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو پیش کی۔ تحقیقات سے پتہ چلا کہ 11 ستمبر 1967 کو اس وقت کے صدر نے 23,690 روپے ادا کرنے کے بعد، بہار پور گاؤں، سدھولی میں ایک سرکاری کیمپ کے طور پر رجسٹرڈ آرمی کی 30.75 ایکڑ (12.44 ہیکٹر) زمین کو گورنمنٹ گرلز انٹر کالج کے نام منتقل کیا۔

اس کے بعد سدھولی کے رہنے والے اور کالج کی مینیجنگ کمیٹی کے اس وقت کے سیکریٹری تو تارام بھین نے 9 اگست 1987 کو ایک اور تنظیم دیودیالیہ سمیتی بنائی۔ تحقیقاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ گاندھی دیالیہ سمیتی کو سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ کے تحت رجسٹر کیا گیا تھا جبکہ 24 جنوری کو سارودا دیالیہ سمیتی کو رجسٹرڈ کیا گیا تھا۔ مذہبی اداروں کا ایکٹ۔ اراضی کی منتقلی کی مجاز اتھارٹی سے اجازت نہیں لی گئی۔ سائٹ کی معائنہ سے متعدد تحریاتی سرگرمیوں کا انکشاف ہوا۔ اسے سوسائٹیز ایکٹ کی دفعہ 5A، شق 3، 2 اور 4 کی خلاف ورزی قرار دیا گیا۔ ایسی صورت حال میں رجسٹرار آف سوسائٹیز اور سینٹرل کمانڈ کے ڈپٹی اسٹیٹ آفیسر (کنٹونمنٹ روڈ) کو کارروائی کرنی چاہیے۔ یہ شکایت ڈاکٹر کمل کمار عین نے درج کروائی تھی جو تنظیم کے منیجر بھی ہیں۔ ایس ڈی ایم صدر جوڈیشل کی رپورٹ کے مطابق جائے وقوعہ کے معائنہ کے دوران متعدد تجارتی سرگرمیاں دریافت ہوئیں۔ دستاویزات میں 1973 سے 2006 کے درمیان 22 ڈیڈز کے ذریعے وزارت دفاع کی اراضی کی فروخت اور عطیہ دکھایا گیا ہے۔ ان میں پلاٹ نمبر 186، 187 تا رچنہ مینیجر (صدر) اور گاندھی دیالیہ سمیتی کے تو تارام بھین (سیکریٹری) سے متعلق 20 سیل ڈیڈز مختلف پارٹیوں کے طور پر درج ہیں اور کرونا شنکر دوسری پارٹیوں کے طور پر درج ہیں۔ دریں اثنا تو تارام بھین نے پلاٹ نمبر 224 اور دیگر میں اراضی 2003 اور 2006 میں عطیہ ڈیڈ کے ذریعے اپنے نام کی تھی۔ پلاٹ نمبر 155 اور 151 میں قیمتی زمین تنظیمی ہائی وے پر واقع ہے۔ رپورٹ میں زمین پر ناجائز تجاوزات کا بھی ذکر ہے۔

شب قدر میں ہوئی خوب عبادت، روزہ دار تلاوت قرآن پاک میں مصروف

گورکھپور، تقریباً 13 گھنٹے 24 منٹ تک جاری رہنے والا 22 واں روزہ عبادت اور قرآن مجید کی تلاوت میں گزرا" جنہم سے آزادی" کے لیے وقف رمضان کا آخری عشرہ جاری ہے، مساجد اور گھروں میں نمازیں ادا کی جا رہی ہیں، شب قدر کی دوسری رات میں بصمرات کو عبادت کی کثرت دیکھی گئی، عقیدت مندوں نے دعائیں کیں اور اپنے گناہوں کی معافی طلب کی، بازاروں میں عید کی خریداری زوروں پر ہے، بازار میں خریداروں کا ہجوم ہے، خاص طور پر بیٹی، شاہ معروف، گھنٹہ گھر، جنعفر بازار اور گورکھ ناتھ میں بہت زیادہ سرگرمی ہے۔

اعتکاف میں بزرگوں کے ساتھ نوجوان بھی پیش پیش

رمضان المبارک کا آخری عشرہ جاری ہے، مساجد میں بزرگوں سے لے کر جوانوں تک سب دس روزہ اعتکاف میں مصروف ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے اپنی عقیدت کا اظہار کر رہے ہیں، ایسا ہی ایک شاندار منظر جعفر بازار میں سبز پوش بابا کی مسجد میں بھی نظر آ رہا ہے، اعتکاف میں بارہ نوجوان جن کی عمریں 12 سے 19 سال کے درمیان ہیں، اعتکاف میں بیٹھے ہیں ان میں محمد زید (19)، محمد آصف رضا (18)، محمد روشان (16)، احمد رضا (15)، محمد عاقب انصاری (19)، محمد شاہد (13)، محمد اشف (15)، محمد سفیان (14)، عبدالصمد (12)، علی حمزہ (16)، محمد سلیم ضیا (19) اور رحمت علی (19) شامل ہیں، عبادت کے جذبے سے لبریز نوجوان کہتے ہیں کہ دنیا سے ناطہ تو ذکر اللہ تعالیٰ کی یاد میں گم رہنے میں ایک انوکھی لذت ہے، مسجد کے امام حافظ رحمت علی نظامی نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں، اسی مسجد میں 80 سالہ حاجی رفیع اللہ بھی اعتکاف میں بیٹھے ہیں، شہر بھر کی دیگر مساجد میں بھی لوگ اعتکاف کر رہے ہیں، اور نمایاں نیکیاں اور دعائے الٰہی کے جویاں ہیں۔

الوداعی جمعہ آج، انتظامات مکمل

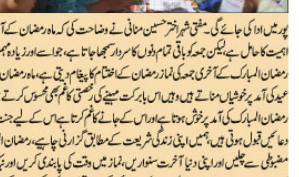

شہر کی مساجد میں الوداعی جمعہ (رمضان کے آخری جمعہ) کے لیے تمام انتظامات مکمل کر لیے گئے ہیں، مساجد کی صفائی کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے، قالینوں، چٹائیوں اور پانی کا مناسب انتظام کیا گیا ہے، الوداعی جمعہ کے موقع پر مساجد نمازیوں سے کھچا کھچ بھری رہیں گی۔ تمام مساجد میں نماز جمعہ 30:12 سے 30:2 بجے تک ادا کی جائے گی، تقاریر اور الوداعی خطبہ ہوگا، وجدہ مسلم کینٹی کے افسر اور وکرت جمعہ ادا کریں گے، تمام مساجد میں نماز جمعہ کے بعد خصوصی دعائیں کی جائیں گی، آخری جمعہ کی نماز وجدہ پہر 15:2 پر، چشتیہ مسجد بخشی پور میں اور وجدہ 30:2 بجے کی جامع مسجد رحمانیہ گرلحہ بسنت پور میں ادا کی جائے گی۔ مفتی شہر فخر حسین منانی نے وضاحت کی کہ ماہ رمضان کے آخری جمعہ کو الوداعی جمعہ یا جمعۃ الوداع عرض کیا جاتا ہے، اگرچہ اس مہینے کی اہمیت کا حال ہے، لیکن جمعہ کو باقی تمام دنوں کا سردار سمجھا جاتا ہے، جو اسے اور زیادہ اہم بنا تا ہے، جمعہ کے دن کو چھوٹی عید یا فتح کی عید کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، رمضان المبارک کے آخری جمعہ کی نماز رمضان کے اختتام کا پیغام دیتی ہے، ماہ رمضان المبارک کی رخصتی کے غم کے ساتھ ماہ رمضان کو الوداع کہا جاتا ہے، لوگ جیسا عید کی آمد پر خوشیاں مناتے ہیں وہیں اس بابرکت مہینے کی رخصتی کا غم بھی محسوس کرتے ہیں۔ شہر قاضی مفتی محمد اظہر شمسی نے کہا کہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ" جو شخص رمضان المبارک کی آمد پر خوش ہوتا ہے اور اس کے جانے کا غم کرتا ہے اس کے لیے جنت ہے" رمضان المبارک وہ مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بڑھ جاتی ہیں، دعائیں قبول ہوتی ہیں، ہمیں اپنی زندگی شریعت کے مطابق گزارنی چاہیے، رمضان المبارک نے ہمیں کامیابی کا راستہ دکھایا، اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس پر مضبوطی سے چلیں اور اپنی دنیا آخرت سنواریں، نماز میں وقت کی پابندی کریں اور نیک بنیں، زکوٰۃ اور فطرہ جلد از جلد ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیں، جنہم سے آزادی کا عشرہ جاری ہے، اس لیے خوب نیک دعائیں کریں قرآن پاک کی تلاوت کریں اور رب تعالیٰ سے اپنا رشتہ مضبوط کریں۔

خواتین پر جمعہ کی نماز فرض نہیں: علما کرام

سوال و جواب کا سلسلہ بصمرات کو رمضان ہیلپ لائن نمبر 8604887862، 9598348521، 9956971232، اور 7860799059 پر جاری رہا۔

1 سوال: عورتوں کے لیے جمعہ کی نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جمعہ کی نماز مردوں پر لازم ہے، عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں ہے، وہ معمول کے مطابق ظہر کی نماز ادا کریں۔

2 سوال: شریعت کے مطابق مسافر کون ہے؟ اور مسافر کس وقت نماز قصر کر سکتا ہے؟

جواب: شریعت کے مطابق مسافر وہ ہے جو اپنے آبائی شہر سے تین دن کی دوری کے سفر یعنی تقریباً 92 کلومیٹر سے، جب آپ آبادی سے نکلیں تو نماز میں قصر کرنا شروع کر دیں، مسافر کس وقت تک قصر پڑھتا رہے جب تک کہ وہ کسی جگہ پر پندرہ (15) دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ نہ کرے یا جب تک وہ اپنی منزل میں پہنچ جائے۔

مسجد رفوگران محلہ رمپورہ نجیب آباد میں تراویح میں قرآن پاک کی تکمیل

نجیب آباد: نجیب آباد کے محلہ رمپورہ مسجد رفوگران میں ۲۶ ویں شب کو قرآن پاک مکمل ہوا قرآن پڑھنے والے مفتی محمد ارشد صاحب جوکی رمپوری تھے جب کہ سننے والے مفتی محمد شارق صاحب رامپوری تھے مسجد میں ایک بڑی تعداد نے تراویح میں قرآن پاک کو سکون و اطمینان سے سنا اس موقع پر مفتی ارشد صاحب نے بتایا کہ ایسے مواقع پر ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ رب تعالیٰ نے ہمیں قرآن سننے سنانے کی توفیق بخشی ساتھ ہی ساتھ قرآن سننے سنانے میں اور تراویح پڑھنے پڑھانے میں جو تکلیفیں کاٹنیاں ہوئی ان پر اللہ سے استغفار کریں مفتی صاحب نے قرآن پاک کی فضیلت پر بات کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن پاک صرف ثواب یا برکت کی کتاب نہیں بل کہ یہ ایک انقلابی کتاب ہے یعنی قرآن کریم پر عمل کر کے اپنی زندگیوں کو بدلا جا سکتا ہے۔ اس کتاب پر جس نے بھی جس بھی زمانہ میں عمل کیا کامیابی اور کامرانی نے اس کے قدم چومے، اس لیے ہمیں چاہیے کہ قرآن کریم پر صد فیصد عمل کرنے کی کوشش کریں مزید کہ ایسی جگہ تراویح پڑھنے کا اہتمام کریں جہاں قرآن کریم صحیح تلفظ کے ساتھ قواعد کی رعایت کرتے ہوئے پڑھا جاتا ہو اور ایسی جگہوں سے بالکلیہ اجتناب کریں جہاں قرآن کریم پڑھنے کے نام پر اس کی بے ادبی کی جاتی ہو قرآن کریم کے آداب کی رعایت نہ کی جا رہی ہو قواعد کا لحاظ نہ رکھا جا رہا، اخیر میں یہ بھی فرمایا: کہ اپنے بچوں کو دینا دی تعلیم کے ساتھ ساتھ دین کی تعلیم ضرور دیں (اللہ کی توفیق عطا فرما) اس مبارک موقع پر مفتی صاحب نے اور ان کے ساتھ تمام نمازیوں نے ملک میں امن و سلامتی اور ملک کی ترقی کے لئے دعائیں کی۔

سڑک جام کرنے والے سیکڑوں افراد کے خلاف مقدمہ درج

دیوبند 12 / مارچ (فیروز خان) چار روز قبل سڑک حادثہ میں مرنے والے نوجوان کی لاش کو سڑک پر رکھ کر جام لگانا مظاہرین کو بھاری پڑ گیا ہے۔ پولیس نے بھارتیہ کسان مزدور یونین کے چرتھاول بلاک صدر سمیت 18 نامزد اور سیکڑوں نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ اتوار کے روز گاؤں کسولی کے رہنے والے 19 سالہ نوجوان سوار وکاس ولد وجندر کی گاؤں بیہڑا کے نزدیک دودھ سے بھری پک اپ گاڑی کی لگ گئے سے موت ہو گئی تھی، حادثے کی اطلاع پر موقع پر پہنچے گاؤں کے لوگوں نے پولیس کو لاش اٹھانے سے روکتے ہوئے لاش کو سڑک پر رکھ کر دیوبند جیہڑا روڈ پر جام لگا دیا تھا۔ جس سے سڑک پر گاڑیوں کی لمبی لمبی لائنیں لگ گئی تھی، سڑک جام کو کھلوانے کے لئے موقع پر پہنچے افسران کے سمجھانے کے بعد بھی گاؤں کے لوگ نہیں مانے جس پر افسران نے انہیں کوتوالی میں بلا کر ان سے بات کی لیکن کوئی حل نہیں نکلا۔ بعد ازیں گاؤں کے لوگوں نے سروس روڈ تراہے پر لاش کو رکھ کر دیوبند بڑکاؤں روڈ پر جام لگا دیا تھا، جسے اعلیٰ افسران نے بمشکل تمام کھلوایا تھا، مذکورہ معاملہ میں پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے لاش کو سڑک پر رکھ کر جام لگانے والے بھارتیہ کسان مزدور یونین چرتھاول کے بلاک صدر کشن ویر سمیت 18 نامزد اور گاؤں کسولی کے رہنے والے سیکڑوں نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔

بھیم سینا کے قومی صدر ستپال تنور پر حملہ

دیوبند 12 / مارچ (فیروز خان) اپنے خاندان کے ساتھ ایک نجی تقریب میں شریک ہونے کے لئے آئے بھیم سینا کے قومی صدر ستپال تنور پر نامعلوم بائیک سوار نوجوانوں کے ذریعہ فائرنگ کئے جانے کا معاملہ روشنی میں آیا ہے۔ جس میں وہ معمولی طور پر زخمی ہوئے ہیں مذکورہ معاملہ میں ستپال تنور کی بیوی نشا تنور ایڈوکیٹ نے پولیس کو شکایتی تحریر دیتے ہوئے کارروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اطلاع کے مطابق ہریانہ کے گرگاؤں کے کھڑیا گاؤں کے رہنے والے بھیم سینا کے قومی صدر ستپال تنور اور ان کی اہلیہ ایڈوکیٹ نشا تنور دیوبند کے قریبی گنارسا گاؤں میں ایک خاندانی تقریب میں شرکت کے لئے آئے تھے۔ رات کے وقت جب وہ اپنی کوٹھی کے پارکنگ ایریا میں کھڑے تھے تو ان دوران موٹر سائیکل پر سوار دو نوجوانوں نے ان کے ساتھ ایک نجی تقریب میں شریک ہونے کے لئے آئے بھیم سینا کے قومی صدر ستپال تنور پر فائرنگ کر دی۔ فائرنگ کے دوران ستپال تنور کی بیوی نشا تنور کے ہاتھ میں گولی لگنے سے وہ زخمی ہو گئیں۔ واقعہ کی اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی اور جائے وقوعہ کا معائنہ کیا۔ ستپال تنور کی اہلیہ ایڈوکیٹ نشا تنور نے تھولی دیوبند میں شکایت درج کراتے ہوئے نامعلوم حملہ آوروں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔ ایس ایس پی آئی ایس کمار نے بتایا کہ معاملہ ان کے علم میں ہے۔ پولیس اس معاملہ کا مختلف پہلوؤں سے اس کا واقعہ کی جانچ کر رہی ہے۔ جائے وقوعہ کے آس پاس نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی ریکارڈنگ بھی چیک کی جا رہی ہے۔

حضرت بابا شاہ ولایت رح کا 587 واں عرس مبارک

سہارنپور (اسٹاف نیوز) بھوری دنیا میں اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے اپنی عبادت، ریاضت اور مجاہدہ سے عوام الناس کو بھلائی اور راحت کا راستہ اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہیں اور یہی سچی معنوں میں دین اور دنیا میں کامیابی کی دلیل ہے، ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے بزرگوں اکابرین اور اللہ کے نیک بندوں کی حکمت عملی کو اپنائیں اور خدا کو دنیاوی کھیلوں اور تفریحات سے محفوظ رکھتے ہوئے صرف اور صرف حق کا راستہ اختیار کریں ایسا کرنے سے ہم بھی کامیاب ہوں گے اور امت مسلمہ بھی خدا کو کامیاب اور محفوظ محسوس کرے گی حق میں حق تو آن کر بھی اور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے بھی حق اور قابل احترام ہے گمراہی اور شرمندگی اور دنیاؤں کے لئے ایک

اُتر پردیش میں کوئی ایل پی جی یا ایندھن کا بحران نہیں ہے

تیل کمپنیوں اور حکومت نے افواہوں کی تردید کی

ایل پی جی بحران: ایجنسیوں نے گیس سلنڈروں کی بکنگ کے اوقات تبدیل کر دیے ہیں

لکھنؤ: 12 مارچ (پی این ایس) اتر پردیش میں ایل پی جی سلنڈر اور پٹرول اور ڈیزل کی قلت کی افواہوں کے درمیان آئل مارکیٹنگ کمپنیوں (او ایم سی) اور ریاستی حکومت نے صورتحال کو واضح کیا ہے۔ انتظامیہ نے دعویٰ کیا ہے کہ ریاست میں پٹرولیم مصنوعات کی سپلائی مکمل طور پر معمول پر ہے اور صارفین کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ریاستی سطح کے کوآرڈینیٹر (SLC) جنے جنداری کے مطابق مغربی ایشیا میں کشیدگی کے باوجود ریاست میں ایندھن کی کوئی کمی نہیں ہے۔ اتر پردیش میں تقریباً 48.5 ملین گھریلو ایل پی جی صارفین ہیں۔ لکھنؤ (5.1 ملین)، پریاگ راج، آگرہ، گورکھپور، اور غازی آباد اس پیک میں سب سے آگے ہیں، ان پانچ اضلاع میں کل 5.6 ملین صارفین ہیں۔ گھریلو ایل پی جی: تقریباً 10,000 میٹرک ٹن (TMT 10)۔ تجارتی/صنعتی: تقریباً 500 میٹرک ٹن (TMT 5.0)۔ ڈسٹری بیوشن نیٹ ورک: ریاست میں کل 143.4 تقسیم کار سرگرم ہیں، جن میں سے 116 صرف لکھنؤ میں خدمات فراہم کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے واضح کیا ہے کہ ریاست میں ایندھن کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔ انہوں نے انتظامیہ کو ہدایت کی ہے کہ وہ سوشل میڈیا پر قلت کے بارے میں گمراہ کن خبریں پھیلانے والوں کی نشاندہی کریں۔ مزید ٹرانس پالیسی کے تحت گیس سلنڈر یا پیٹرول ذخیرہ کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ ضلعی سطح کے افسران پٹرول پمپوں اور گیس ایجنسیوں کا اچانک معائنہ کریں۔ تیل کمپنیوں نے صارفین سے اپیل کی ہے کہ وہ گھبراہٹ کے باعث اضافی بکنگ نہ کریں۔ آگر IVRS لائن مصروف ہے تو صارفین کو ڈیجیٹل ذرائع جیسے SMS، بس کال، یا موبائل ایپس کا استعمال کرنا چاہیے۔ صرف ضرورت کے وقت سلنڈر بک کریں اور سپلائی چین پر غیر ضروری دباؤ سے بچنے کے لیے یک وقت متعدد بکنگ سے گریز کریں۔ بحران کے درمیان ایجنسیوں نے سلنڈروں کی بکنگ کے اوقات کو محدود کر دیا ہے۔ فون بکنگ اب صرف 00:5 AM تا 00:7 AM اور 00:8 PM کے درمیان دستیاب ہے، جو ہزاروں صارفین کے لیے تکلیف کو بڑھا رہی ہے۔ اگر آپ کو گیس سلنڈر بک کرنے کی ضرورت ہے، تو صبح 00:5 بجے اٹھیں، کیونکہ فون بکنگ صرف صبح 00:5 بجے سے صبح 00:7 بجے اور شام 00:8 بجے کے درمیان دستیاب ہے۔ بکنگ تقریباً 13 گھنٹے، صبح 00:7 بجے سے شام 00:8 بجے تک بند رہے گی۔ بکنگ صرف ان صارفین کے لیے دستیاب ہوں گی جن کے پچھلے سلنڈر کی ڈیلیوری 25 دن سے زیادہ عرصہ پہلے ہو چکی ہے۔ اس طرح کے فوٹس گیس بحران کے درمیان ایجنسیوں میں لگائے گئے ہیں۔ انڈین، بھارت گیس، اور ایچ پی گیس کمپنیاں ویسٹرڈ کالوں کے ذریعے صارفین کے سلنڈر بک کرتی ہیں۔ تاہم، ہولی کے بعد بکنگ کی مدت بڑھا دی گئی ہے، گیس کی قلت کے درمیان سرد رتجن دان سے بند ہے۔ بکنگ نہ ہونے کی وجہ سے صارفین خالی سلنڈروں کے ساتھ ایجنسی سے گودام تک بھاگ رہے ہیں۔ وہ گیس حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ بدھ کو ہزاروں صارفین بکنگ نہ ہونے کی وجہ سے سلنڈروں کی تلاش میں ایجنسیوں اور گوداموں میں گھومتے نظر آئے۔ اب، تقریروں کا شیڈونگ مسئلہ کو مزید بڑھا سکتا ہے۔

شہر میں 50 ہزار سے زائد ایل پی جی گیس سلنڈر صارفین کو مشکلات کا سامنا ہے۔ ان کے گھروں میں گیس کی کمی کی وجہ سے انہیں چائے اور ناشتے سے لے کر ناشتے اور رات کے کھانے تک ہر چیز تیار کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ ضلع میں 3.1 ملین سے زیادہ صارفین ہیں۔ ان میں سے تقریباً 100,000 صارفین کی بکنگ پھنسی ہوئی ہے۔ دریں اثنا، 100,000 سے زیادہ صارفین جنہوں نے اپنا KYC مکمل نہیں کیا ہے انہیں بھی مسائل کا سامنا ہے۔

آئی اوی کے ضلع ذونل آفیسر وتیت کمار نے بتایا کہ ضلع میں ایل پی جی کی کوئی کمی نہیں ہے۔ گودام بھرے ہوئے ہیں۔ لوگ غیر ضروری بکنگ کر رہے ہیں جس سے سرور متاثر ہو رہا ہے اور اس سے سلنڈر رسپلائی میں بھی پریشانی ہو رہی ہے۔ غیر ضروری بکنگ سے گریز کریں۔

آل انڈیا ایل پی جی ڈسٹری بیوٹرز فیڈریشن کے صدر وپل پرودت نے بتایا کہ سرور کے مسئلے کی وجہ سے بکنگ نہیں اور کیپیٹی کام نہیں کر رہے ہیں۔ بکنگ کے 24 گھنٹے کے اندر سلنڈر فراہم کیے جا رہے ہیں۔ بکنگ کے بعد DAC نمبر موصول ہوتا ہے۔ اگر یہ دستیاب نہیں ہے تو سلنڈر نہیں پہنچائے جا سکتے۔ سرور کی خرابی کی وجہ سے دفتر میں بھیڑ جمع ہے۔ ایل پی جی ڈسٹری بیوٹرز ایسوسی ایشن کے صدر ستوش سیکھر والے نے بتایا کہ سرور کے مسئلے کی وجہ سے گیس ایجنسی کا بکنگ نمبر کام نہیں کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ ایجنسی میں آ رہے ہیں۔ یہاں بھی یہی مسئلہ درپیش ہے۔ سلنڈر کی کمی نہیں ہے لیکن بکنگ نہ ہونے سے پریشانی بڑھ رہی ہے۔

یوپی: اکھلیش یادو نے شنکراچاریہ اویمکتیشور انند سے ملاقات کی، کہا کہ فرضی سنتوں کا خاتمہ ہو رہا ہے

لکھنؤ: جمعرات کو لکھنؤ میں جیوتیرمٹھ بدری ناتھ کے شنکراچاریہ اویمکتیشور انند سرسوتی سے ملاقات کے بعد، ایس پی سربراہ اکھلیش یادو نے کہا کہ کسی بھی نیک کام یا ترقی کو شروع کرنے سے پہلے سنتوں اور باباؤں کا آشیرواد حاصل کرنے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ شنکراچاریہ کا آشیرواد حاصل کرنے سے فرضی سنتوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ ہر شخص میں اچھا کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ اس کے لیے گناہ اور نیکی، نیکی اور بدی کے درمیان مسلسل جنگ جاری ہے۔ ہم سب کو اپنے اندر سدرشن چکر رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ تمہل کر لڑیں اور موجودہ برائی ختم کریں۔ ایس پی سربراہ نے کہا کہ سماج وادی حکومت کے دوران گائے کی خدمت کو لے کر کئی فیصلے لیے گئے۔ اتر پردیش کا پہلا گائے کے دودھ کا پلانٹ قنوج میں قائم کیا گیا تھا۔ وہاں پیدا ہونے والی مصنوعات دیسی گائے کے دودھ سے تیار کی جاتی تھیں، جس سے نہ صرف گائے کی خدمت ہوتی تھی بلکہ لوگوں کی خوشحالی بھی آتی تھی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت تمام اچھی چیزوں کے خلاف ہے۔ اس حکومت نے قنوج میں دودھ پلانٹ بند کر دیا۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ پچھلے کچھ دنوں سے ایسا لگتا ہے جیسے اتر پردیش میں حکومت نہیں ہے۔ بی جے پی جمہوریت کو تباہ کر رہی ہے۔ مختلف اضلاع میں میٹنگیں ہو رہی ہیں، یہاں ایم ایل اے کے ٹکٹ منسوخ کرنے کی حکمت عملی بنائی جا رہی ہے۔ اگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ان میٹنگوں میں شرکت کر رہا ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع مجسٹریٹ کے زیر اثر ہو جائے گا۔ کھانا پکانے کی گیس کے بحران کے لیے مرکزی بی جے پی حکومت کو مدد ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے اکھلیش نے کہا کہ حکومت ہند کے غلط فیصلوں کی وجہ سے لوگ کلدری پر کھانا پکانے پر مجبور ہیں۔ انہیں اپنے گھروں میں بھٹیاں بنانے اور چولہے تیار کرنے ہوں گے۔ مارکیٹ میں بجلی کے سامان کی قلت ہے۔ یہ بحران اس لیے پیدا ہوا ہے کہ دونوں حکومتیں اپنی ذمہ داریوں سے پہلو تہی کر رہی ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ وزیر اعلیٰ کے آبائی ضلع میں گیس سلنڈروں کے لیے ہنگامہ آرائی ہے اور وزیر اعظم کے حلقے میں لمبی قطاریں ہیں۔ انہوں نے طنزکیا کہ حکومت پہلے ہی لوگوں کو کھلی نوٹ بندی کے لیے، بھی کو تنگ گیس کے لیے، کبھی آدھار کے لیے قطاروں میں کھڑا کر رہی ہے۔

ڈانڈی مارچ کی وجہ سے حضرت گنج کی سڑکوں پر داخلہ ممنوع

لکھنؤ: 12 مارچ (پی این ایس) ڈانڈی مارچ کی وجہ سے آج لکھنؤ کے مشی علاقے میں ٹریفک میں بڑے بدلاؤ کیے جا رہے ہیں۔ دریں اثنا، روڈ ویز انتظامیہ نے آسنسول اسپیکٹر بھرتی کے امتحان کے لیے امیدواروں کی سہولت کے لیے خصوصی بسیں چلانے کا فیصلہ کیا ہے، جو 13 تا 16 مارچ تک منعقد ہونے والے ہیں۔ ڈی سی پی ٹریفک لکشمی وکاشٹ کے مطابق ڈانڈی مارچ صبح 30:8 بجے جن بھون سے لکھنؤ یونیورسٹی تک شروع ہوگا۔ اس کے لیے حضرت گنج اور آس پاس کے علاقوں میں روٹ ڈائیورشن نظام میں لایا جائے گا۔ حضرت گنج، بی بی ڈوئی اس اور چرار سے سے گاڑیوں کو پارک روڈ یا سیدھی تیرا یا کیونٹ کے راستے قیصر باغ جانا پڑے گا۔ راج بھون/ بندریا باغ: یہاں سے گاڑیوں کو ال بتی اسکوئر یا گالف کلب کی طرف لے جایا جائے گا۔ پیٹل نیر امرا تھ سہائے نے بتایا کہ امیدواروں کے لیے آنے جانے شہروں سے اضافی بسیں چلائی جائیں گی۔ کانپور (شہر اور دیہی)، سلطان پور، امیٹھی، رائے بریلی، پرتاپ گڑھ، جونپور، اودھیا، اور گورکھپور۔ ہیلپ ڈیسک: عالم باغ اور قیصر باغ بس اسٹینڈ کے ساتھ ساتھ چار باغ ریلوے اسٹیشن پر ہیلپ ڈیسک اور ہولڈنگ ایریاز قائم کیے گئے ہیں۔ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے پرنسپل منیجر (آپریشنز) انیل کمار نے واضح کیا کہ امیدواروں کے لیے بس کا سفر مفت ہوگا۔

اتر پردیش ڈیفنس کوریڈور، 35 ہزار کروڑ کی سرمایہ کاری

یوپی میں دفاعی صنعت کو فروغ، 9 یونٹوں میں پیداوار شروع

لکھنؤ: 12 مارچ۔ دفاع اور ایرو اسپیس مینوفیکچرنگ کے عالمی تشخیے پر اتر پردیش کو پوزیشن دینے کے عزم کے ساتھ، اتر پردیش ڈیفنس انڈسٹریل کوریڈور (UPDIC) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں بے مثال ترقی کر رہا ہے۔ UPEIDA کے ذریعہ 2018 میں قائم، دفاعی راہداری اپنے چھ اسٹریٹجک زونوں: کانپور، جھانسی، لکھنؤ، علی گڑھ، آگرہ اور چترکوٹ کے ذریعے اہم سرمایہ کاری کو راغب کر رہی ہے۔ UPEIDA کی تازہترین پیش رفت کی رپورٹ کے مطابق، نو (9) بڑی مینوفیکچرنگ یونٹوں نے UPDIC کے چھ زونوں میں کام اور پیداوار شروع کر دی ہے، جو دفاعی شعبے میں خود انحصاری کی طرف ایک بڑا قدم ہے۔ UPDIC کے مختلف زونوں میں اب تک 35526 کروڑ کی سرمایہ کاری کی تجاویز موصول ہوئی ہیں۔ اب تک حاصل کی گئی 2040 ہیکٹر زمین میں سے 977.54 ہیکٹر صنعتوں کو الاٹ کی گئی ہے۔ فی الحال، چھ مراکز میں 62 کمپنیوں کو دفاعی اور اس سے منسلک مینوفیکچرنگ کے لیے زمین الاٹ کی گئی ہے۔ تقریباً 11 کمپنیاں کے لیے لیز ڈیڈ جاری ہیں۔ دفاعی راہداری کے مختلف زونوں میں موصول ہونے والی سرمایہ کاری کی تجاویز میں کانپور 12803 کروڑ روپے کے ساتھ جھانسی 11738 کروڑ کے ساتھ لکھنؤ 4850 کروڑ کے ساتھ علی گڑھ میں 4490 کروڑ، چترکوٹ 880 کروڑ اور آگرہ 607 کروڑ کے ساتھ کئی سرکردہ کمپنیوں نے UPDIC میں تجارتی پیداوار شروع کی ہے۔ اڈانی ڈیفنس سسٹمز اینڈ ٹیکنالوجیز لمیٹڈ نے کانپور میں اپنے 1500 کروڑ کے گولہ بارود کے مینوفیکچرنگ پلانٹ میں پیداوار شروع کر دی ہے، جو کہ راہداری کی آج تک کی سب سے بڑی سرمایہ کاری ہے۔ علی گڑھ میں، میٹیلک اینکرز انڈس لمیٹڈ (330 کروڑ) نے اینکرز انک وارفیئر اور سیلائٹ ٹیکنالوجی کی پیداوار شروع کر دی ہے، جبکہ ویریون ڈیفنس پرائیویٹ لمیٹڈ (65 کروڑ) اور نیتیا کرشنا انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ (12 کروڑ) نے چھوٹے ہتھیاروں اور درست ہتھیاروں کے اجزاء کی تیاری شروع کر دی ہے۔ لکھنؤ نو دفاعی مینوفیکچرنگ کے ایک نئے مرکز کے طور پر ابھر رہا ہے، جس میں ایرو ٹیک ٹیکنالوجیز (320 کروڑ) اور ٹائیٹم کا سلنگ کی پیداوار شروع کر رہی ہے اور DRDO کی برہموس ایرو اسپیس (300 کروڑ) برہموس ایر جی میزائل سسٹم تیار کر رہی ہے۔ سنگاپ پنٹیلی سلوشنز (14 کروڑ) حفاظتی آلات اور حفاظتی لباس تیار کر رہے ہیں۔ دریں اثنا، کانپور میں، اے آر پوئنٹر (48 کروڑ) اور اوشوک میٹریلز اینڈ سائنسز (58.38 کروڑ) نے بائنریٹیب ٹیلسک مواد اور دفاعی ٹیکنیکل کی پیداوار شروع کر کے صنعتی سرگرمیوں کو تیز کیا ہے۔ 2018 میں وزیر اعظم کی طرف سے اعلان کیا گیا، یہ کوریڈور پلگ اینڈ پلے انفراسٹرکچر اور سنگل ونڈو کلیئرنس جیسی خصوصیات کے ذریعے دفاعی خود انحصاری کا احساس کرا رہا ہے۔ یہ صرف مینوفیکچرنگ تک ہی محدود نہیں ہے، بلکہ ایم ایس ایم ایز اور اسٹارٹ اپس کو عالمی سپلائی چینز سے جوڑ کر روزگار، اختراعات اور برآمدات کی قیادت میں ترقی کا ایک اسٹریٹجک مرکز بن گیا ہے۔

نماز جمعۃ الوداع کے بعد آصفی مسجد میں 'عالمی یوم قدس' کی مناسبت سے ہوگا احتجاج

لکھنؤ ۱۲ مارچ: فلسطین پر اسرائیل کے ناجائز قبضے، غزہ میں جاری جارحیت، فلسطینیوں کی نسل کشی، قبلۂ اول کی بازیابی اور قطبے میں جاری اسرائیلی دہشت گردی کے خلاف نماز جمعۃ الوداع کے بعد 'عالمی یوم قدس' کی مناسبت سے لکھنؤ کی تاریخی آصفی مسجد میں احتجاج ہوگا۔ احتجاج کی قیادت امام جمعہ مولانا سید کلب جواد نقوی کریں گے۔ احتجاج ۱۳ مارچ ۲۰۲۶ نماز جمعۃ الوداع کے فوراً بعد تقریباً 1 بجے شروع ہوگا جس میں مختلف علماء موجود رہیں گے۔ اولاً نماز جمعۃ الوداع مولانا کلب جواد نقوی کی اقتدا میں ادا کی جائے گی اس کے بعد فلسطین کے مظلوموں کی حمایت میں صدائے احتجاج بلند کی جائے گی۔ خاص طور پر رہبر معظم آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کی مظلومانہ شہادت کو یاد کیا جائے گا اور انقلاب اسلامی کے تیسرے رہبر اور ولی فقیہ آیت اللہ العظمیٰ سید مجتبیٰ خامنہ ای کے تجہید مجد بھی ہوگا۔ لکھنؤ علمائے ہند تمام علماء، اداروں اور مومنین سے شرکت کی اپیل کرتی ہے۔

انتظامات بہتر سے بہتر کیے جائیں: مولانا خالد رشید

الوداع اور عید الفطر کی تیاریوں کے سلسلے میں عیدگاہ میں اہم میٹنگ

لکھنؤ، ۱۲ مارچ۔ عید گاہ لکھنؤ میں جمعۃ الوداع اور عید الفطر کی تیاریوں کے سلسلے میں عیدگاہ کمیٹی، اسلامک سنٹر آف انڈیا اور ضلع انتظامیہ و پولیس کشمنر ہال کی a ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ میں ضلع کے انتظامی حکام، علمائے کرام اور سرکردہ شہریوں نے شرکت کی۔ میٹنگ میں مولانا خالد رشید فرنگی محلی امام عیدگاہ و قاضی شہر لکھنؤ نے کہا کہ رمضان المبارک کے روزے مکمل ہونے پر روزہ داروں کو رب کائنات کی طرف سے عید الفطر کی شکل میں ایک خوشی اور جشن منانے کا موقع دیا جاتا ہے۔ یہ مسلمانوں کا ایسا تہوار ہے جس میں غیر مسلم بھی مسلمانوں کے ساتھ شریک ہو کر خوشیاں مناتے ہیں۔ انہوں نے ضلع انتظامیہ سے کہا کہ نماز عید ادا کرنے والوں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں پہنچائی جائیں۔ عیدگاہ لکھنؤ میں جہاں لاکھوں مسلمان نماز عید ادا کرتے ہیں، کے وسیع طریقوں میدان اور اس کے اطراف میں صفائی، سفرائی پر خاص توجہ دی جائے۔ مولانا نے کہا کہ عید الفطر کا چاند ۱۹ مارچ کو دیکھا جائے گا اگر چاند ہو گیا تو ۲۰ مارچ ورنہ ۲۱ مارچ ۲۰۲۶ء کو پورے ملک میں عید کا تہوار منایا جائے گا۔ اس مناسبت سے نمازیوں کی سلامتی کے لیے پانی کے ٹینکروں کا انتظام کیا جائے گا۔ گرگرم شجر کی انتظام کیا جائے اور وضو کرنے والوں کے لیے پانی کے ٹینکروں کا انتظام کیا جائے۔ گرگرم شجر کی انتظام مساجد کے اطراف میں منقول صفائی کرائے اور نمازیوں شہریوں کی سلامتی کے پختہ بندوبست کرنے نیز بجلی و پانی کی سپلائی یقینی بنائی جائے۔ پورے شہر خصوصاً پرانے لکھنؤ میں صفائی، بجلی، پانی اور حفاظت کے معقول انتظامات یقینی بنایا جائے۔ امام عیدگاہ نے کہا کہ اس سال جمعۃ الوداع نماز ۱۳/مارچ ۲۰۲۶ء کو ادا کی جائے گی۔ اس سلسلے میں تمام مساجد کے پاس صفائی کا خصوصی انتظام کیا جائے۔ حسب دستور اس سال بھی جامع مسجد عیدگاہ لکھنؤ میں جمعۃ الوداع کی نماز ۱:۳۰ پر ادا کی جائے گی۔ ڈی سی پی ویسٹ شانتیہ شریواستو نے مین اسمبر پر تو جدائی۔ آوارہ جانوروں کو نماز کے اوقات میں بند رکھا جائے اور وضو کرنے والوں کے لیے پانی کے ٹینکروں کا انتظام کیا جائے۔ گرگرم شجر کی تمام مساجد کے اطراف میں منقول صفائی کرائے اور نمازیوں شہریوں کی سلامتی کے پختہ بندوبست کرنے نیز بجلی و پانی کی سپلائی یقینی بنائی جائے۔ پورے شہر خصوصاً پرانے لکھنؤ میں صفائی، بجلی، پانی اور حفاظت کے معقول انتظامات یقینی بنائے جائے۔ امام عیدگاہ نے کہا کہ اس سال جمعۃ الوداع نماز ۱۳/مارچ ۲۰۲۶ء کو ادا کی جائے گی۔ اس سلسلے میں تمام مساجد کے پاس صفائی کا خصوصی انتظام کیا جائے۔ حسب دستور اس سال بھی جامع مسجد عیدگاہ لکھنؤ میں جمعۃ الوداع کی نماز ۱:۳۰ پر ادا کی جائے گی۔ ڈی سی پی ویسٹ شانتیہ شریواستو نے میٹنگ کو کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امام عیدگاہ کشمنر نے کہا کہ گرگرم کی طرف سے صفائی اور دیگر انتظامات بہتر سے بہتر کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے اور وقت سے پہلے تمام انتظامات مکمل ہو جائیں گے۔ میٹنگ کو اسے پی چوک، راج کمار سنگھ، اسے سی پی بازار کھالا اور بندر وکرم سنگھ نے بھی خطاب کیا۔ اس موقع پر محترمہ بگل، جاگرتی، علما، محکمہ صحت نے ذمہ داریاں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سول ڈیفنس کے چیف وارڈن امر ناتھ شرما نے کہا کہ سول ڈیفنس کی پوری ٹیم اپنی ڈیوٹی پوری ذمہ داری سے انجام دے گی۔ میٹنگ کی نظامت مولانا محمد سفیان نے کی اور شکریہ مولانا تبصم الزمن صدیقی نے ادا کیا۔ نجیب علوی، محمد کلیم خاں اور عدنان خاں نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے اعلان کیا کہ عید الفطر کی نماز عیدگاہ لکھنؤ میں صبح دس بجے (00:10) ہوگی۔

آخری عشرہ انتہائی افضل، اللہ کی رحمتوں و برکتوں کا خزانہ ہے: مولانا ناذ کی نور عظیم ندوی

لکھنؤ۔ 12 مارچ (پی این ایس) رمضان کا بابرکت مہینہ ہمیں ایک بار پھر نصیب ہوا ہے۔ اس ماہ میں مسلم مرد و خواتین انتہائی عجز و انکساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے روزے رکھتے ہیں۔ باقاعدگی سے پنج وقتہ نمازوں کا اہتمام کرتے ہیں، قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں، ذکر و اذکار میں اپنا زیادہ سے زیادہ وقت گزارتے ہیں، دنیاوی زندگی کے لئے روزہ مرہ کی ان کی دوڑ دھوپ کم ہو جاتی ہے اور وہ یکسوئی کے ساتھ اللہ کی عبادت میں اپنا زیادہ تر وقت گزارتے ہیں۔ لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی ایک سچائی ہے کہ رمضان کے مہینہ میں مسلم خواتین کی ذمہ داری دوہری ہو جاتی ہے۔ انہیں جہاں ایک طرف روزہ، نماز، تلاوت قرآن کریم اور ذکر و اذکار اور دیگر نوافل کی بجا آوری میں دن و رات کا زیادہ تر حصہ گزارنا پڑتا ہے، وہیں، انہیں گھروں کو ہمیشہ صاف ستھرا رکھنے سے لے کر افطار و سحری میں انواع و اقسام کی ماکولات و مشروبات کی منصوبہ بندی کرنا اور پھر انہیں تیار کرنا اور وقت پر انہیں دسترخوان پر سجانا پڑتا ہے۔ اسی کے ساتھ انہیں اپنے بچوں کی دیکھ بھال بھی کرنا ہوتی ہے اور شاپنگ کے لئے بازاروں کی رخ بھی کرنا پڑتا ہے۔ مسلم خواتین رمضان کے مہینہ میں اپنی مصروفیتوں کو لے کر پریشان ہو جاتی ہیں یا بھرپور خوشی خوشی اپنے سارے کام انجام دیتی ہیں، اس سلسلہ میں ای این ایس نے کچھ خواتین سے فون پر رابطہ کیا اور ان سے ان کا حال دل جاننا چاہا تو ان سبھوں نے رمضان میں اپنی مصروفیتوں کے تئیں اطمینان کا اظہار کیا۔ اسی ضمن میں راجہ حمائی کے کنج سیتاپور روڈ رہنے والی اسما محفوظ سے جب نمائندہ نے فون پر رمضان کے ماہ میں ان کا شیڈول جاننا چاہا اور پوچھا کہ کیا اس سے آپ کو کوئی پریشانی ہوتی ہے تو اسما نے جواب دیا کہ رمضان میں تو شیڈول اور بھی اچھی طرح سے پورا ہو جاتا ہے اور کسی طرح کی کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ دل میں خوشی ہوتی ہے اور تھپیں زیادہ ہوتی ہے۔ طرح طرح کا کھانا بنانے میں ایک الگ سی مزہ آتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آتی دلچسپی اور خوشی ہوتی ہے کہ یہاں خود ذہن میں آجاتا ہے کہ سحری اور افطار کے لئے کیا کیا بنانا ہے۔ بازار میں خریداری کی بات ہو یا اسماء بہتی نے کہا کہ ہم رمضان سے پہلے ہی زیادہ تر خریداری کر لیتے ہیں اور اگر پھر بھی ضرورت پڑتی تو چلے جاتے ہیں۔ عید کی تیاری کی بات پر اسماء بہتی بتیں کہ اب تو بھی پہلے سے ہی عید کے کپڑے خرید کر رکھ لیتے ہیں کیونکہ سب جانتے ہیں کہ رمضان عبادت کا مہینہ ہے جو سال میں ایک بار آتا ہے۔ اس میں بھی ہم سارا وقت اگر بازاروں میں گزار دیں گے تو عبادت اور رمضان کا اہتمام کیسے کر پائیں گے اس لئے ہم ساری تیاریاں رمضان سے پہلے ہی کر لیتے ہیں۔

سحری میں اٹھنے میں کوئی پریشانی ہوتی ہے، اس سوال پر اسماء نے کہا نہیں کوئی پریشانی نہیں ہوتی کیونکہ فجر کی نماز کیلئے اٹھنے ہی اور اس سے پہلے کا وقت سحری کا ہوتا ہے تو سحری کے نماز پڑھ کر پھر قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اس کے بعد تھوڑا جو بھی گھر کا کام ہوتا ہے وہ سمیٹ کر سو جاتے ہیں۔ کیونکہ رمضان میں جہاں کئی مزید کام کرنے پڑتے ہیں وہیں، اس مہینہ میں یہ فائدہ بھی ملتا ہے کہ اس میں تو نیند ناشتہ بنانا پڑتا ہے اور نہ ہی دوپہر کا کھانا۔

وہیں دوسری طرف جب ہم نے رمضان میں افطاری و سحری میں کھانے پینے کی تیاریوں کو لیکر بیگم الشفیع سے بات چیت کی تو انہوں نے کہا کہ رمضان میں تو ہر طرح طرح کی چیزیں کھانے کا دل بھی کرتا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ سب کی الگ الگ فرمائش ہوتی ہے اور بھی فرمائش پر رمضان دیا پڑتا ہے۔ افسانہ نے مزید کہا کہ افطار میں کئی طرح کی پکڑیاں، چاٹ، چنے، شربت، کھجور بھی تو رمضان کا مزہ ہے۔ رمضان میں اللہ اپنی برکتوں اور نعمتوں سے ہمیں نوازتا ہے تو ہم بھی دسترخوان کو سجتے دیکھتے ہیں۔ جب ان سے پچھا گیا کہ ان کے خاندان کے کتنے لوگ ساتھ رہتے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ ہمارے ساتھ شوہر اور ایک بچے کے ساس، سسر کے علاوہ پانچ لوگ رہتے ہیں۔ افسانہ کہتی ہیں کہ سحری میں ہمارے یہاں پورا گھانا بنتا ہے بھی روٹی، بیری تو بھی کسی کو دودھ، کسی کو سویاں، کسی کو ڈبل روٹی چاہئے ہوتی ہے تو سب کا من پسند ناشتہ بھی تیار کرنا پڑتا ہے۔ سب کی پسند اور سب کی خوشی میں اللہ کی خوشی ہے۔ اسی سلسلہ میں منت کیر گرگھنٹہ کی باغ گلابی پوری رہنے والی عمرانہ خاتون سے جب بات کی گئی کہ رمضان کی زیادہ ذمہ داریاں اور ساتھ ہی عبادات کی انجام دہی میں کوئی مشکل تو نہیں ہوتی تو محترمہ کہتی ہیں کہ رمضان میں ذمہ داریاں تو ضرور بڑھ جاتی ہیں لیکن رمضان پریشانیوں یا مشکلات کا مہینہ نہیں بلکہ یہ صبر اور شکر کا مہینہ ہے۔ اس میں کام پر ذمہ داریاں بھی چاہیں کتنی بڑھ جائیں محسوس ہی نہیں ہوتیں کیونکہ اللہ فضل اس مہینہ میں ہمارے اندر ایک الگ قسم کی ہمت اور قوت پیدا کر دیتا ہے۔ ہمیں اپنی بڑھی ہوئی ذمہ داریوں کا بوجھ محسوس ہی نہیں ہوتا۔ پورے گھر کا کام کیسے سنبھال لیتی ہیں، اس سوال پر محترمہ نے کہا کہ پورے گھر کی تو بات چھوڑیئے کام کے ساتھ ساتھ رشتہ داری بھی بہت اہم ہوتی ہے اور اسے بھی نبھانا ہمارے لئے ضروری ہے۔

رمضان کے مہینے میں دوہری ہوجاتی ہیں مسلم خواتین کی ذمہ داریاں

عبادت کے ساتھ سحری و افطار کی تیاری، گھر کی ذمہ داریاں بھی خوشی سے نبھاتی ہیں

لکھنؤ: 12 مارچ (پی این ایس) رمضان کا بابرکت مہینہ ہمیں ایک بار پھر نصیب ہوا ہے۔ اس ماہ میں مسلم مرد و خواتین انتہائی عجز و انکساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے روزے رکھتے ہیں۔ باقاعدگی سے پنج وقتہ نمازوں کا اہتمام کرتے ہیں، قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں، ذکر و اذکار میں اپنا زیادہ سے زیادہ وقت گزارتے ہیں، دنیاوی زندگی کے لئے روزہ مرہ کی ان کی دوڑ دھوپ کم ہو جاتی ہے اور وہ یکسوئی کے ساتھ اللہ کی عبادت میں اپنا زیادہ تر وقت گزارتے ہیں۔ لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی ایک سچائی ہے کہ رمضان کے مہینہ میں مسلم خواتین کی ذمہ داری دوہری ہو جاتی ہے۔ انہیں جہاں ایک طرف روزہ، نماز، تلاوت قرآن کریم اور ذکر و اذکار اور دیگر نوافل کی بجا آوری میں دن و رات کا زیادہ تر حصہ گزارنا پڑتا ہے، وہیں، انہیں گھروں کو ہمیشہ صاف ستھرا رکھنے سے لے کر افطار و سحری میں انواع و اقسام کی ماکولات و مشروبات کی منصوبہ بندی کرنا اور پھر انہیں تیار کرنا اور وقت پر انہیں دسترخوان پر سجانا ہوتا ہے۔ اسی کے ساتھ انہیں اپنے بچوں کی دیکھ بھال بھی کرنا ہوتی ہے اور شاپنگ کے لئے بازاروں کی رخ بھی کرنا پڑتا ہے۔ مسلم خواتین رمضان کے مہینہ میں اپنی مصروفیتوں کو لے کر پریشان ہو جاتی ہیں یا بھرپور خوشی خوشی اپنے سارے کام انجام دیتی ہیں، اس سلسلہ میں پی این ایس نے کچھ خواتین سے فون پر رابطہ کیا اور ان سے ان کا حال دل جاننا چاہا تو ان سبھوں نے رمضان میں اپنی مصروفیتوں کے تئیں اطمینان کا اظہار کیا۔ اسی ضمن میں راجہ حمائی کے کنج سیتاپور روڈ رہنے والی اسما محفوظ سے جب نمائندہ نے فون پر رمضان کے ماہ میں ان کا شیڈول جاننا چاہا اور پوچھا کہ کیا اس سے آپ کو کوئی پریشانی ہوتی ہے تو اسما نے جواب دیا کہ رمضان میں تو شیڈول اور بھی اچھی طرح سے پورا ہو جاتا ہے اور کسی طرح کی کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ دل میں خوشی ہوتی ہے اور تھپیں زیادہ ہوتی ہے۔ طرح طرح کا کھانا بنانے میں ایک الگ سی مزہ آتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آتی دلچسپی اور خوشی ہوتی ہے کہ یہاں خود ذہن میں آجاتا ہے کہ سحری اور افطار کے لئے کیا کیا بنانا ہے۔ بازار میں خریداری کی بات ہو یا اسماء بہتی نے کہا کہ ہم رمضان سے پہلے ہی زیادہ تر خریداری کر لیتے ہیں اور اگر پھر بھی ضرورت پڑتی تو چلے جاتے ہیں۔ عید کی تیاری کی بات پر اسماء بہتی بتیں کہ اب تو بھی پہلے سے ہی عید کے کپڑے خرید کر رکھ لیت